

تذكرة  
الواصي

تأليف  
مكي محمد شيرازيانو  
لاهور  
پکستان

دَنَّ اللَّهُ الْعِزَّةُ لِلرَّحْمَنِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ إِلَيْهِ الْأَكْبَرِ وَعَلَى إِلَهِ وَآخْرَاهِهِ وَعَزَّرْتَهُ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَّا يَعْدُ دَخْلَقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَرَّتَهُ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَمَاتَكَ اشْتَغَلَ اللَّهُ الْمَنِّي لِلَّهِ الْأَمْرُ الْيَقِينُ  
 يَا أَيُّهُ الْقَيُومُ وَأَتُؤْتِيَ إِلَيْهِ يَا يَقِينُ

## تذكرة أنوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

\*

طبع سوم

ترمیم شدہ ایڈیشن

تاریخ طباعت : ۱۴۱۳ جمادی الثانی ۱۱

نقڈاد : ایک بزرگ ایک سو

مقام اشاعت : انہالہ بک بائینڈنگ ہاؤں شیش محل روڈ لاہور

طابع : احمد سجاد آرٹ پرنسیپس میڈیا شرٹ ہاؤس روڈ لاہور

کتابت : محمد عقیب (حضرت کیبا نوالہ رحیم بخاری)

\*

لِتَقْسِيمٍ وَالتَّوزِيعِ فِي سَيِّلِ اللَّهِ

\*

يَا حَمْدُكَ مَا شَاءَ اللَّهُ لِاقْتُوْنَاهُ إِلَيْكَ يَا فَتَّا يَوْمَ  
 الْحِجَّةِ اللَّهُمَّ وَسَلَّمَ وَبِارْكَتْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّدِنَا وَجَيْبِنَا  
 مُحَمَّدِ الْأَنْبَىٰ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ وَأَخْصَالِهِ وَعَدْدِهِ عَدَدِ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبِئْدَهُ خَلْقَكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنْتَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّ ذَكَارَاتِكَ أَشْتَغَلَ اللَّهُذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَعْلَمُ الْقِوْمَ وَأَنْوَبَ لِلْعَيْمَةِ يَا حَمْدُكَ

### تذكرة أنوار صابری

تَذَكِّرَةُ الْأَنْوَارِ الْمُبَارِى  
 لِلْمُؤْمِنِ الْمُلْمَدِ الْمُلْعَنِ

يَا حَمْدُكَ يَا قِيقُمَ

### یہ کتاب

میرے پیارے آقارِ عظیم ابو اینیں محمد برکت علی<sup>۱</sup>  
 دھیانوی صاحب مہتمم دارالاحسان کی عنایت  
 ہے۔ میری کسی کوشش کا نتیجہ نہیں، اُنہی کے  
 نام نامی سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل  
 کرتا ہوں۔

الحَاجُ مُحَمَّدُ بْشِيرُ أَبْنَالْوَىٰ  
 أَبْنَالْبَكْ بَأْيَنْبَنْگَ بَأْوَنْشِيشَ مُلْ وَلَهُ لَهُ

يَا حَيْ يَا أَقِيْمُور  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِيهَا  
 الْلَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَاحْمِّلْنَا  
 مُحَمَّدَ النَّبِيَّ الْأَمِينَ وَعَلَى الْهَمَّةِ وَآخْرَاهِهِ وَعَرْتَهُ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَّا كُمَّادَ لِكَمَادَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 وَمِدَادَ كَمَادَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمِينُ  
 يَا حَيْ يَا أَقِيْمُورْ

تذكرة انصار ابری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا حَيْ يَا أَقِيْمُورْ



ان کا رم کرم ہے میری زندگی کے ساتھ  
 ایسا کرم ہوا ہے نہ ہوگا کسی کے ساتھ



لِلتَّقْسِيمِ وَالنَّوْزِيعِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

يَسْأَلُهُ الْعَزِيزُ الْعَظِيمُ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَاحْمِّلْنَا  
 مُحَمَّدَ الْشَّجَرَى الْأَمْيَى وَعَلَى إِلَهِ وَآصْحَابِهِ وَعَذَّبْهِ بِعَذَّابِكَ  
 مَعْلُومٌ لَّكَ وَبَعْدَ وَخَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَرَّةَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَمَاتِكَ أَشْعَرْ فَرَسَّالَهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْوَالُ  
 يَعْلَمُ الْقَوْمُ وَأَتُؤْكِدُ الْأَيَّامَ

تَذَكُّرَةُ اُواصِيلِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا حَمْدُكَ

۱

رُنگتیں خوب چڑھیں اک رنگ تمہارا کر  
 کیا سے کیا ہو گئے ہم نام تمہارا کر  
 الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَوْمُ

۲

تیرے نام میں دیکھی ہے اک عظم کی تاثیر  
 بارہا دیکھ لیا نام تمہارا کر  
 الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَوْمُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْإِلَهِ إِلَّا يَأْتِيهَا  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا حَسَنِي  
مُحَمَّدِي الَّذِي أَعْلَمُ بِهِ وَعَلَى الْمَالِ وَأَعْلَمُ بِهِ مَوْلَانِي  
مَعْلُومِي الْمَلَكِ وَعَلَى خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرَغْبَةِ عَرْشِكَ  
وَمَدَادِ كَلَابِكَ أَسْعَفْرَلِهِ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّاهُ لَهُ  
يَأْتِي الْقَيْمَوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَأْتِي

تَذَكِّرَةُ اُواصَابِرِي



يَا يَاهِي  
يَا يَاهِي



بِسْمِ رَسُولِنَا مُحَمَّدٍ وَلَا يَسِيرُ حِيدَرِي  
آفَاتِبْ حِشْتِيَا مُخْدُومْ صَابَرِكَبِرِي

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحِيمِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
يَا حَمِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُقْدَةً لِإِلَيْهِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
مُحَمَّدَ الَّتِي أَمْرَيْتَ وَعَلَى إِلَهٍ وَأَخْصَاهُ وَعَنْهُ تَبَرَّدُ دُلْكَ  
مَعْلُومٌ لَكَ وَعَدَ وَحَلَقْتَ وَرَضِيَ نَشَكَ وَرَنَتْ عَشَكَ  
وَمَدَادَ كَمَاتَكَ اشْعَفْرَالِهَ الَّذِي لَا لِلَّهِ أَهْمَالُهُ  
يَعْلَمُ الْقِيَومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَعْلَمُ

تَذَكِّرَةُ أَوَارِصَ بَارِي



يَا حَمِيدُ يَا قَيْوُمُ :

أَفَنَاقْهَا كَرْدِيدَهُ أَمْ

مَهْبَتَهُ اَوْ زَيْدَهُ أَمْ

بَسِيَارُ خُوبَالِ دِيدَهُ أَمْ

أَمَا تَوْهِيزَنَےِ دِيْگَرِي

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقِيَوْمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَأْتُهُ الْحُكْمُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَاجْبِسْتَا  
 مُحَمَّدَ السَّعِيْلِيَ الْأَمْيَّيِّ وَعَلَى الْهُ وَأَخْصَاهُ وَعَزْرَتِهِ بِعَدَدِ كُلِّ  
 مَعْلُومِكَاتِ وَلِكَدَ وَخَلْقَكَ وَرَضِيَ تَقْسِيكَ وَرَبِّ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَمَاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْوَالُ الْيُّ  
 يَعْلَمُ الْقِيَوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَتَبَيَّنُ

تَذَكِّرَةُ الْأَوَارِصَ اِبْرَاهِيمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## پیش لفظ

يَا اللَّهُمَّ! تِيرَا كَتْنَا بِرَا كَرْمَ بَهَبَ كَهْ بَيْسَهْ  
 نَاقْسَ، نَالَقْنَ، حَقِيرَ وَنَاصِيرَ كُو بَهِيَ انَ كَتْ تَذَكَّرَهَ كَيْ  
 تَوْفِيقَ بَخْشَيْ - جَنَ كَتْ تَذَكِّرَهَ رُوحَ روَانَ كَامَنَاتَ  
 نَهَنَ پِيشَ خَبَرِيَ كَطُورَ پَرَ سَبَهَ پَهَنَ خَودَ بِيَانَ فَرِيلَهَ

لِحَمْدِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَا أَكْبَرُ  
 اللَّهُمَّ صَرِّلْ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبَّانِي  
 مُحَمَّدِهِ الشَّيْءِ الْأَكْبَرِ وَعَلَى الْهَمَّ وَأَخْمَابِهِ وَعَنْتَهِ بَعْدَ دُكَّلِي  
 مَعْلُومِ لَكَ وَبَعْدَ حَلْقَكَ وَرِضَى نَفْسَكَ وَزَرَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَاتِكَ اشْتَغَلَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْيَمِي  
 يَاعَيْتَ الْقَرِيبُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا حَمْدِهِ

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس احسان غطیم پر تیرا جس فتد بھی شکر ادا کیا جائے  
کم ہو گا۔

فقر کو جب رخصت کیا گی، عشق ساتھ رخصت  
ہوا۔ فقر کو عشق کی رہبری حاصل تھی۔ عشق نے  
فقر کو سب کا تعارف کرایا کہ :

” یہ تیرا اور سب کا رب ہے ”

فقر نے رب کو سجدہ کیا۔ پھر عشق نے رب کے جیب  
کا تعارف کرایا کہ :

” یہ تیرے رب کے جیب ہیں ”

فقر نے دعا کی :

” میرے اللہ ! مجھے اپنے جیب ملے اللہ علیہ وسلم کی

شَهِادَةُ الرَّحْمَنِ السَّمِيعِ  
 يَا حَسَنَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ وَبِرَبِّكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِيلَانَا  
 مُحَمَّدَ الْشَّفِيُّ الْأَمِينُ وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهِهِ وَعَزْرَتِهِ بَعْدَكَ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَبَعْدَ حَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَرَتْتَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّ ذَكْرَتَكَ أَشْفَقُوا اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ  
 يَعِيشُ التَّقِيُّوْمُ وَأَتُوبُ لِأَيْمَانِهِ يَا حَسَنَ

تَذَكِّرَةُ الْوَارِصَاتِ بِرِيٍّ

حُبِّ عِنَایتِ فِرْمًا  
 اور پھر عشق نے فقر کو رب کے کنبے (ملفوقات)  
 کا تعارف کرایا کہ :

یہ تیرے رب کا کنبہ ہے  
 عشق نے اپنے رب سے عرض کی :  
 ”میرے اللہ! مجھے اپنے کنبے کی خدمت نصیب  
 فرمَا“

فقر اللہ کی واحد مخلوق تھی جو یومِ الست سے ہی  
 اللہ کی طرف متوجہ رہی جسے دُنیا اور اس کا کوئی  
 منظر اپنی طرف راغب نہ کر سکا۔



دَيْنَ اللَّهِ الْعَدْلُ التَّحْقِيمُ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُوْلَةَ إِلَّا لَهُ  
 يَعْلَمُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الَّتِي أَدْعَى وَعَلَى الْهُ وَأَخْبَرَهُ وَعَرَثَتْهُ بَعْدَهُ  
 مَلَوْمَاتَكَ وَبَدَدَ خَلْقَكَ وَصَنَعَتْكَ وَرَزَقَتْكَ وَرَنَّ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَّاتَكَ اشْفَعَرَاللهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْوَاهُ الْأَيْمَانُ  
 يَعْلَمُ الْقِيَومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا رَبِّي

تذكرة انصار ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

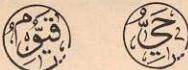
خلق نے مخلوق کو دیکھا  
 فَقْتَر نے خالق کو  
 خلق نے کار بیگری دیکھی  
 فَقْتَر نے کار بیگر

فقر انبیاء کرام علیم السلام کی وہ سنت مُوكہ ہے  
 جس پر فخر الانبیاء ﷺ کو ناز تھا ۔

عزم و استقامت حیاتُ الدُّنْيَا کے دو وہ گھر  
 بیں جو صرف فقر کو حاصل ہیں ۔ حادثاتِ زمانہ کبھی  
 اس کے پائے ثبات میں کوئی لغزش پیدا نہ کر سکے  
 طریقت کی حقیقت جب اکتسابیت میں محبوب  
 ہونے لگی تو حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ

دَرَسَ اللَّهُ تَعَالَى السُّجُودُ  
 يَا حَمْدُكَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ  
 أَنَا عَبْدُكَ وَأَنْتَ رَبُّهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارُوكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَاجْبِسْ  
 مُحَمَّدَ الَّذِي أَرْسَلْتَ عَلَى الْهُوَاءِ وَأَخْمَابِهِ وَعَنْتَهُ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ ثَلَاثَ وَعَدْدَ حَلْقَاتِكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَرَّ هَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَائِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ  
 يَا حَمْدُكَ التَّقِيُّمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ

تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ



اس تالیف میں جن جن اصحاب کی تصنیفات  
 و تالیفات سے استفادہ کیا گیا ہے ، نیز وہ  
 افراد و اشخاص جن سے اس تالیف میں مدد حاصل  
 کی گئی وہ سب میرے قلبی و دلی شکریہ کے  
 مُستحق ہیں ۔ بندہ اُن کا احسان مند ہے ۔

الحَاجُ مُحَمَّدُ بَشِيرُ آنَبا لَوْيَ  
 لَاهُورُ - پاکِستان

سَيِّدُنَا وَرَبُّنَا اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْقُوَّةَ لَا يَأْتِيَ اللَّهُ بِعِصْمَةٍ  
 إِنَّمَا مَوْلَانَا وَرَبُّنَا سَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا وَحْيَسْنَا  
 مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ  
 مَعْلُومٌ لَّا يَرَى حَلْقَكَ وَرَضِيَ تَفْسِيكَ وَزَنَّ هَرَشِكَ  
 وَمَدَادَ كَلَامِكَ اشْفَعَ رَلَلَهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ الْأَكْبَرُ  
 بِعَلَيْهِ الْقِيمَةُ وَأَتُوَبُ إِلَيْهِ بِقِيمَتِكَ الْمُعْتَدَلةِ

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کو ایک بے مثل اچھوتے اور انوکھے نمونے کے لیے  
 منتخب فرمایا گیا۔

ابھی ایک ہی گھونٹ پی تھی کہ غصہ ہو گئے۔  
 کون سی گھونٹ جی؟ کہا: جذب و سکر کی۔ بس  
 پھر کیا تھا، خاک میں نور کی بجلیاں مچھنے لگیں۔ ذات  
 ذات میں محو ہو گئی۔ بشری صفات کا خاتمہ ہوا اور اپنے  
 اس محیت کے عالم میں بارہ سال درخت گلر کی  
 شاخ تھامے کلیر کی سر زمین کو مرکز تجسسات بنائے رکھا۔

مرحباً ، مڪرمًا ، مشرقاً

جناب مخدوم پاک ﷺ کا رنگ فقر کی تابعیت  
 کو دنگ کر گیا۔ ما شار اللہ؛ کسی بھی تاریخ نے اس

سَيِّدُنَا مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَقْوَةِ الْأَوَّلَيْنَ يَا أَبَوَيْرِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا حَسَنِيَا  
 مُحَمَّدِ الْتَّنِي الْأَعْظَمِ وَعَلَى إِلَهِ وَأَخْيَاهِ وَعَتْرَتِهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ وَخْلَقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَغَبَ عَرْشَكَ  
 وَمِنْذَ كَلَّا تَكَ اشْغَفَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
 بِرَبِّ الْقَمَوْهُ وَأَنْوَبَ الْأَيْمَنَ بِإِيمَنِهِ

### تذكرة انوار صابری

قسم کا کوئی نمونہ پیش نہیں کیا کہ کوئی میرے اللہ !  
 تیری محبت کے نشے میں چور ہو کر بغیر کچھ کھائے پیے  
 بارہ سال کسی درخت کی شاخ تھامے کھڑا رہا ہو یہ  
 اعلیٰ درجے کا نمونہ انہیں کو نصیب ہوا۔

مرحباً ، مکرماً ، مشرقاً

محبت نے محب کی داد دی ۔ محب محبوب  
 میں محو ہوا ، گویا خاک میں نور جلوہ گر ہوا ۔ بشری  
 صفات کا خاتمه ہوا ۔ اسی طرح طیب و مبارک محبت  
 ہر محب کی داد دیا کرتی ہے ۔

اوونگھ ، نیند ، نجھوک ، پیاس سب جاتی رہی ۔  
 اگرچہ اس کائنات میں بہت کچھ پیش ہو چکا

دَوَّلَ اللَّهُ الْعَزِيزُ التَّعَجِيزُ  
 يَحْيِي مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِنَّا نَسْتَهْمُ  
 أَللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَاجْبِسْنَا  
 مُحَمَّدَ الَّتِي أَلْقَيْتَ وَعَلَى الْهُ وَأَخْحَابِهِ وَعَتْبَتِهِ بَعْدَ وَكَلِّ  
 مَلْوَمِكَ لَكَ وَبَعْدَ وَخْلُقِكَ وَرَضِيَّ نَفْسِكَ وَزَرَّ تَرْشِلَكَ  
 وَمَدَّ اكْلَمَاتِكَ أَشْفَعَ اللَّهُ الَّذِي لَأَلَّهُ الْأَهْوَالِ الْجَيْمِ  
 يَعْلَمُ الْقَدْرُمَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَا نَبِيَّ الْأَهْمَالِ الْجَيْمِ

تذكرة اوارص ابری رفعی اللہ تعالیٰ الحمد للہ

مگر کئی ایک بالوں کا ابھی کسی میدان میں مظاہرہ نہیں  
 ہوا، اگر سب باتیں پیش ہو چکی ہوتیں تو دُنیا کے  
 قیام کا کیا جواز رہتا۔ دُنیا قائم ہی اسی لیے ہے کہ،  
 عزم و استقامت کی پیشانی ابھی کئی عنوانات کی محتاج ہے  
 جب تک یہ دُنیا قائم ہے کدار کی داستانوں کا مظاہرہ  
 جاری رہے گا۔ حتیٰ کہ قیامت برپا ہو۔

بہت سی باتیں ابھی تک میدان عمل میں پیش نہیں  
 ہوئیں۔ تاریخ ان کی مدت سے اور شدت سے منتظر ہے۔

الحاج محمد بشیر ابن الـلوی  
 لا ہو

سَيِّدُ الْجَمَالِ  
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِإِذْنِهِ  
اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّانَا وَحَمِّلْنَا  
مُحَمَّدَ الْعَلِيِّ الْأَعْظَمِ وَعَلَى الْهَمَّامِ وَأَحْمَانِهِ وَعَلَى تَرَفِّهِ بَعْدَ دُخُلِّ  
مَعْلُومٍ لَّا يَرَى وَعَدَ وَخَلَقَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَتَّهُ عَرْشَكَ  
وَمَدَادَ كَمَاتَكَ اشْتَفَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
بِحَمْرَةِ الْقِبْوَمْ وَأَنْوَبِ الْأَيْمَهِ بِحَمْرَهِ

تَذَكُّرَةُ أَنْوارِ صَابِرِيِّ  
أَصْنَافُ الْمُذَكَّرِ الْمُخْتَدَرِ



وَاللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَقْوَةِ الْآيَاتِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا وَحَمِيمِنَا  
 مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأَكْرَمِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَأَحْمَانِهِ وَعَلَى تَعْذِيْتِهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ دَخْلَقَكَ وَرَضْنِي نَفْسَكَ وَزَنْتَ عَرْشَكَ  
 وَمِنْ دَكَّاتِكَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْرَمُ  
 بِعَوْنَقِ الْقِيَوَةِ وَأَنْوَبِ الْعَيْنِ

تذكرة انوار صابری

## فهرست

### باب اول

حضرت علاء الدین علی احمد صابر کیری رضی اللہ عنہ

پیشین گوئیاں

### باب دوم

نسب ناصر پدری

نسب ناصر مادری

حضرت عبدالعزیم عبدالسلام کی شادی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت

حضرت خواجہ عبدالعزیم عبدالسلام کی پڑھ پوچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَيْلَهُ يَعْلَمُ  
 الْأَمْمَةَ حَلَ وَسَلَمَ وَبَارَثَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا الشَّرِيفَ الْأَعْظَمَ وَعَلَى الْمَهْ وَأَصْحَابِهِ وَعَنْهُ تَعَدُّ دَلَلٌ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَبَعْدَهُ حَلَقَتْ وَرَضِيَ نَفْسُكَ وَزَرَّتْ شَرِيشَكَ  
 وَمَدَّا كَلَاتِكَ أَشْغَفَرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْظَمُ الْأَعْظَمُ  
 يَعْلَمُ التَّيْمُورَ وَأَنْوَبَ الْيَمِيمَ يَعْلَمُ

### تذكرة اوراص باری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

#### باب سوم

حضرت مخدوم پاک شریم مادر میں

عجائب پیدائش

اور اخ پاک کی آمد بغرض زیارت

#### باب چہارم

ایام شیرخواری میں صبر

اسم گرامی

عجائب ایام طفیلی

داغ یستی

چادلوں کا پک جانا

#### باب پنجم

۱۶

۱۷

۱۸

۲۰

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۳۸

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَدْعُونَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا وَجَبْرِيلَ  
 مُحَمَّدِ الْتَّمَّ الْأَجْمَعِيِّ وَعَلَى الْمَهْمَّةِ وَأَصْحَابِهِ وَعَذْرَتِهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لِلَّاتِ وَلِلَّادِ بِحَلْقَكَ وَرَضِيَّ تَفْسِيْكَ وَرَزَقَهُ بَشَكَ  
 وَمَدَادَكَ لَيْلَاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُعْلَمُ  
 بِقَوْتِ التَّقْيَةِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا أَنْتَ أَنْتَ الْمُغْفِلُ

## تذكرة او اصباری

۳۰	ہرت سے روائی
۳۱	ماں کا خل عاطفت
۳۲	تعلیم نکاہ رہا
۳۴	<b>باب ششم</b>
۳۶	بیعت کی سفارش
۳۸	بیعت خاندان علوی خنیہ
۴۰	والدہ صابر صاحب کی ہرت واپسی
۴۲	<b>باب سفتم</b>
۴۴	سنگرخانہ
۵۳	والدہ محمدوم پاک کی ہرت سے واپسی
۵۸	صابری جلال سے جناب بابا صاحب کے پھول کی وفات

دَسْلَةُ الْمُرْكَبِ التَّعْجِيْهِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِيْهَا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا أَصْحَى الْأَعْيُّنَ وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهِ وَعَنْتَهِ لَعْدَكَ  
 مَعْلُومٌ لَّا تَرَكْ وَبَعْدَ دِخْلَقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَرَنَ هَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَمَا تَرَكَ أَسْقَفَرَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
 يَاعَيْتَ الْقَيْوَمْ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## تذكرة اوارصاری

- |    |                                      |
|----|--------------------------------------|
| ۴۰ | مخوم پاک کی شادی کا معاملہ           |
| ۴۱ | مخوم پاک کی شادی                     |
| ۴۲ | وَلَی کی ولایت کی تقری               |
| ۴۳ | <b>باب ششم</b>                       |
| ۴۴ | بیعت خاندان چشتیہ                    |
| ۴۵ | مُہروالایت کا اظہار                  |
| ۴۶ | ارشادات و امامت و خلافت خاندان چشتیہ |
| ۴۷ | <b>باب نهم</b>                       |
| ۴۸ | کلیر شریف                            |
| ۴۹ | جامعہ مسجد کلیر شریف                 |
| ۵۰ | کلیر شریف کی موجودہ حالت             |

دَسْتَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْعَزِيزُ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَّا إِلَيْهِ يَأْتُ كُوْفَرُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الَّذِي الْأَعْيَ وَعَلَى اللَّهِ وَآصْحَابِهِ وَعَدْدَهُ كُلَّ  
 مَعْلُومٍ لَّا تَرْكَ وَبَعْدَهُ خَلْقَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنَهُ عَشْرَ  
 وَمَدَادُ كَلَامَاتِكَ أَشْعَفَرَاللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْيَتَمُّ  
 يَأْتُ الْقِيَومُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَا فَتِيمَ

### تذكرة النوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مزار مبارک

محروم دو جماں کی رو انگی بطف کلیر

حرمنہ بکری کا لوگوں کے پیٹوں میں آوازیں دینا

کلیر میں زلزلہ

جامعہ مسجد کلیر کارکوش

باب دہم

کلیر میں طاعون

علیمُ اللہِ بِالْکَاعِرِیْسَ لے جانا اور بننا بایا صاحبؑ کا فرمان

کلیر کی چار چیزوں جو قمرِ الٰہی اور آتش غصب سے محفوظ رہیں

کلیر کی آتش زدگی

باب یازدہم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الَّذِي أَرْقَى وَعَلَى اللَّهِ وَأَخْبَاهُ وَعَزَّتْهُ بِعَدَدِ كُلِّ  
 مَقْلُومٍ لَّا يَقْدِرُ خَلْقَكَ وَرَضِيَ تَقْسِيكَ وَرَبَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَمَاتِكَ أَشْعَفَرَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الَّذِي  
 يَعْلَمُ الْقَوْمَ وَأَنْوَبَ الْأَيْمَنَ يَا تَعَالَى

### تذكرة النوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۰۹

حضرت خواجہ پانی پتیں

۲۱۰

پوچھی حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی

۲۱۵

حضرت عبدالقدوس گنگوہی کی مزار شریعت پعاڑی

۲۵۵

باب چهار دہم

۲۲۵

ارشادات عالیہ نعمتمن دارالاحسان

۲۲۶

حضرت علیم اللہ ابدال پیر انکلی شریعت

۲۵۲

دعاۃ اتحاد بنی ملکیین



اللَّهُمَّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَا أَيُّهُمْ  
 الَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا شَيْخَ الْأَمَّةِ وَعَلَى الْهَادِيِّ وَاصْحَّاهِهِ وَعَتْرَتِهِ أَعْدَدْنَا  
 مَعْلُومَاتِكَ وَعَدْدَ خَلْقِكَ وَرِضْيَ نَفْسِكَ وَزِنْ عَرْشِكَ  
 وَمَدَادِ كَلَّاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ  
 يَعْلَمُ الْقِيَومَةَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَا أَيُّهُ

تذكرة أواصر باری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## قل

عشقِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذهبی و حبہ ملتی

و طالعہ متنزلی !

(یہ کہ) حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے عشق میرا  
مذہب محبت میری ملت اور اتباع میری منزل



ابن محبہ رکش علی لوڈھیانوی عشق عاش

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَيْهِ يَأْتُ  
 الْمُهْمَّاَصَلَ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَيَّبَنَا  
 مُحَمَّدَ السَّيِّدَ الْأَعْظَمِ وَعَلَى الْهَمَّاَصَلِ وَأَخْحَابِهِ وَعَتْرَتِهِ بَعْدَ دُكَلِ  
 مَعْلُومٍ تَلَكَ وَبَعْدَ وَخْلَقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَهُ شَرَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَاتِكَ أَسْعَفَرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْظَمُ  
 بِالْقَيْوَبِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

تَذَكِّرَةُ اُواَرَصَ بَرِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

## بَابُ اُولٌ

حَفَرْتُ عَلَوَ الدِّينَ عَلَى اَحْمَدْ صَارِكَلِيرِيٍّ

پیشین گوئیاں قبل اس کے کہ آپ کے حالات زندگی درج کیے جائیں آپ کے متعلق بزرگانِ کرام سے جو پیشین گوئیاں صادر ہوئی ہیں، وہ تحریر کی جاتی ہیں۔

حضرت امام جaffer صادق رضی اللہ عنہ اپنی تصنیف کشفُ القیوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں ارجب نامہ جمعۃ المبارک کی شب تلاوتِ قرآن کریم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِيهَا  
 الْأَمْرُ مَعَهُ وَبَارِكُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَيَّسِنَا  
 مُحَمَّدِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى الْأَرْضِ  
 مَنْصُورًا لَّا كُفَّارٌ  
 وَبَعْدَهُ خَلَقَ  
 وَرَضِيَ تَقْسِيرَ  
 وَرَثَتْ  
 وَمَدَّ ذَكَرَاتِكَ  
 أَشْتَغَفَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَعْلَمُ التَّقْوَةَ وَالْمُنْجَاهَ

### تذكرة اواصيابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں مصروف تھا۔ رات نصف سے زیادہ گزر پھی  
 تھی خلافِ معمول نیند کا غلبہ ہوا۔ کوشش کے باوجود  
 ناکام رہا۔ عالم رویا میں عجیب اسرار معائنة میں آئے  
 عالمِ ملکوت سے گزر کر عالم جبروت میں پہنچا۔ وہاں ایک  
 باغ پر بیمار نظر آیا دیکھا کہ اس میں ملائکہ صفت بستہ  
 ہیں۔ اور جمیع حضرات انبیاء علیهم الصلوٰت کی آرواح  
 مقدسہ تشریف فرمائیں۔ تمام اولیاء کرام کی آرواح  
 بھی موجود ہیں۔ غرض عجیب مکاشفات کا ظہور ہو رہا  
 تھا اسی اثناء میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
 میرے پاس آ کر فرمایا کہ ”جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
 اشرف و اکرم آپ کے منتظر ہیں۔“ میں ان کے

يَارَجُوْنِي مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا مِنْهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا وَحَسِّنْ  
 حُمَّادَ اللَّهِ الَّذِي أَعْيَى وَعَلَى اللَّهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَزَّرَتْهُ عَدُوْكِ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَعَدَدُ خَلْقَكَ وَرَضِيَ تَفْكِكَ وَرَبِّتْ عَرْشَكَ  
 وَمِنْ دَكْلَ كَلْمَاتِكَ اسْتَفْرَلَهُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَّهُ الْيُنِي  
 يَعْلَمُ الْقَوْمُ وَأَنْوَبَ لِلَّهِ يَعْلَمُ

### تذكرة الوارص ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہمارہ ہو یا۔ آگے چل کر دیکھتا ہوں کہ ایک خیمہ کیدانے  
 مروارید ایستادہ ہے اور اس کے اندر ایک پُرشکوہ  
 تنخت پر آنحضرت ﷺ رونق افروز ہیں ، اور  
 گیارہ حضرات اہل بیت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیم  
 اجمعین تشریف فرمائیں ۔ خادم کو دیکھ کر سرکار دو عالم  
 ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ٹائے فرزند تین یوم بعد  
 تو بھی ہمارے پاس آ جائے گا ۔ میں چاہتا ہوں کہ  
 اس عالم جبروت کے معائنہ کا احوال قلبند کر آؤ ۔ یہ  
 ارشاد گرامی سُن کر میں آداب بجا لایا اور بیٹھنے کا  
 ارادہ کیا کہ حضور ﷺ نے مجھے تنخت مبارک کے  
 سامنے بیٹھنے کا حکم فرمایا ۔ ہر سمت مغل آراستہ تھی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِيهَا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَاجْبُورْ  
 مُحَمَّدَ وَالشَّيْخِ الْأَقْرَبِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ  
 مَعْلُومَ لَكَ وَبِعَدْ خَاتَمِكَ وَرِضْنِ تَقْسِيكَ وَزَرْدِ عَرْشِكَ  
 وَمَدَادِ كَلَمَاتِكَ أَشْفَعْرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 بِعَيْنِ التَّقْدِيرِ وَأَتُرْبِ الْمَيْهَ

### تذكرة انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اتنے میں دیکھا کہ دو روئیں آگے پیچے چلی آ رہی ہیں وہ  
 تخت اقدس کے سامنے آ کر رکیں۔ جو روح پاک  
 آگے تھی وہ الماس سفید کے مثل قرآنی تھی اور جو  
 پیچے تھی وہ مثل یاقوت سرخ کے روشن تھی، پسلی  
 روح کو حضور اقدس ﷺ نے کچھ الفاظ ملکوتی  
 زبان میں ارشاد فرمایا کہ داہنسے زانو مبارک پہ جگہ دی  
 اور اسی طرح دوسری روح کو کچھ الفاظ ارشاد فرمایا  
 کر بائیں زانو مبارک پہ بھایا اس کے بعد حضرت امام  
 حسن عسکری اور حضرت امام حسین عسکری کو مخاطب  
 کر کے ارشاد فرمایا کہ : ”جب تمہارے شہادت نامہ  
 پر ہم سنبھے خوشنووی کی فمری ثبت کی تھیں اس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُرْقَةَ إِلَيْهِ يَأْتُونَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَلِيلِنَا  
 مُحَمَّدِ الْشَّفِيعِ الْأَمِينِ وَعَلَى الْمَنَّا وَأَخْرَاهِهِ وَعَنْ تَهْدِيَتِهِ  
 مَعْلُومٌ لَنَا وَعَدَدُ حَلْقَاتِكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَتْ هَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَامَكَ أَسْعَفَكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَعْلَمُ الْقَيْمَمَ وَأَنْوَبَ الْأَيْمَمَ

### تذكرة اوارص ایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وقت دل میں اُمت کی پریشانی کا خیال دامن گیر ہوا  
 کہ میں اُسی وقت جبریل امین علیہ السلام نے آکر خوشخبری  
 دی تھی کہ ان دونوں شہزادگان کی اولاد کی یہ دو ارواح  
 شانِ جمال و جلال کے ساتھ پیدا کی جائیں گی جن سے  
 اسلام کا استحکام تا قیام عالم رہے گا۔ اور وہ دونوں  
 ارواح یہی ہیں۔ جو روح پاک داہمنے زانو مبارک پر  
 ہے یہ صاحب مقام فنا فی الرسول علیہ السلام ہے  
 اور یہ مرتبہ نبوت کھلتا ہے اور نبوت کی شانِ حم  
 ہے اور اس کا مرتبہ ظاہر میں غوث پاک اور قطب عالم  
 ہو گا۔ اس کو میرے جسم سے تعلق ہے اور اس سے  
 بدایت عظیم ظہور پذیر ہو گی۔

مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا هُوَ يَأْمُرُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَمِّلْ  
 مُحَمَّدَ السَّيِّدَ الْأَعْظَمَ وَعَلَى الْمَهَاجِرَةِ وَعَزْرِيَّةِ بَعْدِ دُكْلَ  
 مَعْلُومَ لَكَ وَبَعْدِ دَخْلَقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَوْرَتَ عَرْشَكَ  
 وَمَذَادَ كَلَامَكَ أَسْعَفْرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْظَمُ  
 بِالْقَوْمِ وَأَنْتَ بَرِيَّةُ الْجَاهِ

### تذكرةِ افوارِ صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دوسری رُوح مبارک جو بائیں زانو پر ہے اس کا ظہور  
 غوث پاک کے بعد ہو گا ۔ اس کا نام مَخْدُومٌ عَلَاؤَلِلَّهِ  
 علی احمد صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہو گا ، اس کو مرتبہ ولایتِ تم  
 کا حاصل ہو گا اور ولایتِ قمری کی شان ہے یہ مفارش  
 اور حارزوں کی تکذیب کرے گا ۔ یہ فرماء کرد دبیر برگات  
 ہوا اور میری آنکھ کھل گئی ۔

آنحضرت ﷺ کے خلافے راشدین یعنی  
 حضرت ابو بکر صدیق ، حضرت عمر فاروق ، حضرت عثمان  
 غنی اور حضرت علی المرتضی ، حضرت انس بن مالک ،  
 حضرت عبدالعزیز بن حارث رضوان اللہ تعالیٰ علیہم آمین  
 نے اپنی اپنی جداگانہ تصانیف میں اس روایت کو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَا أَيُّهُ الْمُرْسَلُونَ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا رَجِيْنَا  
مُحَمَّدِ الْشَّفِيْقِ الْأَمِيْرِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَاصْحَابِهِ وَعَتْرَتِهِ بَعْدَهُ مَكْلِيْلَ  
مَعْلُومٍ لَّا تَرَكْ وَعِدَّهُ حَلَقَاتٍ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَتْ شَرْكَاتٍ  
وَمَدَّا كَمَا تَأْتَى أَشْتَقَفَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ الْمُبِينُ  
يَا أَيُّهُ الْقَرِيبُونَ وَأَتُؤْبُّ لِلَّهِ بِالْيَمِينِ يَا أَيُّهُ

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس طرح بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور زین العابدینؑ  
جمعۃ المبارک کی شب بعد ادا نماز عشار، ہم سب  
لوگوں کو ہمراہ لے کر شرمسقط کی طرف روانہ ہوئے  
کچھ دُور جا کر ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا وہاں  
تین خُرُمے کے درخت کچھ کچھ فاصلے پر ایسا ڈھنے  
حضور اقدس ﷺ نے تھوڑی دیر ان درختوں کے  
درمیان چھل قدی فرماتے ہے۔ اسی اشارے میں  
حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے عرض کی کہ ”یا رسول  
الله! (ﷺ) یہ سلسلہ تعلیم طریقت کس طرح چلے گا؟“  
آنحضرت ﷺ نے جواباً فرمایا کہ ”الله تعالیٰ نے  
مجھ سے وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ آپ کی اُمت میں

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِيهَا  
 اللَّهُمَّ أَصْلِ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَنَتْ  
 مُحَمَّدَ النَّبِيَّ الْأَكْرَمَ وَعَلَى الْمَوْلَى وَأَخْلَاقِهِ وَعِدَّتْ  
 مَعْلُومَاتِكَ وَعِدَّةِ خَلْقِكَ وَرِضَى تَقْسِيمَكَ وَرَبِّتْ  
 وَمَدَادِ كَلَابِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمِينُ  
 بِالْعَيْنِ الْمُبِينِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

### تذكرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایے ایے اولیا پیدا کر دیں گا کہ ان کی ذات سے  
 آپ کی اُمّت کے لوگ تعلیم طریقت کے سلسلے میں ہرگز  
 ہرگز پیشان نہ ہوں گے " اس کے بعد آنحضرت ﷺ  
 نے مزید ارشاد فرمایا کہ " غالباً آرواح نے عالم اول میں  
 تمام آرواح کو چار صفوں میں کھڑا کیا اور آرواح کو مرتب  
 و مدارج عنایت فرمائے ۔ "

یومِ الکش کے دن جب سب آرواح نے رب  
 کو سجدہ کیا تو مَخْدُومُ عَلَاؤ الدِّينِ علیٰ احمد صابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 نے ہر بار صفت اولیا سے بڑھ کر صفت انبیاء میں  
 پہنچ کر سجدہ کیا ۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام پہنچ پہنچ  
 پر اٹھا کر ان کو ہر بار صفت اولیا میں لاتے تھے ۔

لِرَبِّ الْجَمَادِ الْعَالِيِّ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا مِنْهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَحَمِّلْنَا  
 مُحَمَّدَ الْأَنْبِيَّ الْأَعْظَمَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ  
 مَعْلُومَ لَكَ وَعِدْدَ دَخْلِقَكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنَّ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّ كَمَاتَكَ أَشْفَقْ رَبِّكَ لِأَلَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَنْتَ  
 يَعْلَمُ الْقَوْمَ وَأَنْوَبَ الْيَوْمَ يَعْلَمُ

### تذكرة انصار ابری

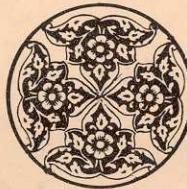
اور اُسی وقت حضرت مخدوم علام الدین علی احمد  
 صابر رحمۃ اللہ علیہ کو فرم رایت جو پس پشت سیدھے ثانی  
 کے بیچے اور جگر کے اوپر ہے اور مقام فنا فی اللہ  
 ہے ، عطا ہوئی ۔

حضرت شیخ قطب ربانی غوث صمدانی سیدنا  
 عبد القادر جیلانی حسنی و الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کریم الطینین  
 اپنی ایک تصنیف کر رہا تھا الوحدت میں تحریر فرماتے ہیں  
 کہ ایک شب عالم بیروت میں اثنیں حضرت فاطمۃ الزہرا  
رحمۃ اللہ علیہا نے ارشاد فرمایا کہ ”اے فرزند! اللہ تعالیٰ نے  
 حسن اور حسین کے عوض ایک تم کو اور دوسرا مخدوم  
 علام الدین علی احمد صابر کو مجھے عطا فرمایا ہے ، اور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُرْقَةَ إِلَيْهِ يَأْتُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَاجْبِرْنَا  
 مُحَمَّدَهُ الْمَصِّرِيَ الْأَمِيَ وَعَلَى أَهْلِهِ وَاصْحَابِهِ وَعَبْرَتْهُ بَعْدَهُ مَكَانٌ  
 مَعْلُومٌ لَا تَرَأَتْ وَبَعْدَ دَخْلِكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنَتْ هُرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَمَاتَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاتُّوْبُ رَأْيِيَهُ

مِنْ ذِكْرِهِ أَوْ اصْبَارِيِّ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُعْذَنَةِ

قریب ہے کہ وہ عبد الوہابؒ اور عبد الرحمنؒ کے جو  
 تیری اولاد میں میں کے گھر ظمور پذیر ہو گا۔



مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا هُوَ  
 اللَّهُمَّ وَسِلْمٌ وَبَارُوكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ بِالشَّجَاعَةِ الْأَعْلَى وَعَلَى الْمَهْمَةِ وَأَخْصَاهِهِ بِعَدَدِ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَعَدَدِ خَلْقَكَ وَرُضْيَ نَفْسَكَ وَرَزْنَتِ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادِ كَلَّاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
 بِالْقِيمَةِ وَأَتُؤْمِنُ بِالْجِيءِ يَقْتُلُ اللَّهَ تَعَالَى الْعَلْيَى

تَذَكُّرُ أُنَارَ صَابِرِي

## بَابُ دُومٍ

### نَسَبُ نَامِهِ پَدِرِي

حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد  
 صابر بن سید عبد الرحیم عبد السلام بن سید شاہ  
 سیف الدین بن سید عبد الوہاب بن سید میرال  
 منجی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی

### نَسَبُ نَامِهِ مَادِرِي

حضرت نبی نبی ہاجرہ ہمشیرہ بابا فرید الدین بن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
 بِهِ وَمَا يُؤْمِنُ بِهِ إِلَّا يَكُونُ  
 الْأَكْبَرُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَاجْبِسْ تَنَاهِي  
 عَنْ حُكْمِكَنْ وَعَلَى الْمُحَمَّدِ وَعَلَى الْأَئْمَةِ  
 مَعْلُومِكَنْ وَعَدْ وَخَلَقْكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَمَاتَكَ أَسْعَفَرَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَعْلَمُ الْقَعْدَةَ وَالْقَوْدَةَ وَأَتَوْبَ إِلَيْهِ

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قاضی جلال الدین بن قاضی شعبیہ بن شیخ محمد احمد  
 بن شیخ محمد یوسف بن شیخ شاہب الدین بن احمد  
 فخر الدین محمد بن شیخ سلمان بن شیخ مسعود بن شیخ عبد اللہ  
 واعظ لاحقر بن واعظ الکبر ابو الفتح بن شیخ اسماعیل بن  
 ناصر الدین بن شیخ عبد اللہ بن امیر المؤمنین حضرت غفران  
 فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبد الرحیم عبد السلام کی شادی  
 متعلق آنحضرت صدیق العلیہ السلام کی بدایت

حضرت مولوی محمد عرف سلیمان والد ماجد  
 حضرت بادا چراغ نے اپنے ایک مکتوب میں حضرت

وَاللَّهُ أَعْلَمُ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَقْوَةَ الْأَيَّالِ  
 يَا حَسْنُور  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارُوكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحِسْنَتِنَا  
 مُحَمَّدِ الْشَّرِيفِ الْأَعْلَى وَعَلَى الْمَوْلَى وَأَخْلَاقِهِ وَعَرَفَتْهُ بَعْدَ دِينِ  
 مَعْلُومِكَ لَكَ وَبَعْدَ وَخْلَقِكَ وَرَضِيَّ نَفْسِكَ وَزَرَّ هَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَا حَسْنُورَ الْقَيْمَوْرَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا حَسْنُورَ الْمَيْوَرَ

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمد اسحاق کو تحریر فرمایا تھا کہ میں نے ایک شب آنحضرت  
 کا یہ حکم سُنا کہ اپنی دُختر ہاجرہ بی بی کا عفت  
 عبد الرحیم عبد السلام سے کرنا جو شہر ہرات میں ہے۔  
 چنانچہ بمحض حکم آنحضرت ﷺ حضرت عبد الرحیم  
 عبد السلام کا عقد تاریخ ۱۷ جمادی الآخر شہہ ہجری  
 المقىس کو مقام کوٹھو وال علاقہ دیپال پور ضلع (ملستان)  
 سائیوال ہوا۔ حضرت خواجہ عبد الرحیم عبد السلام اٹھارہ  
 ماہ تک مقام کوٹھو وال قیام پذیر ہے۔ اور پھر اپنی الہیہ  
 کے ہمراہ شہر ہرات (کابل) تشریف لے آئے اور  
 حضرت محمد بن اسحاق رض کے ہاں تشریف فراہم ہے  
 حضرت عبد الرحیم عبد السلام فرماتے ہیں کہ ایک نور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الشَّفِيعَ وَعَلَى إِلَيْهِ وَآخْرَاهُهُ وَعَنْهُهُ بَعْدَهُ كُلَّ  
 مَقْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَهُ خَلْقَاتٍ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَرَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّ ذَكَارَكَ تَأْسِفُرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 حَمْدُهُ التَّعْمُومُ وَآتُوكَ الْمَيْمُونَ يَا حَمْدُهُ

### تذكرة اواصي ابری

سرخ جو یاقوت کی طرح جگکتا تھا ، میری پشت اور دماغ  
 کے درمیان مُتھک رہتا تھا اور اس کی حرکت سے ایک  
 عجیب کیفیت مجھ پر طاری رہتی تھی ۔

### حضرت خواجہ عبدالعزیم عبد السلام کی رپوه پوشی

آپ مخدوم دو جہاں کی پیدائش کے بعد پانچ  
 سال تک زندہ رہے ۔ بغیر ۵۶ سال بطباطب ، ارزیع الاول  
 ۱۹۵۶ء ہجری المقدس بروز دوشنبہ ان کے درد زیر بنا  
 شروع ہوا ۔ رفتہ رفتہ اس کی شدت بڑھنے لگی ۔ آپ کی  
 زبان مبارک پر یہ کلمہ کثرت سے جاری تھا ։  
 یا شیخ عبد القادر جیلانی شَیْخَ اللَّهِ مَدَدْ

سُبْلُ اللَّهِ الْمُرْجَى الْعُتْمَى  
مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَلَّهُ يَأْمُرُ وَيَنْهَا  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَّنْ  
مُحَمَّدَ الْبَشِّيرَ الْأَقْرَبَ وَعَلَى أَهْلِهِ وَاصْحَّاهِهِ وَعَزَّرْهِ بَعْدَ مَكْلِفَيْ  
مَعْلُومَيْ لَكَ وَبَعْدَ دَخْلَقَكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَرَبَّهُ عَرْشَكَ  
وَمِنْ أَذْكَارِكَ اسْتَغْفِرُكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ الْمُبِينُ  
بِحَمْرَةِ الْقِيمَةِ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ يَا تَعَالَى

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بِإِذْنِ اللَّهِ

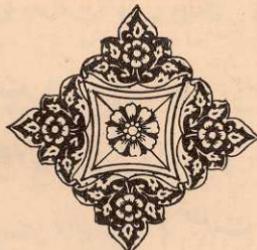
آپ کی اس بے چینی اور کرب کا یہ حال لوگوں  
نے حضرت مخدوم صابر صاحب حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے جا کر عرض  
کیا اور دعا کے لیے ملتھی ہوئے۔ آپ نے ارشاد  
فرمایا :

”حضرت رسالت ماب حَلَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ کی سواری تیار  
ہو چکی ہے۔ آسمانوں سے شور و غل کی آوازیں  
میرے کافوں میں آ رہی ہیں۔ آپ تشریف  
لا کر میرے والد ماجد کو خلعت پہنا کر اپنے  
ہمراہ لے جائیں گے۔ دعا کی حاجت نہیں  
ہے“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَيْهِ يَأْتُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبَّانِا  
 مُحَمَّدِ الشَّرِيفِ الْأَعْلَى وَعَلَى الْهَادِي وَالْمُحَسِّنِ  
 مَعْلُومِ الْمَلَكِ وَيَعْدُهُ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَامَاتِكَ اشْفَعْرَالِهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
 بِعَزَّ التَّقْوَةِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

### تذكرة انصار ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہو  
 ہے تھے تو روح پاک خواجہ عبد الرحیم عبد السلام صلی اللہ علیہ وسلم  
 پوڑا کر گئی۔ سب لوگوں نے دیکھا اور کہا کہ تمام گھر  
 خوشبو سے مُطر اور مُغیر ہو رہا تھا۔



يَاحِيَّ مَا شاءَ اللَّهُ لِاَفْوَةِ اِلَيْهِ يَا فَتَّاهُ  
 الَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَّنَا  
 مُحَمَّدَ الَّتِي اَنْجَحَهُ وَعَلَى الْهَ وَاحْمَدَهُ وَعَدَّهُ بِعْدَكَ  
 مَعْلُومَكَ وَبِعَدَ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّ اَذْمَانَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهِ الَّذِي لَا رَالَهُ اِلَّا هُوَ  
 يَاعَتَ الْقَيُّومُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

تَذَكِّرَةُ الْوَارِصَاتِ بَرِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَعَالَى تَعَالَى

### بَابٌ سُومٌ

## حَضِيرَتْ مُحْمُومَ بَاكْ شِكْمَ مَادِرِيٌّ

وہ نور جو حضرت عبد الرحیم عبد السلام حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثَنَةً کی  
 پُشت مبارک میں ضوف شاہ تھا ۱۱ ربيع الآخر ۱۹۵۶ھ  
 ہجری المقدس کو شب جمعۃ المبارک میں آپ سے  
 منتقل ہو کر حضرت بی بی ہاجرہ حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ثَنَةً کے بطن اقدس  
 کو تفوصیش ہوا اور طرح کے عجائبات و برکات کا  
 اظہار ہر وقت ہونے لگا۔ آپ کی والدہ ماجدہؓ اکثر

لِيَحْمِلَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِيَهُ يَوْمٌ  
 أَلَّاهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا الْقَيْمَدَيْنَ الْأَعْلَى وَعَلَى الْهُ وَأَخْمَابِهِ وَعَرْتَهِ يَعْدَدُ  
 مَلَوْمَاتَكَ وَيَعْدَدُ خَلْقَكَ وَرِضْيَ نَفْسَكَ وَزَرْقَهِ رَبِّكَ  
 وَمِدَادَ كَلَمَاتِكَ اشْفَعْرَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
 يَعْلَمُ الْقَيْوَمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَارَبِّي

### تذكرة انوار صابری

خواب میں حضرت صابر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگوں سے  
 ہمکلام دیکھتی تھیں۔ پیارش سے فروز قبل آپ کو آواز  
 محسوس ہونے لگی کہ گویا کوئی شرکم میں ذکر بالجهر میں مشغول  
 ہو، اور ”ظهور اللہ ہوں، ظہور اللہ ہوں“ کی آوازیں اکثر  
 آتیں۔

### عجائباتِ پیدا شد

انوار الشود جو حضرت خواجه عبد الرحیم عبد السلام  
 کی تصنیف لطیف ہے اس میں تحریر ہے کہ :  
 ۱۹۔ ربيع الاول ۱۹۹۲ھ بحری المقدس شب پختنبہ  
 برق نماز تجد آپ کی تشریف آوری ہوئی۔ آپ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِإِرْكَانِهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّتِنَا وَجَيِّسِنَا  
 مُحَمَّدَ الْشَّرِيفِ الْأَطْيَبِ وَعَلَى الْمَهَاجِرَةِ وَأَصْحَابِهِ وَعَنْهُمْ يَعْدَ الْكِلَافَ  
 مَعْلُومٌ لَّكَ وَلَعْدَهُ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَتْ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَامَاتِكَ أَشْعَفَ رَبَّكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَدُ الْأَيْمَنِيُّ  
 بِحَمْدِ الْقَيْمَمِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

### تذكرة اوارِص ابری

کی تشریف آوری کے وقت آسمان خشک سے ایک  
 بکلی گری اور حاسد حاجی بربان مردوں بارگاہِ نمیں کے  
 سر پر پڑی اور وہ واصل جہنم ہو گیا جو اس وقت ۹۴۲ سال  
 کی عمر میں تھا۔ یہ حاسد غوث الشفیعین رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ  
 سے آپ کے غلاف مُسلسل زہر اگلا کرتا تھا اور آپ  
 فرمایا کرتے تھے ”ہم اس کو ان کے پرورد کرتے ہیں“  
 مُستاہ بصری بنت طباف دایہ جو پیدائش کیوقت  
 والدہ مخدوم پاک کے پاس موجود تھیں بیان کرتی ہیں کہ  
 سر اقدس حرم پاک کی طرف تھا۔ دایہ موضوع نے  
 غسل دینے کے واسطے قصد کیا تو اُس کے جسم میں ایک  
 آگ قمرہ پیدا ہوئی۔ دایہ گھبرا کر دُور ہٹ گئی۔ والدہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ  
 يَأْتِيَكُمْ مَا شَاءُوا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّانَا وَحَيْيِنَا  
 مُحَمَّدَ الَّذِي أَنْعَمْتُ عَلَيْهِ وَأَخْرَجْتَهُ وَعَزَّزْتَهُ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لِلْأَكْلِ وَبَعْدَ دِخْلَقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَرَّنَتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَمَاتَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ  
 يَا أَيُّهُ الظَّيْمُونَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا أَيُّهُ

### تذكرة اوصاص ایری

مخدوم پاک نے فرمایا :  
 "تجھے معلوم ہیں کہ یہ رُکا اولاد غوث پاک سے  
 ہے، ان کی آمد سے تو ایک دفتر مرتب ہے۔ باونو  
 ہو کر اسے غسل فرے۔"

پہنچنے پر بوجب حکم دایہ نے تعمیل کی اور بعد غسل  
 لکھنی متبرکہ آپ کو پہنائی گئی اور گود میں اٹھا لیا۔

### آوازِ پاک کی آمد بغرضِ زیارت

حضرت مخدوم پاک حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ذِكْرُهُ نے جب آنکھ کھولی ،  
 مکان کی چھت پر پڑی۔ فی الفور ایک شدید آواز پیدا  
 ہوئی اور مکان کی پنجھتہ چھت شق ہو گئی ۔ حضرت

مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا مَنْ أَعْنَى  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا التَّقِيَ الْأَمِيَّ وَعَلَى الْهُ وَآخْرَاهِ وَعَذْلَهِ  
 مَعْلُومٌ لَّكَ وَلَعْدَهُ خَلْقَكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَرَّتَهُ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَكَ مَا تَكَثَّرَ أَشْتَغَلَنَا اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

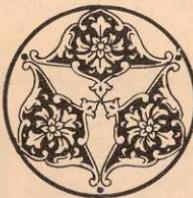
### تذكرة اوار صایری

محمد بن اسحاق رض نے یہ ہمیت ناک آواز سن  
 کر والدہ مخدوم پاک رض سے یاواز بلند عرض کی:  
 ”لے دختر نیک اختر! جلد لڑکے کو باہر لے آ کر  
 مکان زمین پر گرا چاہتا ہے“ یہی گفتگو میں تھے  
 کہ چھت مکان اور پر سے اٹھی اور مکان کے پیچے  
 جا گری اور آسمان صاف نظر آتے لگا اور ابر کے  
 ٹکڑے رنگ سرخ مثل یاقوت المیان کے آسمان  
 سے آتے اور جسم مُقدس مخدوم پاک کو ہم آگوش  
 کر کے آسمان کو لوٹ جاتے تھے اور خوبصورتی  
 سائے مکان میں پھیل گئی اور پھر تھوڑی دیر میں،  
 یہ خوبصورت شہر ہرات میں پھیل گئی اور لوگوں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا إِلَيْهِ يَأْتُونَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَحَمِّلْنَا  
 مُحَمَّدَ النَّبِيَّ الْأَمِينَ وَعَلَى الْهُوَّةِ وَأَخْصَابِهِ وَعَتْرَتِهِ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَّا تَرَكَ وَيَعْدُ وَخَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَّ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَاتِكَ أَشْعَفَرَاللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمِينُ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### تذكرة انصار ابری

کے دیاغ معطر ہو گئے اور وقت طلوع آفتاب حضرت  
 رجال الغیب ، رُقبا ، نُقبا ، نجبا ، اغیاث و اقطاب  
 محظوم پاک ﷺ کے دست و پا کو بوسے دے کر  
 شرف یاب ہوتے تھے ۔



شَهِيدُ الْجَنَاحِ السَّمِعُ  
 يَرْحِيْشَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَا هَبَّيْشَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَمِّنَا  
 مُحَمَّدَ الرَّبِّ الْأَكْرَبِ وَعَلَى الْهَمَّ وَأَخْبَارِهِ وَعَرْبِتِهِ أَعْدَدْ كَلَّ  
 مَعْلُومٌ لَّاَتْ وَعَدَدْ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَّ هَمَشَكَ  
 وَمَدَادَكَ لَمَّا تَكَ أَشْفَعَرَّ اللَّهُ الدِّيْلَ لَاَلَّهُ الْأَهْمَلَيْ  
 يَغْيِرَ الْقَيْوَمَ وَأَتُوبَ الْيَمِيْ

تذكرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## بَابٌ ۝ چَمَارٌ

### ایام شیرخواری میں صبر

پیدائش کے کئی روز بعد تک آپ نے شیربار در  
 نوش نہ فرمایا جس سے حضرت باجوہ حَمْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے  
 پستان مبارک مُفتوّر ہو کر سخت ہو گئے تھے اور  
 سخت تکلیف محسوس ہونے لگی اور علاج اس وجہ  
 سے نہ کیا جاتا تھا کہ شاید آپ دودھ پینا شروع کر  
 دیں۔ یا کل سے پینا شروع کر دیں۔ ائمیں فتنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُرْقَةَ لِإِلَيْهِ يَأْتُونَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الْشَّرِيفَ الْأَعْمَى وَعَلَى إِلَهِ وَآخْرَاهِهِ وَعَنْ تَهْوِيْهِ  
 مَحْلُومَ لَكَ وَلَعْدَ حَلْقَاتِ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنْتَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَائِكَ اشْعَفْرَالِلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
 يَعْلَمُ الْقَوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا أَنْبَعَ

### تذكرة اوار صایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وامن گیر ہونے لگا کہ میں انہیں شیر پلانے کی سعادت  
 سے کمیں محروم نہ رہ جاؤں۔ ایک روز انہوں نے یہ  
 ذکر والد بزرگوارِ مخدوم پاک سے فرمایا جنہوں نے چار  
 رکعت تماز نفل ادا کی اور پھر اکیس بار یا شیخ  
 عَبْدُ الْقَادِرِ جِيلَانِي شَيْخُ اللَّهِ مَددِ يَا ذِنْ اللَّهِ :  
 پڑھ کر سرکارِ مخدوم پاک کے قلب مبارک پر دم فرمایا  
 تو آپ نے شیر مادر نوش فرمانا شروع کر دیا۔ ایک  
 سال تک متواتر آپ کا معقول رہا کہ ایک روز شیر مادر  
 نوش فرماتے اور دوسرے دن روزہ سے رہا کرتے  
 آپ کے چہرہ اور پرپکپن ہی سے صبر اور قناعت  
 کے آثار نمیایاں تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَيْهِ يَأْتُ هُنُورٌ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسِينَنا  
 مُحَمَّدِ الْبَشِّيرِ الْأَعْلَى وَعَلَى الْهُدَى وَأَخْحَابِهِ وَعَرْتَهِ بِعَدَدِ عَشَرِ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ دَخْلَكَ وَرِضْيَ نَفْسَكَ وَرَثَتْ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَائِكَ أَشْتَقَرْتَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ  
 بِعَجَّ القَيْمَرِ وَأَتُوبُ لِلْيَوْمِ يَا تَبَّاهِ

### تذكرة اوارِصَاری

### ام کرامی

جب آپ کی ولادت کا زمانہ باکل قریب پہنچا تو  
 والدہ مکرمہ نے ایک دن غلاب میں دیکھا کہ حضرت مولا  
 علی صلی اللہ علیہ وسالہ و علی آله وآلہ وسالہ و علی آله وآلہ وآلہ وسالہ تشریف لائے ہیں اور فرمایا ہے ہیں کہ بیٹی  
 تیرے بلن سے عنقریب فرزندِ عالیٰ قدر صاحبِ جلالت  
 اور اعلیٰ مرتبت پیدا ہو گا تو اس کا نام میرے نام پر  
 علی رکھنا۔ اس کے دوسرے روز بعینہ اسی طرح  
 کا واقعہ پیش آیا کہ آنحضرت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسالہ و علی آله وآلہ وآلہ وسالہ و علی آله وآلہ وآلہ وسالہ  
 تشریف لائے اور بشارت فے کر فرمایا کہ میرے  
 نام پر اس کا نام احمد رکھنا۔

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِيهَا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا أَشْيَ الْأَمْيَ وَعَلَى إِلَهِ وَاحْدَتِهِ وَعَزَّتِهِ بِعَدَدِ  
 مَعْلُومَاتِكَ وَبِعَدَ خَلْقَكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَرَضِيَ عَنْكَ  
 وَمِدَادَ كَلَامَكَ اسْتَغْفِرُ لِلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَا عَزِيزَ الْقِيُومَ وَأَتُوْبُ لِرَبِّي

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی تشریف آوری کے بعد ایک بزرگ  
 آپ کے والد صاحب سے ملنے تشریف لائے۔  
 آپ کو بُلوا کر دیکھا، پیار کیا اور فرمایا کہ بپنہ  
 علاؤ الدین کہلانے گا۔ چنانچہ آپ کو علاؤ الدین علی احمد  
 ہی پکارا گیا۔

### عجب باتِ یامِ طلبی

جس وقت آپ کی عمر تشریف دو سال کے قریب  
 تھی ایک سحر آپ کے والد ماجد نمازِ تہجد سے فارغ  
 ہو کر مراقبہ فرمائے ہے تھے کہ ایک سانپ چھٹ سے  
 اُن کی کمر مبارک پر گرا۔ اُنہوں نے آنکھ کھول کر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَيْلَهُ  
 إِنَّا لَنَا وَمَا تَوَجَّهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الْتَّعْبُرِيَ الْأَعْمَى وَعَلَى الْهُ وَاصْحَابِهِ وَعَرْبِهِ بَعْدَ مَنْ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَبَعْدِ دَخْلِكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَرَزَقَ عَرْشَكَ  
 وَمَدِّ أَكَافِيَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَى  
 يَا أَبَقَ الْقِيَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا تَعْبُرِيَ الْأَعْمَى

### تذكرة الوارص ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دیکھا کہ سانپ بیچ سے چڑ کر دو ٹکڑے ہو گیا ہے  
 ایک ٹکڑا ان کی پیٹی پر ہے دوسرا دُور جا گرا ہے  
 اور سرکار مخدوم پاک نکھلتے ہیں پاس بیٹھے ہوئے ہیں  
 حضرت عبد الرحیم عبد السلام عطیہ علیہ السلام نے مخدوم پاک  
 کی والدہ ماجدہ کو جھاکریہ سب دکھلایا تو انہوں  
 نے دیکھ کر فرمایا کہ ”میں ابھی خواب میں یہ سب دیکھ  
 رہی تھی کہ میرا بیٹا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اب کوئی  
 سانپ میرے اہلِ سلسلہ اور میرے خاندان کو نہیں  
 کائیں گا کیوں کہ میں نے سانپوں کے بادشاہ کو  
 مار ڈالا ہے اور تمام روئے زین کے سانپ خالف  
 ہو کر مجھ سے وعدہ کر گئے ہیں“ والد حضرت مخدوم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسِينًا  
 حُمَّادَ النَّبِيِّ الْأَعْظَمِ وَعَلَى الْآلِ وَالْمَحَاجِهِ وَعَلَى هَذِهِ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومَاتِكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَرَتْهُ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَامِكَ أَشْفَعَهُ اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ الَّتِي  
 يَأْتِيَ الْقِيَوْمُ وَأَنْوَبِ الْعَيْوَهُ بِإِنْجِيَّهُ

### تَذَكُّرُ الْأَوَارِصَ بِالْبَرِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ الْمُتَكَبِّرِ

پاک سانپ کے ٹمکڑوں کو صبح باہر لائے اور پچانئے  
 والوں نے بتلایا کہ سانپوں کے بادشاہ ہونے کی جو  
 علامات بتلائی جاتی ہیں وہ واقعی اس سانپ میں تھیں۔  
 جس وقت آپ نے تیسرے سال میں فتح  
 رکھا تو دُودھ آپ نے خود بخود پینا چھوڑ دیا۔ اکثر  
 دُوسرے یا تیسرے دن جو یا پسخ کی روئی کا ٹمکڑا  
 بقدر ضرورت نوش فرمایا کرتے۔

جب آپ چوتھے سال میں پسخے تو آپ نے  
 پونا شروع کیا اور ۲۱ ربیع الاول ۶۹۶ھ ہجری  
 المقدس کو دو شنبہ کے روز صبح کو بیداری کے بعد  
 زبان صبح ترجمان سے ارشاد ہوا ”لَا مُحْجُودٌ لَاَهُو“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
 الْأَمْرُ مَعَ صَلَوةٍ وَسَلَامٍ وَبِإِذْنِهِ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحْسِينًا  
 مُحَمَّدًا وَالَّتِي أَدْبَرَهُ وَعَلَى الْهُوَّ وَأَخْمَابِهِ وَعَذْرَتِهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبِإِذْنِهِ خَلَقَهُ وَصَنَعَهُ تَسْكِينًا وَزَنْجَرَةً شَكَّلَهُ  
 وَمِدَادَ كَلَامَاتِكَ اشْعَرَفَهُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَرُ الْأَحْمَرُ  
 يَعْلَمُ التَّقْوَةَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَعْلَمُ الْمُنْتَهَى

### تذكرة الوارض ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کے والد ماجد بھی اس وقت قریب موجود تھے۔  
 آپ کی قوتِ گویائی اور اس فسح و بیانِ نعماء بخشی کے  
 ساتھ جو صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کے یہ  
 راحتِ روح ہے سُن کر بے اختیار سجدہ شکر  
 میں گرد پڑے اور بارگاہِ ربِ العرشت میں عرض کرنے  
 لگے ”اللَّهُ تَعَالَى“ ہے کہ تو نے اس بچے سے  
 سب سے پہلے اپنی موجودگی کا اقرار کرایا اور اپنے  
 دیدار سے مُشرفت فرمایا ॥

اکثر آپ سے یہ بات صادر ہوتی تھی کہ آپ  
 دن میں سات بار سجدہ فرمایا کرتے تھے اول مغرب  
 کے وقت ، دوم عشا کے وقت ، سوم تہجد کے وقت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَقْوِي  
 إِلَهُكُمْ صَلَّى وَسَلَّمَ وَبِارْكَاتِهِ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِيلِنَا  
 مُحَمَّدِ السَّيِّدِ الْأَعْلَى وَعَلَى إِلَهِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتَادِهِ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَكُمْ وَلَعَلَّهُ دُخُلُكُمْ حَلَقَاتٍ وَرَضِيَّ نَفْسَكُمْ وَزَنَتْ هُنَعْشَكُمْ  
 وَمِدَادُ كَلَّاتِكُمْ أَشْعَفَهُنَّ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَهُ الْأَهْمَالِيُّ  
 يَا أَيُّهُ الْقَوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْكُمْ يَا أَيُّهُ

### تذكرة اوصایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چہام فخر کے وقت ، پنج دوپہر کو ، ششم تیسرا  
 پھر اور ہفتم عصر کے وقت . آپ اکثر لا موجود  
 الا ہو کا ورد فرمایا کرتے . کبھی کبھی ایک حالت  
 خاص آپ پر طاری ہو جاتی تھی . شب میں آپ  
 بہت کم سویا کرتے تھے . زیادہ وقت شب بیداری  
 میں گزتا اور جب کبھی سوتے تو سوتے میں آپ  
 کے منہ سے اکثر "اللہ" کا لفظ نکلتا .

آپ کے چہروں کی رنگت دن میں کئی بار تبدیل  
 ہو جایا کرتی اور کبھی کبھی چہرہ اندر بہت سُرخ ہو  
 جاتا . اس حالت میں اگر کوئی آپ کے جسم پاک  
 کو ہاتھ لگا دیتا تو وہ اس قدر سوزش محسوس کرتا تھا

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَأْتُكُمْ بِهِمْ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا رَحْمَةُ  
 مُحَمَّدٍ الْأَمِيَّ وَعَلَى أَهْلِهِ وَاصْحَابِهِ وَعَتْبَتِهِ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَكُمْ وَبَعْدَ دَخْلَقَكُمْ وَرَضِيَّ نَفْسَكُمْ وَزَنَثَرَتْ  
 وَمَدَادُ كَلَامَاتِكُمْ أَشْعَفَرَاللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَعْلَمُ الْقِيَومَ وَأَتُؤْتِيَ الْأَيْمَانَ

تذكرة النوار صابری

کہ بے تاب ہو جاتا۔ جب آپ کو ہوش آتا تو  
آپ فرماتے، ”شُکر الحمد للہ“ :

### داغِ یستینی

جب حضرت مخدوم پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تشریف  
 پائچ برس کی ہوئی تو والد ماجد کا نعل عاطفت آپ  
 کے سر اقدس سے اٹھ گیا۔ والد صاحب کے وصال  
 کے بعد تقریباً ایک سال مکمل خاموش ہے۔ کسی  
 سے کوئی کلام نہ فرمایا کرتے اور نہ کسی کی بات کا  
 جواب دیا کرتے۔ اس عرصہ میں اگر کوئی صاحب  
 باطن تشریف لا کر آپ کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیتا

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُرْقَةَ لِإِيَّاهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَسَلِّمْ  
 مُحَمَّدَ الَّذِي أَمَّى وَعَلَى إِلَهٍ وَأَخْتَابَهُ وَعَدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَّا يَرَى وَعَدَ دَلِيلٍ  
 وَمَدَادَ كَمَا يَأْكُلُ أَشْفَعُرَالِلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَّى  
 بِعَيْنِ الْقَيْوَمِ وَأَتُؤْمِنُ بِالْأَيَّاهِ بِالْأَيَّاهِ

### تذكرة الوارص ایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تو وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی اور وہ ایک کیف میں  
 مستقر ہو جاتا اور اکثر پھر پھر یا دو دو پہلوی مُرت  
 سے لطف انداز رہا کرتا۔ چھٹے سال میں آپ پر شدت  
 سے غلبہ جذب کی کیفیت طاری رہتی تھی۔ کبھی کبھی  
 سائنوں کے سوال کا جواب بھی فرمایا کرتے تھے اور  
 حب عادت مادر مشفقة سے کوئی چیز بھی مانگ لیتے  
 تھے۔

حضرت مخدوم پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے والد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ایک عقیدت مند حضرت مُحَمَّد ابُو القاسم صاحب  
 گرگامی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس رات کو ہوتے  
 تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ تہجد کے وقت ایک

دَرَسَ اللَّهُ الْجَمِيعَ التَّسْبِيحَ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِيهَا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسِّنْ  
 حَسِّنْ إِلَيْنَا أَلَّا يَعْلَمْ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَبَعْدَ وَحَلَقَتْ وَرَضِيَ تَفْسِيكَ وَرَنَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَامَاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْإِلَهُ  
 الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا أَنْتَ الْمُغْفِلُ

### تذكرة انوار صابری

مُبِّیب آواز سُنائی دیا کرتی "ظہورُ اللہ ہوں" وہ  
 بیان کرتے ہیں کہ لوگ پہلے یہ سمجھا کرتے تھے  
 کہ آواز مکان کے اندر سے آتی ہے۔ جب  
 اندر جا کر سُننتے تو آواز باہر سے آتی سُنائی دیتی  
 کافی لوگ اس آواز کو سُننتے تھے۔ جب عمر شریف  
 سرکار مخدوم پاک ﷺ سات سال کی ہو گئی تو یہ  
 آواز خود بخود بند ہو گئی۔ بعد ازاں اس بات کا  
 جب کسی تذکرہ حضرت مخدوم پاک ﷺ سے کیا  
 جاتا تو شرم جاتے اور تبسم فرمایا کرتے تھے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَيْلَةٌ وَّيَوْمٌ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَيْشِنا  
 مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأَكْرَمِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَاعْصِمْ بَعْدَكَ  
 مَعْلُومَ لَكَ وَبِعَدَ وَخَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَرَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَّاتَكَ أَشْفَعْرَالَهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّمَا  
 يَأْتِيُ الْقِيَمَةُ وَأَنْوَبُ الْمُيَمَّ

### تذكرة انصار ابری

## چاولوں کا پک جانا

حضرت مخدوم پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ دو تین دن سے فاقہ تھا۔ کھاتے کو کچھ میسر تھا آیا اور کسی سے مانگنے یا ذکر کرنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ صبح کی نماز سے فاغر ہو کر حضرت مخدوم دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آج بھوک بہت لگی ہے۔ کچھ کھانے کو دیں۔ دوپر تک میں نے جیسے بھانے سے ملا اور بہت کوشش کی کہ کچھ میسر آ جائے تو پکا کر ان کو کھلا دوں، مگر کچھ بھی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْأَيَّالِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
مُحَمَّدَ النَّبِيَّ الْأَكْرَمِ رَعَى إِلَهُ وَاصْحَابِهِ وَعَزَّتْهُ بَعْدَ كُلِّ  
مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ دُخُلَقَ وَرِضَى نَفْسَكَ وَزَنَتْ هُمْشَكَ  
وَمِدَادَ حَكَابَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهِ الدُّرْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْرَمُ الْأَمِينُ  
يَعْلَمُ الظَّاهِرَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا إِلهِ

مذكرة اذار سايری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میستر نہ آیا۔ نمازِ ظهر کے بعد صابر صاحب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میرے پاس آئے اور فرمایا کہ اب میں بھوک کی وجہ سے بہت بے تاب ہوں کچھ کھانا کھلا دیجیے۔ ان کی نسلی کے لیے میں نے ایک دیگر پی میں پانی ڈالا اور چولھے پر رکھ دیا اور آگ جلا دی۔ جب آپ تقاضہ کرتے میں کہہ دیتی کہ الجھی پکا شنیں تھوڑی دیر تک تیار ہو جائے گا۔ مغرب کی نماز تک میں ٹالتی رہی۔ نمازِ مغرب کے بعد آپ نے میرے پاس آ کر فرمایا کہ ”اب مجھ میں تاب نہیں آپ مجھے کچا ہی کھلا دیجیے۔“ اتنا کہہ کر وہ خود دیگر کے پاس گئے۔ ڈھکنا کھولا اور فرمایا کہ ”چاول تو پک

سَمِعْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَقْوَةِ الْأَيَّالِ  
 اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَنِيَا  
 مُحَمَّداً إِنَّهُ الْأَكْيَ وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهِ وَعَزْتُهُ بِعَدْدِ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْ دُخْلِكَ وَرِضْنِ تَقْسِيكَ وَزِنْتِ عَرْشِكَ  
 وَمِدَادِ كَلَاتِكَ أَشْفَعْرَالِهِ الَّذِي لَأَلَهُ الْأَمْرُ الْأَعْلَى  
 يَعْلَمُ التَّقْوَةَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا أَنْتَ

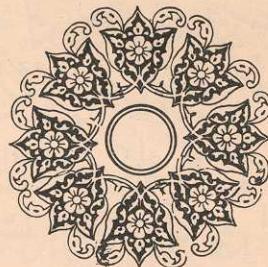
### تذكرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گئے میں آپ مجھے جلدی سے کھلا دیجیے ” چاولوں  
 کا نام سن کر میں حیران ہوئی کہ دیکھی میں تو رسول  
 پانی کے کچھ نہ تھا ، اور یہ کہہ ہے میں کہ چاول پک  
 گئے میں ۔ جا کر دیکھا تو واقعی بہت سُندھ چاول  
 پکے ہوئے تھے ۔ میں نے علی احمدؒ کو اس میں  
 سے نکال کر کھلائے اور مولوی محمد ابو القاسمؒ کو بھی  
 دکھلائے اور کھلائے اور ان سے کہا کہ اب یہ  
 واقعات اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ انہیں تعلیم  
 باطنی کے یہ کسی صاحبِ باطن کے پاس پہنچا دیا  
 جائے ۔ آپ کہیں تو میں انؐ کو بھائی فرید الدینؒ  
 کے سپرد کر آؤں ۔ دیگر احباب نے بھی یہ چاول

مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَّا هُوَ يَعْلَمُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَاهِنَّمْ  
 مُحَمَّدِ الْبَشِّرِ الْأَمِيِّ وَعَلَى الْمَهَاجِرَةِ وَعَلَى الْمَهَاجِرَةِ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَبَعْدَ وَخَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَزَقَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَامَكَ أَسْقَفْرُولَهُ الدَّيْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالِيُّ  
 بَعْدَ الْقِيَومَهُ وَأَتُوبُ لِلَّهِ الْغَيْرِيَّ

تذكرة انصار ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دیکھے ، کھائے اور سب نے والدہ مخدوم پاک  
 سے اتفاق کیا کہ انہیں بابا فرید الدین (رحمۃ اللہ علیہ)  
 کے پاس پہنچا دیا جائے ۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
 الْمُهْرَصِلَ وَسَلَمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا حَسَنِي  
 حَسَدِي الَّتِي أَذْهَبَتِي وَعَلَى إِلَهٍ وَأَخْمَاهِهِ وَعَنْتِهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لِمَا تَرَكَ وَبَعْدَ دِحْلِيقَتِهِ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنَتْ مَرْشِكَ  
 وَمَيَادِكَ لِمَا تَرَكَ أَشْفَعَ رَبَّ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْرُ الْيَقِينِ  
 يَعْلَمُ الْقَوْمُ وَأَنْوَبَ الْأَئِمَّةَ

تذكرة الأوارض ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### بَابُ هُنْجَمْ

(کامل) سے روائی

مشورہ کے بعد سامانِ سفر درست کیا گیا۔  
 محمد ابو القاسم گرگامی نے حضرت مخدوم پاک اور  
 ان کی والدہ ماجدہ کو ہمراہ لیا اور قصبه (ابودون)  
 پاک پتن شریفت علاقہ دیپال پور کی طرف روانہ  
 ہو گئے۔ راستے میں علیم اللہ ابدال حاضر ہوئے اور  
 عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو خاکسار بنباب بیبا صاحب  
 کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی آمد کی اطلاع کر

دَرَرَ الْمُكَبَّرَاتِ الْجَمِيعَه  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَأْمُرُ وَيَنْهَا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَنِي  
 مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأَكْرَمِ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ وَالْمُحَاجِبِهِ  
 مَعْلُومِيَّتِكَ وَبِعَدِّكَ حَلْقَتِكَ وَرَضْنِي نَفْسَكَ وَزَنْتِي عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَكَ لِمَا تَكَبَّرْتَ أَشْعَفَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَمِيمُ  
 يَأْمُرُ الْقَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَأْتِيهِ

### تذكرة افوار صاری

دے مگر آپ نے اس سے منع فرمایا۔ مولانا  
 محمد ابو القاسم گرامی حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے علیم اللہ ابدال سے  
 فرمایا کہ ”آپ اتنی دیر تک کمال ہے، خبر ہی نہ  
 لی“ تو وہ عرض کرنے لگے کہ ”جناب خواجہ عبد الریس  
 عبد السلام حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے وصال کے بعد میں پوشیدہ  
 طور پر مخدوم دو جہاں حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خدمت میں حاضر  
 رہا اور اب بوجب حکم ظاہر ہوا ہوں اور اب  
 ان شمار اللہ تا حیات مخدوم دو جہاں حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے  
 علیحدہ نہ ہوں گا“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا هُوَ يَأْوِيهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الرَّسُولَ الْأَكْرَمِ وَعَلَى الْأَئْمَاءِ وَاصْحَابِهِ وَعَزَّزْنَا بِعَدَدِكَلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَ حَقْلَفَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَرَّتَ هَذِهِنَّكَ  
 وَمِدَادَكَلَّا تَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْرَمُ  
 بِعَصْمِ الْقَيْوَمِ وَأَنْوَبَ الْعَيْوَ بِعَصْمِ الْأَكْرَمِ

تذكرة الوراص باری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## امول کامل عاطفت

بُوجب بعض روایات یہ سفر ان اصحاب کی  
 برکت سے صرف گیارہ دن میں مکمل ہو گیا ، اور  
 ۲۵ شaban المظہم تسلیہ ہجری المقدس کو بروز پھاشنبہ  
 یہ قافلہ پاک پتن شریف پہنچ گیا ۔ اس سے صرف  
 دو ہی سال قبل جناب مسعود العالمین اغیاث اللہ  
 خرقہ خلافت جناب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی  
 سے حاصل فرمائے چکے تھے ۔ جس وقت آپ  
 کی والدہ ماجدہ نے آپ کو بابا صاحب کی گود  
 میں بھایا تو آپ پر ایک عجیب و غریب کیفیت

مَا شاءَ اللَّهُ لَا فُرْقَةَ لَدَيْهِ يَا أَكْبَرُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبَّاتِنَا  
 مُحَمَّدِ الْأَمِيْرِ الْأَمِيْرِ وَعَلَى إِلَهِ وَأَخْتَابِهِ وَعَزْرَتِهِ بِعَدْدِكِيْ  
 مَعْلُومِكِلَّتِ وَبَعْدَ دَخْلَقَتِ وَرَضِيَ نَفْسَكِ وَرَزَقَتِهِ شَكِّ  
 وَمَدَادَ كَمَا تَأْتَ أَشْغَفَنَّ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الَّذِي  
 يَعْلَمُ الْقِيَومَ وَأَتَوْبُ لِلَّهِ يَا أَكْبَرُ

### تذكرة النوار ص-ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا غلبہ ہوا۔ اور سب سے پہلی بات جو آپ نے  
 ماموں جان قبلہ سے کی وہ یہ تھی کہ ”آج سے تین سال  
 بعد میرے دادا جان کا وصال ہو جائے گا“ یہ  
 بابا صاحبؑ نے فرمایا کہ ”بیٹا تمہیں اس کا کیونکر  
 علم ہوا۔ تمہارے دادا سید سیف الدین عبد الوہاب  
 تو بغداد شریف میں ہستے ہیں اور تم یہاں ہو“ یہ  
 آپ نے عرض کیا ”ابھی میں نے اپنے قلب کی  
 طرف دیکھا تو والد ماجد قبلہ کی صورت سامنے آ  
 گئی اور انہوں نے اپنے دامنے ہاتھ کی تین  
 انگلیاں میری طرف اٹھائیں، اور یہ موت کی دلالت  
 ہے“ یہ کہ بابا صاحبؑ نے آپ کو یہ سنے

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَأْمُرُ وَ  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا وَحَسَنِي  
مُحَمَّدِي الَّتِي أَرْقَى وَعَلَى الْهَ وَأَخْرَاهِهِ وَعَزَّرَهُ بَعْدَ كُلِّ  
مَقْلُومٍ لَّا كَوْنَدِ خَلْقَكَ وَرَضِيَ تَقْسِيكَ وَزَنَتْ عَرْشَكَ  
وَمِنْ دَكَّاتِكَ اشْفَرْتُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْإِلَهُ الْأَكْبَرُ  
يَعْلَمُ الْقَوْمَ وَأَنْوَبَ الْيَوْمَ يَاتِيهِ

### تذكرة النوار صابری

سے لگا لیا اور لگنا ہی تھا کہ حضرت مخدوم صاحب  
کو بھی وجہانی کیفیت طاری ہو گئی اور حالت جذب  
میں آگئے اور بار بار فرمانے لگے :  
”مرجبا فرزند علی احمد صابر بطنُ الولی !  
بطنُ الولی : بطنُ الولی !“

اور کمال استغراق کی حالت میں اپنے سیدھے ہاتھ  
کی تین انگلیاں حضرت مخدوم پاک حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ کے سینہ  
پر بالائے قلب رکھ کر تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ :  
”تجھ سے تین جمالِ ذات ہوں گے“ اور والدہ  
مخدوم پاک سے فرمانے لگے کہ ”ان کا کرتا اور پر  
اٹھائیں“ جب والدہ مخدوم پاک نے کرتا اور پر

مَا شاءَ اللَّهُ لَا فُرْقَةَ إِلَيْهِ يَأْتُ كُلُّ شَيْءٍ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا مَسْلِمًا وَعَلَى الْأَرْضِ وَأَصْحَابِهِ وَعِرْبَتِهِ أَعْدَدْنَا  
 مَعْلُومًا لَكَ وَعِدَدَ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَّ هَمَّكَ  
 وَمِدَادَكَ مَا تَكَثَّرَ أَشْعَفَرَاللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ  
 أَعُوْذُ بِالْقِرْبَةِ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَا قَمِيمَ

### تذكرة النوار ص-ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انھایا تو دایں شانے کے نیچے بالوں کا ایک عجیب  
 پچھا دیکھا۔ حضرت مسعود العالمینؒ نے ہمشیرہ سے  
 فرمایا کہ ”تمیں علم ہے کہ یہ بالوں کا پچھا کیا ہے؟“  
 ہمشیرہ عرض کرنے لگی۔ ”سنٹی ہوں کہ یہ نوش  
 قسمی کی علامت ہے۔ اگر نوش قسمی یہی ہے کہ  
 صغر سنی میں والد فوت ہو جائے تو میرا علی الحمد  
 واقعی نوش قسمت ہے۔“ یہ کہتے کہتے ان کا  
 دل بھر آیا اور انہیوں میں آنسو بھر آئے۔

بابا صاحبؒ نے فرمایا ”روتے کی کوئی بات نہیں  
 خدا نے ان کی پُشت پر سیاہ بالوں کی ترتیب سے  
 لفظ ”ولیُّ اللہ“ لکھا ہوا ہے یہ کوئی مسُموی

سَيِّدُ الْجَمِيعِ  
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِيهَا  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَحَمِّلْنَا  
مُحَمَّداً السَّعْيَ الْأَمِينَ وَعَلَى الْهُوَّ وَأَخْحَابِهِ وَعَرْبِهِ بَعْدَكَ  
مَعْلُومٌ مَا تَرَكَ وَبَعْدَهُ خَلْقُكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَّ عَرْشَكَ  
وَمَذَادَ كَلَامَاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
يَعْلَمُ الْقِيمَةُ وَآتُوكَ الْمِيزَانَ

تذكرة انصار ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بشارت نہیں یہ

### تعلیم ظاہری

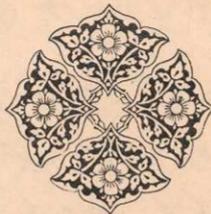
جناب بابا صاحب قدس اللہ برہہ فرماتے ہیں  
کہ میں نے مخدوم علی احمد کو تین سال ظاہری علوم  
کی تعلیم دی اور اس عرصہ میں علی احمد نے اتنا یکھ  
لیا جتنا کوئی دوسرا چھ سال میں بھی نہ یکھ سکتا تھا  
اس دوران مولیانا محمد ابو القاسم گرامی اور والدہ مخدوم  
پاک بابا صاحب کے پاس پاک پتن شریف میں  
قیام پذیر ہے۔

جناب بابا صاحب اپنی تصنیف "سر العبودیت" میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ الْكَوْنَاتُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَاهِنَّـا  
 مُحَمَّدِهِ الْأَعْلَى وَعَلَى الْهُـ وَآتْخَاهِهِ وَعَزْرَتِهِ بَعْدَهُـ  
 مَعْلُومِهِـ لَكَ وَعَدَدَهُـ وَخَلْقَهُـ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَامَاتِكَ أَشْعَفَرَاللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
 يَا حَمْـ الْقَيُّومُ وَأَتُوْبُ إِلَيْـ بِحَمْـ

مِنْذِكَةِ أَوَارِصَـ بَارِيِـ أَضْنَـ اللَّهُ عَلَى الْمُكْثَـ

فرماتے ہیں کہ ان تین سال میں جن میں علی احمد نے  
 ظاہری علوم کی تکمیل کی۔ میں نے ان کے وہ حالات  
 جو اپنی ہمیشہ اور دوسرے لوگوں سے سُنتا رہا خود دیکھئے  
 اور میری طبیعت بہت مُسُور تھی کہ وہ اس سے کہیں  
 زیادہ تھے جو میں سُننا کرتا تھا۔



مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يُؤْمِنُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَحَسِينًا  
 مُحَمَّدًا وَآلِهِ الْأَطْهَرِ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ وَاصْحَّ الْمَلَكَ وَعَزَّتْهُ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَّا تَرَكْ وَبَعْدَ دَخْلَقَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَمَاتِكَ أَسْعَفَرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَا أَنْتَ الْعَلِيُّ وَأَنْوَبَ الْمُنْيَ

تذكرة النوار صابری

## بَابُ سَشْشَشْ

### بیعت کی سفارش

جناب بابا صاحب حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ذِكْرَهُ نے اپنی تصنیف سرِ البوہیت میں تحریر فرمایا کہ ۲۱، شوال المکرم ۶۰۳ھ  
 ہجری المقدس کو میں نے خواب میں دیکھا کہ جب امجد جناب صابر صاحب حضرت شاہ سیف الدین عبدالواہاب ارشاد فرماتے ہیں کہ ”ہم بچے کو آپ کے پرورکرنے ہیں کہ آپ ان کے استاد بھی ہیں اور سرپرست بھی اور پیر طریقت بھی“ میں نے بیدار ہو کر

لِلَّهِ الْحَمْدُ لِرَبِّ الْعِزَّةِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَّا إِنَّهُ بِهِ يَسْتَعْوِدُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الْأَنْبِيَّ وَعَلَى الْهُوَّ وَاصْحَّاهُ وَعَنْهُ يَعْدَدُ كُلُّ  
 مَعْلُومٍ لَّا تَرَكْ وَبَعْدَهُ خَلَقَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَنَتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّ ذَكَارَكَ مُكَثَّفًا أَشْعَرَ قَرْلَهُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْوَالُ  
 يَعْلَمُ الْقَوْمُ وَأَتُؤْفِي الْأَتْيَةَ

### تذكرة انصار ابری

علیمُ اللہ ابدال کو بغداد شریف روانہ کیا کہ حضرت  
 کی مزاج پُری کر کے آئیں اور خود اپنے حجُرہ  
 میں ایٹکاف میں مشغول ہو گیا ۔ ۲۵، ثوال المکرم  
 ۱۹۰۳ھ بھری المقدس کو تجد کی نماز سے فارغ ہو  
 کر مولانا محمد ابو القاسم گرامی حَسَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میرے پاس  
 آئے اور فرانے لگے کہ ”میں تجد کے بعد سو گیا تھا  
 عالم مثال میں حضرت عبد الوہاب کی نماز جنازہ میں  
 شریک ہوا ہوں ۔ آج شب بھر مخدوم پاک حَسَنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 پر بھی شدت کا غلبہ رہا ہے ۔ ظہر کی نماز کے بعد  
 علیمُ اللہ ابدال نے بھی واپس آ کر حالِ انتقال  
 سید عبد الوہاب بیان فرمائے ۔

مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَيْهِ إِلَّا كَوَّفَهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا الشَّعِيرَ الْأَعْمَى وَعَلَى الْمَوْلَى وَأَصْحَابِهِ وَعَرْبَتِهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَلْوُمٍ لَكَ وَبَعْدَ حَلْقَكَ وَرِضَى تَقْسِطَ وَرَدَّتِهِ شَرِكَ  
 وَمِدَادِ كَلَّاتِكَ اشْعَرْنَا اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالِيُّ  
 يَعِزُّ الْقَوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

تذكرة الوارث سایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### سیوت خاندان علویہ خفیہ

جناب بابا صاحب حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ذِكْرَهُ نے ۲۵ شوال المکرم  
 سنه ۱۴۰۳ھ بھری المقدس کو بعد نماز عصر جناب مخدوم  
 پاک حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ذِكْرَهُ کو بُلا کر اپنی ہمشیرہ کی موجودگی میں اپنے  
 درست حق پرست پر بیعت لی اور رُموز باطنیہ سے  
 آگاہ فرمाकر رسینہ بے کینہ کو اسرارِ معرفت کے خزانے  
 اور نکات طریقت و حقیقت کے گنجینہ سے لبریزی  
 کر دیا اور علویہ و خفیہ دو خاندانوں کی اجازت سے  
 مشرف و ممتاز فرمایا۔ اس سلسلہ میں ایک مجلس،  
 بھی ترتیب دی گئی تھی جس میں اکابرین شال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبَّانِا  
 مُحَمَّدِ الْعَلِيِّ الْأَطِقِيِّ وَعَلَى الْهَادِيِّ وَالْأَخْمَابِهِ وَعَلَيْهِ بَعْدَهُ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَا يَأْتِي وَبَعْدَ دَخْلِكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَ تَعْرِشَكَ  
 وَمِدَادَ كَمَاتَكَ اشْفَعْ فِرَالَهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تھے۔ وجہیہ الدین بن رکن الدین سیانی سوداگر  
 کمشش جو مدینے کے خوشے بابا صاحب کی نذر  
 کے لیے لائے تھے، بھی شامل تھے جو بابا صاحب  
 نے سب احباب کو تبریکاً تقسیم فرمائے اور حضرت  
 مخدوم پاک نے بھی اپنے حصہ کے نوش فرمائے۔  
 نیز آپ نے اپنی ہمشیرہ کا ٹشکریہ بھی ادا کیا  
 کہ ایسا بیش بہا سعادت مند فرزند آپ نے مجھے  
 عنایت کیا ہے کہ اگر میرے بدن کا روگنا رونگٹا  
 خداوندِ عالم کا ٹشکر کرے تو بھی ادا نہ ہو سکے  
 یہ پورا دگار کی بہترین مخلوق ہیں۔ ان کے مراتب  
 و فضائل پیشین گوئیوں کے ذریعہ مجھ تک پہنچائے

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَعْلَمُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجَهِّنَّمَ  
 مُحَمَّدَ السَّعِي الْأَمِينِ وَعَلَى الْهَمَّ وَأَصْحَابِهِ وَعَنْهُمْ بَعْدَهُمْ  
 مَعْلُومٌ مِّنْكُمْ وَبَعْدَ دَخْلِكُمْ وَرَضِيَ نَفْسَكُمْ وَزَنَنَتْ هَذِهِ  
 وَمَذَادُ كَلَامِكَ أَشْعَفَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَعْلَمُ الْقِيمَةَ وَأَنْوَبَ إِلَيْهِ

تذكرة انوار صابری

گئے میں -

## والدہ صابر صاحب کی ہرات والی

جس وقت والدہ مندوم پاک نے یہ دیکھا کہ  
 میری حب خواہش بچے کی تربیت اور پروش  
 ہو رہی ہے۔ انہوں نے ایک دن بایا صاحب  
 سے عرض کی کہ مجھے اب ہرات جانے کی اجازت  
 دیں۔ بچہ اب آپ کی نگرانی میں ہے گا۔ البتہ  
 دو باتیں خاص طور پر عرض کرنا چاہوں گی۔ اول یہ  
 کہ میرا بچہ شرمیلا ہے۔ کسی سے کوئی چیز خود نہیں  
 مانگتا، اس کے کھاتے پینے کی نگرانی آپ خود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَهُ الْأَمِينَ وَعَلَى الْهُوَّ وَأَخْحَابِهِ وَعَيْنَتِهِ بَعْدَ وَكِيلَ  
 مَعْلُومٍ لَّا تَكُونُ وَقَدْ دَحَلَقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَتْ هَمَشِيلَكَ  
 وَمَدَادَ كَمَاتَكَ اشْفَعَرَلَهُ اللَّهُ الذِّي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْوَالُ الْأَيْمَانُ  
 يَعْلَمُ الْقِيَومَهُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَا يَاهُ يَا يَاهُ يَا يَاهُ

### تذكرة افوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رکھیں گے۔ بابا صاحب نے تقبیث فرمایا اور اسی وقت  
 مخدوم پاک ﷺ کو طلب کر کے لفگر خانے کا  
 سارا انتظام ان کے سپرد کر دیا۔ اس کے بعد  
 بابا صاحب نے دوسری بات دریافت فرمائی تو آپ  
 کی ہمشیر نے عرض کی کہ میری عرض یہ ہے کہ  
 جب میں واپس آؤں تو اُس وقت اپنی بختی  
 (بابا صاحب کی صاحبزادی) سے بیٹے کی شادی  
 کروں گی۔ بابا صاحب نے ہنس کر فرمایا دونوں  
 بچے آپ کے ہیں۔ آپ کو اختیار ہے۔ اس  
 کے بعد مخدوم پاک ﷺ کی والدہ مفعتمہ پاک پن  
 شریف سے ہرات روانہ ہو گئیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يُؤْمِنُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ النَّبِيَّ الْأَكْرَمِ وَعَلَى الْهُوَّ وَأَصْحَابِهِ وَعَزَّزْتَهُ بِعَدَدِ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ وَخَلَقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَرَّتَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّا ذَكَارَكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْرَمُ الْأَكْرَمُ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### تذكرة او اوصای باری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

#### بَابُ سُقْفَتِمْ

#### لنگر خانہ

حضرت بابا صاحب کے ہال ایک لسنگر خانہ  
 محرم الحرام سنه ۶۷ھ ہجری المقدس سے جاری تھا۔  
 اس میں غرباً ، شیئی ، بیوگان ، مساکین ، فتحاصلیں ،  
 مسافر ، مہان اور غدام بارگاہ کھانا کھایا کرتے تھے  
 حضرت مخدوم پاک حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى بَرَكَاتَهُ کے سپرد یہ خدمت ۱۲۹  
 شوال المکرم سنه ۶۰۳ھ ہجری المقدس کو ہوتی۔ آپ  
 کا معمول تھا کہ نماز مغرب کے بعد اپنے جُمرہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَيْهِ يَأْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِيلِنَا  
 مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأَكْرَمِ وَعَلَى الْهَمَّةِ وَأَعْصَمِيَّةِ وَمُؤْمِنِيَّةِ  
 مَعْلُومِيَّةِ لَكَ وَبِعَدِ دَخْلِيَّكَ وَرِضْيِ تَفْسِيكَ وَزِنْتِ تَرْشِيكَ  
 وَمِدَادِ كَلَّاتِكَ أَشْتَقْرُلَلَهُ اللَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْوَالُ الْحَيُّ  
 بِغَيْرِ التَّوْهِيدِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا فَتَحُ الْمُرْكَبَاتِ

### تذكرة اوارض ایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شریف سے باہر تشریف لاتے اور لنگر تقسیم فرمائیں جس میں تشریف لے جاتے۔ پھر بعد نماز اشراق باہر تشریف لاتے اور لنگر تقسیم فرماتے آپ شبانہ روز شغل نوری میں مشغول رہا کرتے۔ اکثر اصحاب نے اپنی اپنی تصنیف میں اس کا ذکر فرمایا ہے کہ کبھی کسی نے آپ کو خود لنگر کھاتے نہیں دیکھا۔

### والدہ مندوں پاک کی ہر سے والپی

بارہ سال کے بعد والدہ مفتخر جناب مندوں پاک ہر سے بچے کو دیکھنے پاک پن تشریف تشریف

دُلَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا إِلَّهٌ يَعْزِيزُهُ  
 اللَّهُمَّ صَلُّ وَسِّلُّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ النَّبِيَّ الْأَمِينِ وَعَلَى الْهُ وَاصْحَابِهِ وَعَرْبِهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ مَلَكَ وَبَعْدَ دَخْلَقَ وَرَضِيَ نَهْشَكَ وَزَنْتَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَمَاتِكَ اشْعَفْرَاللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمِينُ  
 بِحُجَّتِ الْقَوْمِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بِحُجَّةِ

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لاں ، ہڈیوں کے ڈھانچے منڈوم پاک کو سامنے رزال  
 دیکھا تو دل مسوس کر رہ گئیں اور انکھیں بھر آئیں ۔  
 بیٹی سے مل کر بھائی کے پاس آئیں ۔ صدمے  
 اور شدت جذبات کی وجہ سے کہنا کچھ چاہتی تھیں  
 اور زبان سے نکلتا کچھ تھا ۔ آخر بدقت تمام کام کی  
 بات بس آتی ہی کہہ سکیں : ”بھائی : کیا میں نے  
 چلتے وقت آپ سے یہ درخواست نہ کی تھی کہ یہر  
 علی احمد کو مجھوکا نہ رکھنا ۔“ پھر منڈوم پاک کی طرف  
 اشارہ فرماتے ہوئے کہا ” ذرا ان کی صحت تو ملاحظہ  
 فرمائیں ، ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا ہے ۔ اس کے بعد  
 آپکل میں مٹھے چھپا ، پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں ۔

مَا شاءَ اللَّهُ لِأَفْعُلَ إِلَيْهِ يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ إِلَيْهِ الْأَكْبَرِ وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهِهِ وَعَذْرَتْهِ بَعْدَ مَكْلَفٍ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ وَحْشَقَ وَرِضْنَى نَفْسِكَ وَرِزْنَى عِشَاقَ  
 وَمِدَادَ كَلَاتِكَ أَشْفَقْنَا اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْرُ الْحَقِيقِ  
 بِحَمْدِ الْقَيْمَقْ وَأَنْوَبْ الْيَمْ

### تذكرة اوار صایری

بابا صاحب نے بارہ سال میں شاید پلی مرتبہ  
 ڈیول کے اس پنجر کو بنور دیکھا اور فرمایا : " انیں  
 ہم نے بخدا بھوکا نہیں رکھا ۔ آپ کو خوب یاد ہو  
 گا کہ آپ کے روپرو ہی لنگر کی تقسیم کا حکام ہم  
 نے ان کے سپرد کر دیا تھا ۔ یہ لنگر خانے کے حاکم  
 و مختار تھے ، جس کو چاہتے دیتے اور جس کو چاہتے  
 نہ دیتے ۔ اس لنگر سے جو چاہتے کھاتے ، کسی نے  
 ان کا ہاتھ تو نہیں پکڑ رکھا تھا ۔

مال نے بیٹھے کو سوالیہ نظروں سے دیکھا ۔ جیسے

پوچھ رہی ہو :

" پھر تمہارا یہ حال کیونکر ہوا ؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا وَجَبِينَا  
 مُحَمَّدَهُ الْشَّرِيفِ الْأَمِيِّ وَعَلَى الْهُوَّ وَاصْحَابِهِ وَعَنْهُمْ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَلِعِدَّةِ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ تَعْشِيشَكَ وَزَنْتَ تَعْشِيشَكَ  
 وَمَدَادَ كَمَاتَكَ اشْتَغَفَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 بِحُجَّ الْقِيَومَهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بِرَجْعِي

### تذكرة اوارص ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیٹے نے چونکا دینے والا جواب دیا :  
 ”اہا ! ماموں جان نے لگر تقسیم کرنے کا کام  
 ہمارے پرپرو کیا تھا ، خود ہمیں تو کھانے کی اجازت  
 نہیں مرحمت فرمائی تھی ۔“  
 بابا فرید حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ نے شفقت سے بھانجے کو دیکھا  
 اور دریافت فرمایا :  
 ”پھر آپ بارہ سال تک کھاں سے اور کیا  
 کھاتے ہے ؟“  
 سعادت مند بھانجے نے جواب دیا :  
 ”جگل کی نباتات ، گھاس ، پتے وغیرہ ۔“  
 بابا فرید حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ نے فرط محبت سے فرمایا ”آپ نے

دَلِيلُكَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَاهٍ بِإِلَاهٍ يَوْمَ  
 الْحِجَّةِ  
 اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحْيَسِنَا  
 مُحَمَّدِ الَّتِي أَمْرَيْتَ وَعَلَى إِلَهٍ وَأَحْمَارِهِ وَعَزَّتْهُ بِعَدَدِكَ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضْتِ تَقْسِيكَ وَرَفِيعَهُ شَكِّ  
 وَمَدَادَ كَلَّاتِكَ اشْعَرْتَهُ اللَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَارُ  
 يَعِيتُ الْقَيْوَمْ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا حَمِيمَ

### تذكرة النوار صابری

صبر کی حد کردی علی احمد : آپ "صابر" ہیں۔ ان میں آپ کیتا ہیں "اس کے بعد آپ کو "صابر" کہا جائے لگا۔

مال نے مجسمہ صبر و رضا علی الحمد کی طرف دیکھا اور انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے ان کا شکایت بھرا دل رہش سے پاک ہو گیا ہے ۔

دولوں کی کیفیت جان لینے والے بابا فرنیدہ نے مال بیٹھے پر فاتحانہ نظر ڈالی ۔ ان کے چہرے کا سکون اور بھے کی طہانیت یہ بتا رہی تھی کہ مخدوم علی احمد رضوی کے اندر ولیعت کیسے ہوئے صبر و تحمل کا وہ جوہر جو بارہ سال کی مدت آزمائش

مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ  
 اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا حَسَنِي  
 مُحَمَّدِ الْبَشِّيرِ الْأَمِيِّ وَعَلَى إِلَهِ وَآخْرَاهِ وَعَزْتَهُ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ دُخْلَقَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَرَثَتْهُ عِرْشَكَ  
 وَمِنْ أَذْكَارِكَ اشْتَفَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمِيِّ  
 يَا حَسِينَ الْقَيْمَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ يَا تَعْظِيمَ

### تذكرة اوارض ابری

میں کھل کر سامنے آگیا تھا اور اسی طرح سامنے لیا  
 جا سکتا تھا۔ رہی سی کسر بابا فرید نے بجانبے کو  
 سینے سے لگا کر پوری کر دی۔

### صابری جلال سے جواب بابا صاحبؒ کے بھوپال کی وفات

حضرت سعید العالیین رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ سِرِّ الْبُوْدَیْتِ  
 میں تحریر فرماتے ہیں کہ :  
 ہمارے صاحبزادے نعیم الدین صاحب جن کی  
 عمر تین سال کے قریب تھی ایک دن کواٹ جُحْرَة  
 مندوں پاک کے اندر جھانکنے لگے ، اُسی وقت خون

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْبَرُ  
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَلَّهُ  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَاحْمِدْنَا  
فَخَمْدِلْ الشَّيْءَ الْأَكْبَرِ وَعَلَى الْمَهْ وَأَخْحَاهِهِ وَعَرْتَهِ بَعْدَ كُلِّ  
مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ دَحْلُوقَتْ وَرَضِيَّ تَقْسِكَ وَرَنَّتْ عَرْشِكَ  
وَمَدَادَ كَلَاتِكَ اسْتَعْفِفُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْإِلَهُ الْأَكْبَرُ  
يَقْتَلُ الْقَسْعَمَ وَيَلْقَى الْمَهْ يَرْتَهِ

مذكرة اذواق ساری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی تھے آئی اور واصل بھی ہو گئے ۔ چند روز کے بعد فرزند فرید نجاشی نے جن کی عمر سال بھر کے قریب تھی جوہ شریف جناب صابرؑ کی طرف منہ کر کے پیشتاب کر دیا ۔ ایک پتوں نے ان کو ڈنک مارا اور ان کے منہ سے خون جاری ہو گیا اور ایک پھر کے بعد جان بھتی تسلیم ہوئے ۔ ان واقعات سے عوام اور خدام کو آگاہ کیا گیا تھا کہ مخدوم علی احمد صابرؑ بہمنہ شمشیر میں جو کوئی ان کے قریب ہو گا ہاں ہو جائے گا ۔ جس پر ان کی نظر پڑ جائے گی ، وہ ہدفِ ناول قضا ہو گا ۔ جب وہ جوہ سے باہر تشریف لائیں کوئی ان کے سامنے نہ ہوا کرے ۔ اس کے

دَرَكُ الْجَنَاحِ التَّاجِيِّ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْإِيمَانِ يَا هَبِيبَهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَنِي  
 مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ وَعَلَى الْهُدَى وَالْحُسْنَى وَعَنِّهِمْ وَعَنِّهِمْ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَعَنْهُمْ خَلَقْتَ وَرَضِيَّ لَفْكَ وَرَبِّتَ عَشَقَ  
 وَمَدَّدَ كَمَاتَكَ اشْفَعْرَالَهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ الْيَ  
 يَعِيْتُ الْقَوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَا رَبِّيْ

### تذكرة اوار صایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گیارہ روز بعد عزیز الدین صاحب جن کی عمر اُس وقت بائیں سال کے قریب تھی نے بغیر اجازت مخدوم پاک کے لنگر خانے میں جا کر فرمایا کہ ”آن لنگر ہم تقسیم کریں گے“ خدام نے ہر چند عرض کی کہ ”یہ خدمت حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کی ہے آپ ان کی اجازت کے بغیر اس میں دخل نہ دیں“ مگر عزیز الدین صاحب نے ایک نہ مانی اور جو ب دیا کہ ”لنگر ہمارے باپ کا ہے تم لوگ کیوں مخالفت کرتے ہو“ اور لنگر تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ اس بات کا ذکر انہوں نے مگر جا کر اپنی والدہ ماجدہ سے فرمایا۔ یہ سُن کر وہ فرمانے لگیں۔ ”خدا خیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُرْقَةَ لِإِلَهٍ إِلَّا إِلَهٌ وَّ  
 الْهُمَّ صَلُّ وَسَلِّمُ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا النَّبِيَّ الْأَكْرَمَ وَعَلَى الْهُدَى وَأَخْبَارِهِ وَعَتْبَتِهِ بَعْدَ دُكْلَى  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ دُخْلَقَ وَرَضِيَّ نَقْسَكَ وَزَنْتَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَاتِكَ أَسْتَقْرِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْرَمُ  
 يَعِزُّ التَّقْرِيمُ وَأَنْوَبُ الْأَنْيَابِ يَأْتِيهِ

### تذكرة اواصر ابری

کے۔ الجی دو لڑکے تو قضا ہو چکے ہیں۔ یہ تو نے کیا غصب کیا۔

جب مخدوم پاک رسولِ نبی اپنے جھرو سے باہر تشریف لائے اور خدام سے فرمایا ”لگر لاو تاکہ تقسیم ہو۔“ تو خدام غاموش ہے۔ آپ نے پھر فرمایا :

”لگر لاو تاکہ تقسیم ہو۔“

اس پر خدام نے عرض کیا کہ :

”وہ تو حضور : عزیز الدین صاحب تقسیم فرمائے گئے ہیں۔“

حضرت مخدوم پاک رسولِ نبی نے فرمایا :

لَيْلَةَ الْقُرْبَى التَّسْجِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ يَأْتِي يَوْمُ  
 الْحُكْمِ صَلَّى وَسَلَّمَ وَبَارَثَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحْيَيْتَنا  
 مُحَمَّدَ الشَّيْءَ الْأَعْظَمِ وَعَلَى إِلَهِ وَاصْحَابِهِ وَعَتْرَتِهِ عَدَدَ دَلَلَ  
 مَقْلُومَةَ لَائَكَ وَيَعْدَ دَخْلَقَ وَصَطِّيْنَ تَفْسِكَ وَزَنْتَهُرَشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَاتَكَ اَشْعَفَرَاللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْوَانِيْ  
 وَيَعْجِيْنَ الْقَيْوَمَ وَأَتُوْبَ الْأَيْوَمَ يَرْتَهِمَ

### تذكرة النوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

”جو بچا ہو وہی لے آؤ۔ وہ میں تقسیم کر دوں“  
 خدام نے عرض کیا :  
 ”حضور ! کچھ نہیں بچا۔ وہ سب تقسیم کر گئے  
 میں“

آپ نے اس پر فرمایا :  
 ”پھر وہ خود کیوں بچا ؟“  
 یہ کلمہ حضرت مخدوم پاک ﷺ کی زبان سے  
 نکلا ہی تھا کہ روح صاحبزادہ عزیز الدین کے جسم  
 سے پرواز کر گئی اور گھر میں کھرام مج گیا ۔



لِيَحْيَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِيهَا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَنِي  
 مُحَمَّدِنَّ الَّذِي أَعْجَمَ وَعَلَى الدُّوَّلَاتِ أَعْجَمَاهُ وَعَنْتِهِ بَعْدَهُ  
 مَمْلُومٌ لَكَ وَبَعْدَهُ حَلْقَكَ وَرِضَى تَفْسِكَ وَرَبَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَامَاتِكَ أَشْفَعَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَرُ الْيَقِينُ  
 يَعْلَمُ الْقِيمَةَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا أَنْبَابُ الْمَلَائِكَةِ

تذكرة النوار ص ۱۴۵

## محمد نور پاک کی شادی کا معاملہ

حضرت مسعود العالمین رض کی شادی ہندستان  
 کے بادشاہ غیاث الدین بلبن کے یہاں ہوئی تھی۔  
 اب اس بادشاہزادی کی بچی جوان ہو رہی تھی۔  
 والدہ محمد نور پاک کو یہ بچی بہت اچھی لگتی تھی۔  
 سرکار محمد نور دو جہاں بھی جوان ہو چکے تھے۔ ان  
 کی خواہش تھی کہ بیٹے کا سہرا دیکھ لیں۔ لڑکی گھر  
 میں موجود تھی اور صہماً یہ بات پہلے ہو بھی نکلی  
 تھی۔ ایک روز والدہ محمد نور پاک نے حضرت  
 بابا صاحب سے پھر اس بات کا ذکر فرمایا۔

دَلِيلُ الرُّوحِ التَّاجِيِّ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَاهٍ بِأَيْمَانِهِ  
 الْهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَحِبْنَا  
 حَسَدِ النَّبِيِّ الْأَعْلَى وَعَلَى الْهُ وَأَصْحَابِهِ وَعَتْرَتِهِ بَعْدَهُ كُلُّ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَبَعْدَهُ خَلْقُكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنْتَ هَرَبَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَاتِكَ اشْفَعْنَا اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
 بِحَقِّ الْقِيَومَ وَأَتُؤْبَتِ الْأَئِمَّةُ بِأَيْمَانِهِ

### تذكرة اواصر ایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بابا صاحب نے جواب دینے کی بجائے فکر مندانہ  
 سکوت اختیار کیا۔ بن نے اس تردود کا مطلب پوچھا  
 بولیں : ”کیا علی احمد آپ کا بجانبنا نہیں ہے؟“  
 بابا صاحب نے فرمایا : ”کیوں نہیں؟“ بن نے جوش  
 سے پوچھا۔ ”کیا ان میں آپ کا خون موجود نہیں؟“  
 بابا صاحب نے جواب میں فرمایا : ”ہے کیوں نہیں؟“  
 پھر آپ کو اس رشتہ میں تال کیوں ہے؟“ بن  
 نے تردود سے پوچھا۔ بابا صاحب نے بدستور  
 فکر مند بھے میں جواب دیا۔ ”یہ بات نہیں بن  
 ہم کسی دوسری وجہ سے فکر مند میں؟“ جذباتی بن  
 نے غصہ میں کہا ”شاید اس لیے کہ یہ یہوہ کا لڑکا

لِيَحْمِسَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِيَهُ يَوْمَ الْحِسْنَى  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الْمَعْصِيَ الْأَعْرِيَ وَعَلَى الْهَمَّ وَأَعْجَابِهِ وَعَنْتَهُ يَعْدُ دَكْلَ  
 مَعْلُومَ تَلَاقَ وَيَعْدُ دَخْلَقَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَرَّ هَرَشَاتَ  
 وَمِدَادَ كَلَمَاتَكَ اشْتَغَلَ الدَّيْنَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُمْيَى  
 يَعْتَقِلُ الْقِيَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَاتِيهِ مَرْجِعِي

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہے۔ آپ کی بیٹی شنشاہ ہند کی نواسی ہے اس وجہ سے شاید آپ اس رشتہ کو قابل اعتماد نہیں بھتے ہیں ”

بابا صاحب حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ نے نرمی سے فرمایا :

”آپ نے میرے تال کا مطلب غلط لیا ہے۔  
 ہم تو اس یے فکر مند ہیں کہ شادی انہیں راس  
 نہیں آئے گی۔ ان کا جلال رُکنی کو ہلاک کر دے گا  
 اگر آپ پھر بھی اس رشتہ پر بعیند ہیں تو ہم دونوں  
 کی شادی کیے دیتے ہیں لیکن اس شادی کا انجام  
 دہی ہو گا جو ہم نے آپ سے ذکر کیا ہے：“

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ لِقَاءَ السَّعْدِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَّا بِاللَّهِ يَعْلَمُ  
 الْمُهْمَشَلَ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجَيَّبَنَا  
 مُحَمَّدَ بْنَ الْأَقْرَبِ الْأَقْرَبِ وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهِهِ وَعَنْتَهُ أَعْدَدْنَا  
 مَعْلُومَ لَكَ وَلَعَذْ وَخَلْفَكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنَهُ عَنْكَ  
 وَمَدَادَكَ لَكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ  
 يَعْلَمُ التَّقِيَّةَ وَأَنُوبُ إِلَيْهِ بِالْمُؤْمِنِيَّةِ

تذكرة اواراص ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## مخدم پاک کی شادی

بتاريخ ۲۱، شوال المکرم ۱۴۳۳ھ بھری المقدس  
 نمازِ مغرب سے قبل نکاح جناب مخدوم دو جہاں  
 کا منعقد ہوا۔ شب کو والدہ مخدوم پاک نے  
 خلافِ معمول صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چمڑہ میں  
 چراغ روشن کیا اور دہن کو چمڑہ میں پہنچا دیا اور  
 خود چمڑہ کے دروازہ پر بیٹھی رہیں اور عروس ان دونوں  
 چمڑہ مخدوم پاک کے حضور دست بستہ کھڑی رہیں  
 تجھ کے وقت جناب مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کو مراقبہ  
 فنا سے فرصت ہوئی تو خلافِ معمول کی دوسرے

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلَّهِ يَا حَمْدُهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسْنَتِنَا  
 مُحَمَّدِ الْصَّدِيقِ الْأَعْظَمِ وَعَلَى الْهُدَى وَأَخْيَاهُ وَعَزْرَتِهِ بَعْدَكَ  
 مَعْلُومٌ لَّا يَعْدُ خَلْقَكَ وَرَضِيَ تَفْسِيكَ وَرَدَتْ عَرْسَكَ  
 وَمَدَادُ كَلَائِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْإِلَهُ الْأَكْبَرُ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### تذكرة افوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کو جھوہ میں موجود پاکر پوچھا ”کون؟“ عروس نے  
 عرق کیا ”میں آپ کی زوجہ ہوں“ مخدوم پاک  
 نے فرمایا کہ ”خدا تو آخذ ہے زوجہ سے  
 کیا کام؟“

اُسی وقت زمین سے ایک آگ پیدا ہوئی اور  
 جسم عروس جل کر خاک ہو گیا۔

والدہ مخدوم پاک نے یہ گفتگو سن کر چاہا  
 کہ جا کر صابر صاحب کو فماش کروں۔ ججوہ  
 کی زنجیر کھول کر اندر جانے تک یہ کام طے ہو چکا  
 تھا۔ انہوں نے جھوہ پیش کر والدہ نے مخدوم پاک  
 کی پشت مبارک پر دونوں ہاتھ مائے اور فرمایا

لَهُجَّةُ مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَقْوَةِ الْأَيَالَةِ يَا كَيْمَوْر  
 الْلَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا حَسَنِيَا  
 مُحَمَّدِ الشَّفِيعِ الْأَعْقَمِيِّ وَعَلَى الْهَمَّةِ وَاصْحَابِهِ وَعَتْبَتِهِ بَعْدَ دَلِيلِ  
 مَعْلُومِكَ وَبَعْدَ دَخْلِكَ وَرَضِيَّ تَعْشِكَ وَرَبِّ تَهْرِيشِكَ  
 وَمَدَّا كَلَّاتِكَ أَشْعَفَرُ اللَّهُ الَّذِي لَأَلَّهُ الْأَهْرَامِيِّ  
 يَا كَيْمَوْرَ التَّقِيَّةِ وَأَتُوْرَ الْمَيَّاهِ

### تذكرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

”میں تیرے ماموں کو کیا جواب دوں گی۔“ جناب  
 مخدوم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ”میں نے کیا کیا؟“  
 والدہ مخدوم پاک نے جواب دیا کہ میں نے تیرا  
 نکاح آج تیرے ماموں کی لڑکی سے منعقد کیا  
 تھا اور گردوس کو تیرے جھرے میں لائی تھی۔  
 تو نے اُس کو جلا دیا۔ خاک کا ڈھیر یہ موجود ہے۔  
 مخدوم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے والدہ سے عرض کیا کہ  
 ”مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہے۔“

جب یہ چھوٹا سا گنہیہ یک جا ہوا اور سو گوار  
 چھرے آمنے سامنے بیٹھے تو بابا صاحب نے  
 رنج اور صدمے سے رنجیدہ بین کی طرف دیکھا،

لِيَحْمِلَ مَا شاءَ اللَّهُ لِاقْتُوْنَاهُ وَلَا يَوْمَ  
 الْمُهْمَّاْصِلَ سَلَّمَ وَبَارَثَ عَلَىٰ سَيِّدِنَا وَمُوَلَّاً تَوَجِّهُ  
 مُحَمَّدَ الَّتِي أَلَّمْ يَعْلَمْ وَعَلَىٰ اللَّهِ أَصْحَابَهُ وَعَمَّتْهُ بِعَدْكَ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَلَمْ يَدْخُلْكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَزَقَكَ عَرْشَكَ  
 وَمِنْ أَذْكَارِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 بِقِيمَةِ الْقِيمَةِ وَأَتُوبُ لِلْجِنَّةِ يَا حَمْدَةَ

### تذكرة اوار صابری

جیسے کہ ہے ہوں ، دیکھ لیا تم نے ۔ ہم جو  
 کہتے تھے ہو کر رہا ۔ بہن نے اشکبار نظر وہ  
 سے بھائی کو دیکھا تو شرم و ندامت سے نظریں  
 چڑھنے لگیں ۔ وہ اپنی ضد پر بہت زیادہ شترسوار اور  
 نادم بھیں ۔ اُسی روز سے والدہ مخدوم پاک عارفہ  
 سنجار میں ُبتلا ہو گئیں جس سے وہ جانبزہ ہو سکیں  
 اور ۲۰ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ ہجری المقدس بروز جمعتہ  
 المبارک حالت استغراق میں جاں بحقیقت تسلیم ہوئیں ۔  
 خدام نے عرض کیا کہ ”آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال  
 ہو گیا ہے اور جنازہ تیار ہے اور موضع کوٹھوال  
 روپیال پور، واسطے دفن جائے گا۔ آپ شاہ

لِيَحِيشَ مَا شاءَ اللَّهُ لِأَفْوَةِ أَبْيَالِهِ يَا حَمْرَهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَحَمْرَنَا  
 مُحَمَّدَ الَّتِي أَقْرَى وَعَلَى اللَّهِ وَآخْحَابِهِ وَعَزْرَتِهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ دُخْلِكَ وَصَبْرِكَ وَزُنْتَ هَرَشَكَ  
 وَمِدَادِكَمَا تَأَشْعَفَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَمْرَى  
 يَعْتَقِلُ الْقِيَومَ وَاتَّوْفِيَ الْيَوْمَ

### تذکرہ اواصر ابری رضی اللہ عن الحمد

ہوں ” آپ نے فرمایا ” مجھے لنگر خدا سے والدہ  
 زیادہ عزیز نہیں میں ۔ وہاں بابا صاحب کا ہونا  
 کافی ہے ” اور آپ واپس جگہ میں تشریف لے  
 گئے اور پھر حالت استغراق سے فرصت نہیں ملی۔  
 آپ نے تیرہ سال سات ماہ گیارہ دن لنگر  
 تقسیم فرمایا ۔

### دلی کی ولایت کی تقدیری

اس کے بعد محمود پاک رضی اللہ عنہ کی ریاضت میں  
 اس قدر شدت آگئی کہ انہیں دُنیا کا ہوش ہی ن  
 رہا ۔ دُنیا سے ملنا جاننا اور بات چھیت کرنا بالکل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا إِلَيْهِ الْيَاتِ  
 إِنَّمَا أَنَا وَجِيلٌ  
 أَلَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِيلِي  
 مُحَمَّدٌ الَّذِي أَمَّنَّا وَعَلَى إِلَيْهِ وَأَخْلَاقِهِ وَعَتْرَتِهِ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَّا يَرَى وَبَعْدَ دِحْلِيقَاتٍ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَرَّتْ عَيْنَكَ  
 وَمَدَادَ كَمَاتَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَدُ  
 يَا يَقِينُ الْقِيَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا يَاهِي

### مذکرة اواریص باری

چھوڑ دیا۔ زبان میں اتنی تاثیر پیدا ہو گئی کہ مٹہ سے جو  
 بھی نکل جاتا وہ فوراً ہو کر رہتا۔ لوگ ان سے ڈرتے  
 لگے اور دور رہتے اور یہی حکم بابا صاحب نے  
 لوگوں کو اور خدام کو دے رکھا تھا کہ یہ ننگی تلوار ہیں۔  
 بابا صاحب ان کے روحانی ارتقا سے سجنوبی،  
 آگاہ تھے۔ آپ نے اولیاً کرام اور بزرگان دین  
 کو اکھا فرمایا اور ان کی موجودگی میں مخدوم دو جماں  
 کے سر پر اپنی کلہ رکھ کر اس پر سبز  
 عمامہ باندھ دیا۔ ایک قنپی بھی اس غرض سے عطا  
 فرمائی کہ بالوں کی تراش خراش میں آسانی ہو۔ مصلیٰ  
 نماز کے لیے غنایت فرمایا۔ اس تقریب میں انہیں

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا إِلَيْهِ يَوْمَ يُبْعَثَرُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الَّتِي أَمْرَى وَعَلَى إِلَهٍ وَأَخْرَابِهِ وَعَنْهُ أَعْدَدْنَا  
 مَأْلُومَاتٍ وَقَدْ وَحَلَقْنَا وَرَضِيَّتْنَا وَنَزَّلْنَا وَبَشَّرْنَا  
 وَمَدَادَ كَمَانَاتٍ اشْعَفَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْوَى  
 يَعِيشُ الْقَيْوَمْ وَأَتُؤْتِيَ الْأَيْمَانَ

تذكرة اوارص ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دلی کی ولایت کا پروانہ تقسیری بھی عطا فرمایا لیکن  
 اس کے لیے یہ شرط لگا دی کہ یہ پروانہ اُس وقت  
 تک کار آمد نہ ہو گا جب تک اس پر قطبِ عصر  
 شیخ جمال الدین ہانسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مُحرر قلبیت نہ  
 لگا دیں۔

سرکار مخدوم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ پروانہ قلبیت لے کر  
 ہاشمی روانہ ہو گئے۔ ڈولے میں سوار حضرت مخدوم  
 علی احمد صابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثانی بے نیازی سے شیخ  
 جمال الدین ہانسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خانقاہ پر حاضر ہوئے۔  
 تو شیخ جمال الدین ان کی پیشوائی کو آگے بڑھے۔  
 ان کا خیال تھا کہ یہ ڈولا ان کے قریب ہی رُک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِإِذْنِهِ  
 اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَجِيلِنَا  
 مُحَمَّدٌ بِالَّتِي أَنْزَلَهُ وَعَلَى الْأَنْحَاءِ وَعَنْتَهُ بِعِدَّهُ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَبَعْدَ حَلَقْتَكَ وَرَضِيَ تَفْسِيكَ وَرَثَتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّدْ كَلَمَاتَكَ أَسْعَفْتَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَدُ الْحَمِيمُ  
 يَعِزُّ التَّقْيَمُ وَأَنْوَبُ التَّيْمَهُ بِإِذْنِهِ

### تذكرة اوار صابری

جائے گا لیکن مخدوم دو جہاں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نے اس بات کی پروادہ کیے بغیر ڈولے کو آگے بڑھ جانے دیا اور خانقاہ کے اندر لب فرش ڈولے کو روک کر باہر نکلے۔ اُن کی بے نیازی حضرت جمال الدین کو پسند نہ آئی۔ اس کے باوجود خنہ پیشانی سے خوش آمدید کہا اور نہایت تنظیم اور اعزاز و اکرام سے اپنی سند پر بھایا۔ نمازِ مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ دونوں نے ایک ساتھ نماز ادا کی۔ نماز کے بعد ہر سو اندر ہمراپھیل چکا تھا۔ خانقاہ میں ابھی تک چراغ نہیں جلا تھا۔ سرکار مخدوم دو جہاں نے فرمان قطبیت کھول کر حضرت جمال الدین ہانسویؒ

لِيَحْيَنَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا إِلَيْهِ يَأْتُ يَوْمُ  
 الْحُكْمِ وَسَلَّمَ وَبِارْكَ عَلَىٰ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَيْشِنَا  
 مُحَمَّدِنَا السَّيِّدِ الْأَعْظَمِ رَعْلَىٰ اللَّهِ وَآخْرَاهِهِ وَعَزْلَهِ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَّا تَرَكَ وَبَعْدَ دَخْلِكَ وَرِضْيِ نَفْسِكَ وَزَرْبَهُ شَكَّ  
 وَمِدَادَكَ لَاتَّكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْوَى لِي  
 بِأَنِّي التَّقِيُّمُ وَأَنُوبُ إِلَيْهِ يَا حَسَنَةُ

### تذكرة انصار بری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے سامنے رکھ دیا اور فرمایا اس پر مُرثیت کر دیجیے۔  
 حضرت جمال الدین ہانسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں  
 کا عذر پیش کیا اور فرمایا "اس وقت انہیا ہے  
 آرام کیجیے، صبح لگا دیں گے" سرکار محمد دوم  
 دو جمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا "حضرت تالی نہ کیجیے!  
 اسی وقت مُر لگا دیجیے اور مُرید کو حکم فرمائیے چراغ  
 لے آئے" حضرت جمال الدین ہانسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
 اُسی وقت چراغ طلب کیا اور اُچاٹ دلی سے مُر  
 لگانے پر آمادہ ہو گئے۔ اتفاق کی بات کہ چراغ  
 آتے آتے بُجھ گیا۔ حضرت جمال الدین ہانسوی  
 نے بے دلی سے فرمایا "علی احمد صبر کرو۔ صبح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِأَعْنَوْمِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسِّنْ  
 مُحَمَّدَ الْقَرِيبَ الْأَمِيَّ وَعَلَى الْهَمَّ وَاحْصِنْ  
 مَلَوْمَ لَكَ وَلِهَدْ وَلَحْلَقَ وَرَضِيَ تَفْشِكَ وَزَنَّ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَكَ لَكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْلَى  
 بِعَوْقِيْمَ وَأَتُوبُ لِيْعِيْ بِإِنْجِيْمَ

### تذكرة انوار صابری

نماز فخر کے بعد مُر لگا دین گے ॥ سرکار مخدوم دو  
 جہاں تَحْوِيلَتْ نے اس نُذر کو روک کر دیا اور اپنی انگلی پر  
 کچھ پڑھ کر دم فرمایا وہ چراغ کی طرح روشن ہو گئی ۔  
 روشن انگشت کو آگے بڑھاتے ہوئے سرکار دو جہاں  
تَحْوِيلَتْ نے فرمایا ” روشنی ہو گئی ، فرمان پر مُر  
 لگا دیجیے ”

حضرت جمال الدین جَمَالُ الدِّين یہ برداشت نہ کر سکے ۔ فرمیں  
 قلبیت غصے میں چاک کر دیا اور اس کے پُرزے ہوا  
 میں اڑا دیے اور گرم مزاج طالب قلبیت کو غصے  
 میں فرمایا : ” یہ گرم مزاجی ؟ تخلی پیدا کرو ؟ دلی والے  
 اس گرم مزاجی کو کس طرح برداشت کریں گے ۔ آپ

مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ  
 اللَّهُمَّ وَصَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَنِي  
 مُحَمَّدِ الْشَّرِيفِ الْأَعْمَى وَعَلَى الْمَوْلَى وَأَخْرَاهِهِ وَعَنْهُ  
 مَعْلُومٌ لِكَ وَعَدْ وَخَلَقَ وَرَضِيَ تَفْسِيكَ وَزَنْتَهُ شَكَّ  
 وَمَدَادَ كَلَائِكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### تذكرة الوارثات ایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تو حس وقت جوش میں آئیں گے انہیں جلا کر خاک  
 کر دیں گے ۔ اپنے پیر و مرشد کے فرمان کو چاک  
 ہوتا دیکھ کر مخدوم دو بھال جو خلیلہ بیگ بھی ششقن ہو گئے  
 اور غصہ میں پیر پٹختے ہوئے فرمایا ”کوئی پرواہ  
 نہیں۔ آپ نے ماموں فرید کا فرمان قلبیت چاک کیا  
 ہم نے آپ کا سلسلہ قلبیت ہی چاک کر دیا ۔“  
 جب یہ جنگ ہو رہی تھی تو پاک پتن میں حضرت  
 بابا صاحب دُضو فرمایا تھے ۔ انہوں نے حاضرین  
 سے منبسم ہو کر فرمایا ”دو بڑے پیلوان پنجہ آزمائی  
 کر رہے ہیں ۔ خدا خیر کرے ۔“  
 سرکار مخدوم دو بھال جو خلیلہ بیگ دل برداشتہ ہو کر

لِيَحْيِي سَائِلَةَ اللَّهِ لِفَوْةَ الْأَيَالِلَهِ يَا أَيُّهُ الرَّحْمَنُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ بْنَ الْعَبَّاسِ الْأَعْمَى وَعَلَى إِلَهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَزَّتْ رَبُّكُلَّ  
 مَمْلُوكٍ لَكَ وَعَدَدُ دُخْلِقَكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنْ تَعْشَنَكَ  
 وَمَدَادُ كَمَاتَكَ اشْعَرْنَا لَهُ الذِّي لَأَرَاهُ الْأَهْوَالُ حَلَّ  
 يَعْلَمُ الْقَوْمُ وَأَتَوْبُ لِتَبِيَهِ يَا قَدِيمَ

### تذكرة النوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

واپس پاک پن تشریف لے آئے اور بابا صاحب  
 کو پوری روئیداد نہ کر عرض کیا "فقیر کے لیے اب  
 کیا حکم ہے" بابا صاحب نے انہوں سے جواب  
 دیا : "پارہ کردہ جمال را فرید نتوال دوخت" ۔  
 (جمال کے پھائی کو فرید نہیں سی سکتا) اس کے  
 بعد مخدوم دو جمال (جو نسبتی تھے) سے سوال کیا "جب جمال  
 نے فرمان قطبیت چاک کیا تو آپ نے کیا جواب  
 دیا تھا" سرکار مخدوم دو جمال نے بھوش میں فریا  
 "تو سندِ من چاک کر دی من سلسلہ تو بریدم" (یعنی  
 تم نے میری سند چاک کر ڈالی میں نے تمہارا  
 سلسلہ قطع کر دیا) بابا صاحب نے پھر پوچھا :

لِيَحْمِلَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَأْتِي هُوَ وَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِيلِنَا  
 مُحَمَّدِ الْبَشِّيرِ الْأَعْلَى وَعَلَى الْأَئِمَّةِ وَآخِرِيْهِ وَعَنْتَهِ يَعْدُ كُلَّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ وَخَلَقَكَ وَرَضِيَ تَقْسِيكَ وَرَزَّقَكَ عِيشَكَ  
 وَمَدَّا ذَكَرَتَكَ أَكْشَفْرَالِلَّهِ الْذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
 وَحْدَهُ الشَّرِيفُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَا مَوْلَاهُ

### تذكرة انصار ابری

”اول سے یا آخر سے؟“ بھائی نے جواب دیا  
 ”اول سے“ بابا صاحب نے خدا کا شکر بجا  
 لاتے ہوئے فرمایا :

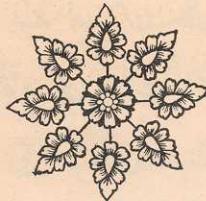
”پہلو انوں کا تیر خلا نہیں ہوا کرتا۔ خیر ہوتی کہ آخر  
 سے تو باقی رہا۔ پہنچنے پر اب خود تمہارے سلسلے میں  
 ایک ایسا نقشب ہو گا جس کی دعا سے جمال کا سلسلہ  
 باقی رہے گا“

کہتے ہیں صابر صاحب رض کے اس جلالی انتقال  
 کے بعد جمال ہنسوئی کے بڑے صاحبزادے آپ کے  
 سامنے انتقال کر گئے اور چھوٹے صاحبزادے آپ  
 سے تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے باوجود خلافت

سَبَّاحِي  
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَأْكُلُونَ  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارُوكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَاجْهِنَّمْ  
مُحَمَّدَ النَّبِيَّ الْأَعْجَمِيَّ وَعَلَى الْهُوَّ وَأَخْرَاهِهِ وَعَتْرَتِهِ بَعْدَهُ  
مَعْلُومَ لَكَ وَبَعْدَهُ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَرَتْ عَرْشَكَ  
وَمَدَادَ كَلَاتِكَ أَشْفَعْرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ الْيَمِينُ  
بَاعِثُ الْقِيَومَهُ وَآتَوْبُ الْمِيَاهُ يَا تَعَالَى اللَّهُ عَالَمُ الْعَالَمَاتُ

### تذكرة اوار صایری

سے مخدوم ہے۔ سختے میں کہ حضرت جمال ہانسویؒ  
اپنے آخری لمحات میں با ہوش و حواس ہر قسم کی  
لہشتگو فرماتے ہے اُن کا ارادہ تھا کہ وہ اپنے  
بیٹے کو خلافت کی تحریر عطا فرمادیں گے لیکن جب  
وہ بسلسلہ خلافت کچھ کہنے کا قصد کرتے زبان قابو  
میں نہ رہتی اور اسی عالم میں انتقال کر گئے۔



يَا حَمْدُكَ لِمَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا أَشْيَى الْأَقْوَى وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهُ يَاهُ وَعَذَّرَتْهُ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ دُخْلِقَكَ وَرِضْنِي تَفْسِكَ وَزَنَنْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَكَ لَكَ أَشْتَغَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَعِزُّ التَّقْوَةَ وَأَنْزُفُ الْمَيِّتَ

تذكرة انصار ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ



## بیعت خاندان پشتہ

”دریستِ العبودیت“ مکتوب ناطب جناب بابا صاحب  
 میں ہے کہ حضرت صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ  
 معظمه کی وفات کے بعد تین سال تک ایک ہی  
 پہلو پر اپنے جُمرہ میں حالتِ استفاراق میں موجود  
 تامہ کے ہھول میں مشغول ہے۔ بابا صاحب  
 بُوجبِ المام باطن، ۱۱ محرم الحرام سَلَّمَ ہجری  
 المُقْدَس بروز پختہنبہ بعد از نمازِ اشراق سکر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَأْمُرُ  
 اللَّهُمَّ أَصْلِ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبَّانِا  
 مُحَمَّدِ الْأَنْبِيَّ الْأَعْظَمِ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَّ وَالْأَئِمَّةِ  
 مَعْلُومِ الْأَنْوَافِ وَعَدْدِ الْحَقِيقَاتِ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنَبَ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَمَاتِكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَتَوْبَةِ إِلَيْهِ يَعْلَمُ

### تذكرة انصار ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مخدوم دو جہاں رسولِ ﷺ کے جگہ مبارک میں تشریف  
 لائے اور استغراق کی اس ثنت کو دیکھ کر کان  
 میں سات مرتبہ کلمہ اثبات (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)  
 بلند آواز سے کہا تو صابر صاحب رسولِ ﷺ نے چشم  
 زگیں دا فرمائیں اور ہوش میں آ کر اپنے ماموں جان  
 کے آداب بجا لائے اور بابا صاحب کے ہمراہ  
 جگہ شریف سے باہر تشریف لائے اور بابا صاحب  
 نے آپ کی طبیعت کے استقلال کے لیے آپ  
 کو مجلس میں بھایا۔ عصر کے وقت آپ کے حواس  
 کچھ کچھ درست ہوئے۔ بابا صاحب نے نمازِ عصر  
 کے بعد حاضرینِ مغل کے روبرو جناب مخدوم

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَيْهِ يَأْتُ شَوَّهٌ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا الشَّيْخَ الْأَعْظَمِ وَعَلَى إِلَهِ وَآخْيَاهِ وَعَنْهُتِهِ أَعْدَدْنَا  
 مَعْلُومً لَكَ وَعَدَدْ خَلْقَكَ وَرَضِيْتُ نَفْسَكَ وَرَنَّتْ هَرْشَكَ  
 وَمَدَادْ كَلْمَاتَكَ اشْفَعْتُ الدُّنْدُلَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَدُ  
 بِالْقِيَومَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ بِالْمُؤْمِنَةِ

### تذكرة الفوارص - ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صابر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنے ہاتھ پر بیعت لی اور  
 خاندان چشتیہ بہشتیہ میں مشرف فرمایا کہ کیفیت  
 باطن و تعلیم و سلوک سے مستفیض فرمایا اور اپنی  
 کلاؤہ مبارک پہنا دی اور اپنا خرقہ مقدسہ اڑھایا۔  
 اُس روز سے مندوں پاک کا معنوں ہو گیا کہ دن میں  
 جناب یا صاحب کی خدمت اقدس میں حاضرہ کر  
 آپ کی زبان فیض ترجیمان سے آداب و احکام ،  
 آثار ، اصلاح ، سیمات ، حسنات ، آذکار ، اشغال  
 انکار ، اسرار ، متعلقہ ہر ایک مرتبہ کے یکھتے اور  
 شب حالت استغراق میں بسر ہوتی ۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِإِذْنِهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَّنْ  
 مُحَمَّدَ النَّبِيَّ الْأَعْلَى وَعَلَى الْهُدَى وَأَخْرَاهِهِ وَعَزَّزْتَهُ بَعْدَ مَوْلَاهِ  
 مَعْلُومَ لَكَ وَبَعْدَ حَلْقَكَ وَرَضَى تَفْشِيكَ وَزَوَّجْتَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّ أَكْلَاتِكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَرُ الْعَالِي  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَذَكُّرُ الْأَوَارِصَابَرِيِّ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مُهْرَلَائِيت کا اظہار

حضرت بابا صاحب نے ستر العبودیت میں تحریر فرمایا ہے کہ ۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۹۵۶ء، بھری المقدس شب جمعۃ المبارک، بعد نماز تہجد کے خواب میں اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ قطب الاقطاب قطب الدین صاحب بختیار کاکی کو مجھ سے ارشاد فرماتے دیکھا: "مندوم علی احمد کو جلد ہمراہ لے چلو" میں نے عجلت کے باعث عالم مثال میں ہی مندوم علی احمد کو ان کے چھوٹے سے اپنے ہمراہ لیا اور

دَنَّ اللَّهُ الْمَرْجَلَ السَّمِعَ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ يَوْمَ  
 الْمُهْمَّ صَلَّ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبَّانَا  
 مُحَمَّدَ الْشَّعِيْلَ الْأَقْمَيِّ وَعَلَى الْهَ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَبِهِ بَعْدَ وَكَلَّ  
 مَعْلُومٍ لِلَّهِ كَوْنَهُ وَخَلْقَهُ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَتْ تَكْثِيرَكَ  
 وَمَدَادَكَ لَكَ أَشْفَقَ الْلَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ الْأَعْلَى  
 يَعْلَمُ الْقِيَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا جَمِيعَ الْأَنْوَارِ

### تذكرة افراص ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت پیر و مرشد قبلہ کے عقب میں روانہ ہوا  
 خپوری دیر میں عالم ملکوت سے عالم جبریت میں  
 گزر ہوا۔ وہاں چاروں طرف ایک نور کا عالم تھا  
 ایک عالی شان دربار مُنْعَدِ تھا جس میں خپور سرور  
 کائنات فخر موجودات رحمۃ للعلمین حضرت احمد مجتبی  
 محمد مصطفیٰ ﷺ رونق افروز ہیں اور  
 ارد گرد تمامی حضرات عالیہ ہیں۔ پیرے پیر و مرشد  
 نے مجھ کو اور علی احمد صابر ﷺ کو روپرو سرکار  
 کے پیش فرمایا۔ خپور سرور کائنات ﷺ نے  
 مخدوم دو جہاں ﷺ کی پشت کی جانب سیدے  
 شانے پر بوسے فے کر زبان فیض ترجمان سے

لِي حَيْثُ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْأَيَّالِ إِلَّا بِكُوْنُوكَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَّنْ  
 مُحَمَّدَ الْبَشِّيرَ الْأَمِيَّ وَعَلَى الْهَمَّةِ وَأَخْيَاهِهِ وَعَرْتَهِ بَعْدَ مَكَّةَ  
 مَعْلُومَ لَكَ وَبَعْدَ دَخْلَكَ وَرَضْيَ نَفْسَكَ وَرَغْبَةَ عَرْتَكَ  
 وَمِدَادَ كَمَاتَكَ أَشْفَعْ فِيَّ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالِيَّ  
 يَعْلَمُ الْقَيْمَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا رَبِّيَّ

### تذكرة انوار صابری

ارشاد فرمایا : "هذا ولیُّ الله" پھر میں نے اس  
 جگہ کو بوسہ دے کر کہا "هذا ولیُّ الله" اس کے  
 بعد یہ سلسلہ تشریع ہو گیا۔ سب حاضرین مجلس نے  
 حضور کی اتباع میں ایسے ہی کیا۔ حاضرین مجلس کے  
 فارغ ہو جانے کے بعد ملائکہ نے اس کا بوسہ لیا۔  
 اور اس قدر مبارک باد کی آوازیں میرے کاؤں میں  
 گونجنے لگیں کہ میں بے اختیار ہو کر جاگ اٹھا۔ اور  
 باہر دیکھا تو "لَيْلَةُ الْقَدْرِ" ہے۔ میں اُسی وقت  
 مخدوم پاک ﷺ کے جمروہ کی طرف گیا تو دیکھا کہ  
 جمروہ کا دروازہ خلافِ معمول کھلا ہے اور انوار کی  
 بارش ہو رہی ہے اور مخدوم دو جہاں ﷺ عالم

لِلّٰهِ الْحَمْدُ لِرَبِّ السَّجَدِ  
 مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا فَوْزٌ لِاَيَّالٍ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَاجْبِسْنَا  
 مُحَمَّدَ السَّيِّدِ الْأَعْلَى وَعَلٰى الْهٰ وَاصْحَابِهِ وَعَتْرَتِهِ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَبَعْدَهُ خَلْقُكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَرَّتِ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّ ذَكَرَاتِكَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
 يَعِزُّ التَّقِيُّوْمَ وَأَنُورِ الْأَيَّاهِ يَعِزِّيْمُ

### تذكرة انوارِ صابری

استفراغ میں ہیں اور جو عالم جبروت میں میں نے  
 دیکھا تھا اسی طرح ہو رہا تھا ۔ تمامی رُقیٰ و نُقیٰ و  
 سُجُبٰ و ابدال و اقطاب و اغیاث و رجالُ الغیب اور  
 پادشاہ جنات آ آ کر مندوم دو جہاں ﷺ کی فُر  
 ولایت کو برس رے دے کر ”هذا فی اللہِ شَكَرٌ“  
 ہیں اور مجھ کو مبارک باد دیتے ہیں ۔

### ارشاداتُ امامتٰ فی خلافت خاندان حشیبه

اس واقعہ کے گزد جانے کے بعد اُسی دن بابا  
 فرید الدین مسعود رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت مخدوم

يَاهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا مَعَهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسِينَا  
 مُحَمَّدِ الْشَّيْخِ الْأَعْظَمِ وَعَلَى الْهَمَّةِ وَالْجَاهِيَّةِ وَعَرْتُهُ بَعْدَكَ  
 مَعْلُومِكَ وَبَعْدَكَ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ تَقْسِيكَ وَرَبِّ عَرْشَكَ  
 وَمِنْذَكَ لَا تَكُونُ أَنْتَ فِي الْأَنْوَافِ لِلَّهِ الْأَهْمَمُ الْيَقِيْنُ  
 يَاهُمْ الْقَيْمُونُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا قَيْمُونَ

### تذكرة افوار صابری

علی احمد صابر رض کو اپنے سامنے ایک مجلس  
 میں بھلا کر جس میں بڑے بڑے بزرگان ہمصر  
 موجود تھے۔ عام حضرات کے سامنے فریر ولایت  
 کا انکشاف فرمایا۔ سب حضرات نے یکے بعد  
 دیگرے فریر ولایت کو پوسہ دیا اور "هذا ولي الله"  
 کہہ کر بابا صاحب کو مبارک باد دی۔ اس کے  
 بعد بابا صاحب نے امامت و ارشادات خاندان  
 چشتیہ عالیہ سے مشرف فرا کر اپنی کلاؤ حضرت  
 مخدوم صابر صاحب رض کے سر اقدس پر پنا دی  
 اور اس پر اپنا بزر عمامہ باندھ دیا اور سندر خلافت  
 جس میں ولایت شہر کلیر (ہندوستان) کا حوالہ

سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَأَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا يُقْرَبُ إِلَيْهِ بِإِلَيْهِ يَأْتُونَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا  
 مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأَعْظَمِ وَعَلَى الْهُدَى وَالْجَمَاهِيرَ وَعَلَى تَمَادِيِّ  
 تَمَلُّوْمَةِ الْمُلَكَ وَعَلَى دِخْلَقَاتِ وَرَصْبَى الْأَنْفُسِ وَرَزْقَتِ عَرْشَكَ  
 وَمَذَادِ كَلَامَاتِكَ أَتَعْفِفُ رَبُّ اللَّهِ الْأَعْلَى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَعْلَمُ الْقَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا أَنْبَابَ الْمَغْبَثِ

### تذكرة انوار صابری

تھا۔ سب حاضرین مغل کو سنا کر عطا فرمائی۔ جس میں سکیر کی قطبیت اور ہندوستان کی غوثیت کا ذکر تھا اور قلبِ عالم اغیاثِ المند الاجمال شاہ مخدوم علی احمد صابر رض کے باطنی خطاب مبارک سے سرفراز فرمائے کہ سب کو آگاہ کیا اور اسم ظاہری سندِ خلافت میں بالقاب ”بادشاہ دوجہاں محن و م علاوہ الدین علی احمد صابر ختم الارواح سلطان اولیاء“ تحریر فرمایا اور زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ ”آج صابر میرا علم ظاہر و علم باطن لے چلا“ اس وقت نبات شیر و شهد پر فاتحہ کیا گیا ، اور سب حاضرین مغل کو تبرکاتی قسم کیا گیا ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 يَا حَمْدُكَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا إِلَيْكَ يَأْتُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَمْدُكَ  
 مُحَمَّدٌ الَّذِي أَرْسَلْتَ عَلَى الْإِلَهِ وَآخْرَاهِ وَعَنْتَهِ بَعْدَ مَوْلَانَكَ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَقَدْ دَحْلَقْتَ وَرَضِيَ تَقْسِيكَ وَرَدَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّادَ كَمَاتَكَ أَشْعَفْتَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَدُ  
 يَا حَمْدُكَ الْقَيْمَوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ يَقْبَحُ

تَذْكِرَةُ الْأَوَارِصِ - بَابُ خَمْسَةِ



## کلیر شریف

یہ شر ہر دوار کے ملحتات میں ہے۔ سالہ  
 میں راجہ کرم پال نے اسے آباد کیا تھا۔ اور اس  
 کا نام ”بردار گڑھی بگ“ رکھا۔ یہ قصبه دریائے  
 گنگا کے کنارے کنارے کوئوں تک آباد ہوتا چلا  
 گیا۔ کچھ وقت گزرنے پر یہاں ایک عظیم الشان  
 بُت خانہ تعمیر کیا گیا۔ اس کو بُت فروغ دیا گیا۔  
 سینکڑوں بُت سونے اور چاندی کے نسب کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَيْلَهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ النَّبِيَّ الْأَكْرَمَ وَعَلَى الْهَمَّ وَأَعْصَمَنَا  
 مَعْلُومَ لَيْلَهُ وَبَعْدَ دُخُولِكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَرَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّ كَلَمَاتَكَ أَشْتَقْرُ اللَّهُ الدِّيْنِ لِأَهْلِ الْأَمْوَالِ  
 بِغَيْرِ التَّقْيَمِ وَأَنْزَلْتَ الْمِيزَانَ

### تذكرة اوار صابری

گئے تھے۔ راجہ کرم پال کے مرنے پر راجہ  
 بیکرم پال تخت نشین ہوا اُس نے اس فتحانے  
 کو اور زیادہ رونق دی اور ایک مہنت جس کا  
 نام گوگل چند تھا اس میں مقرر کر کے گل انتظام  
 اُس کے پہرڈ کر دیا۔ کئی سو برس تک مختلف  
 راجہ اس پر حکومت کرتے ہے۔ آخر میں کلیان  
 راجہ ہوا اور اس نے اس قصبه کا نام اپنے نام  
 پر ”کلیر“ رکھا۔

ہندوستان سے جتنے یاتری ہر دوار کی زیارت  
 کے لیے جاتے ہیں۔ کلیر سے ہو کر جاتے  
 ہیں۔ یہ خود بھی کفر کا ایک مرکز بنا ہوا تھا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْإِيمَانِ إِلَّا بِهِ  
 اللَّهُمَّ أَصْلِ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الْأَنْبِيَّ وَعَلَى الْهُوَ وَأَخْيَاهُ وَعَزَّتْهُ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَبَّنَا بَعْشَتَ  
 وَمَدَادَكَ لَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ  
 يَعْلَمُ الْقِيَومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ

### تذكرة النوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۳ کروڑ دیوتا جو مشہور ہیں اُن سب کی مورتیاں  
 بیال رکھی ہوئی تھیں اور اُن پر حیوانوں کے  
 علاوہ انسان بھی قربان کیے جاتے تھے۔ مشہتوں  
 میں عیاشیوں اور عیش پرستی کا رواج عام تھا۔  
 اپنے دیوتا دل کو عیاشیوں کی تیشل میں پیش کر کے  
 عیاشی کو بجاۓ گناہ کے کارب ثواب ظاہر کیا جاتا  
 تھا۔ شتری کرشن بھی کو بدنام کیا جاتا تھا کہ  
 بھگوان خود ہی گوپیوں میں ہر وقت مرست رہا  
 کرتے تھے۔ اُن کی تقلید کرنا میں عبادت ہے  
 جہالت کی تاریکی اس حد تک بڑھی ہوئی تھی کہ  
 شراب نوشی اور فتار بازی ہر وقت کا مشغله تھا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا فُرْقَةَ إِلَيْهِ يَأْتُونَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَاجْبِسْنَا  
 مُحَمَّدَ الرَّسُولَ الْأَكْرَمِ وَعَلَى الْهَدِّ وَاصْحَابِهِ وَعَنْ تَهْدِي  
 مَعْلُومٍ لَنَا وَبَعْدِ دَخْلِيْقَاتِ وَرِضَى نَفْسَكَ وَزَنْتَ بِعِيشَكَ  
 وَمِدَادَ كَمَاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْرَمُ  
 بِعَنِ الْقِيَوْمَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

تذكرة النوار الصابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دنتر بخشی ، سنتی ، سوگیر کے ذیلے شادی بہت پاک اور مبارک سمجھی جاتی تھی۔ عورت کی کوئی قدر نہ تھی ، وہ قدرت کی طرف سے ایک آنکھ میں سمجھی جاتی تھی۔ جن مہاتماوں کے پاس وہ حصول بركات کے لیے جاتی تھیں۔ مہاتما ان کو بھگوان کی بھی ہوئی نعمت سمجھ کر مجلسِ نشاط گرم کیا کرتے تھے۔ یونیورسٹی اوقام کی تو اس قدر ممٹی پلید تھی کہ پڑھنا تو درکار وہ سنسکرت کے الفاظ کو فتنے کے بھی مجاز نہ تھے۔ اگر الفاق سے کسی شودر کے کان میں دیو بانی پڑ گئی تو ان کے کانوں میں گرم کر کے تیل ڈالا جاتا تھا۔ غرضیکہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِيَهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّدِنَا وَجِئِنَا  
 مُحَمَّدَ الَّذِي أَعْلَمُ بِهِ وَأَعْلَمُ بِهِ وَعَنْهُ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَّا كُوْنَى وَيَقِيدُهُ خَلْقُكَ وَرَضِيَّ نَفْسِكَ وَزَرَّتْهُ عَرْشُكَ  
 وَمِدَادُ كَلَّاتِكَ أَشْعَفَرَاللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 وَمِدَادُ يَوْمِ الْقِيَومَةِ وَأَنْوَبَ الْيَوْمِ يَوْمَ الْقِيَومَةِ

### مذکرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

إن تمام حماقتوں اور جھالتوں کا نام مذهب تھا اور  
 یہی تمام نہموم افعال عبادت سمجھے جاتے تھے  
 مسلمانوں کو پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) سمجھنا ، آناتا ، مہتاب  
 شنازوں و درختوں ، پیاروں و جانوروں کی پرستش  
 کرنا پیکنٹ کا ذریعہ سمجھے جاتے تھے۔ ناچتا گانا  
 بھی عبادت کا ایک جزو خاص تھا کیونکہ ان کے  
 بقول کوئی دیلتا اس کے بغیر راضی نہ ہوتا تھا۔  
 گو دلی اُس وقت پایا تھت تھا اور حکمران  
 مسلمان تھے مگر ان کو سوائے مُلک گیری اور  
 فتوحات کے کمی پیزی سے لپکپی نہ تھی۔ مذهب  
 کی طرف سے بے غلبتی تھی۔ غوریوں کی فتوحات

شَهِدَ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
 الْمُهْمَّصِلُ وَسَلِيمٌ وَبِارِثٌ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجَيْشِنَا  
 مُحَمَّدٌ الشَّيْءُ الْأَكْبَرُ وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهُ وَعَذْتَهُ بِعَدْدِكَلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَعَدْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزَنْبُ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادِ كَلْمَاتِكَ أَشْتَهِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْوَالُ الْأَعْلَى  
 يَأْتِي التَّجْهِيمُ وَأَنْوَثُ النَّيَّابِ يَأْتِي

تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں مسلمان کلیف تک پہنچے۔ حضرت کمال احمد بن قادری  
حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے ہمراہ اس طرف  
آئے۔

ای زمانہ میں سلطان قطب الدین والی ہند  
کے نحکم سے قیام الدین گرف ذموان اس علاقہ  
کو فتح کرنے چلا اور شر کو فتح کر کے خود ہی  
وہاں کا حاکم بن بیٹھا۔ لیکن اسلام کو گروچ نہ دے  
سکا کیوں کہ کفر کی تاریخی انتہائی طور پر لوگوں کے دلیں  
پر چھائی ہوئی تھی۔ نانگوں نے دہنہ جو ہر  
وقت نگلے رہتے تھے، قیام الدین کے ناک میں  
دم کیے رکھا۔ قوت جسمانی ایسے حالات میں کام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
اللَّهُمَّ اصْلِ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَاجْبِسْ  
مُحَمَّدَ السَّيِّدَ الْأَعْلَى وَعَلَى الْمَهْدِ وَآخْرَاهِهِ وَعَنْهِ بَعْدَهُ  
مَعْلُومٌ لَكَ وَعَدْدُ خَلْقِكَ وَرِضِيَّ نَفْسِكَ وَزَنْ عَرْشِكَ  
وَمَدَادِ كَلَائِكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
بِحَقِّ التَّعْظِيمِ وَأَنْوَبِ الْأَيْمَانِ

### تذکرہ اوارس ساری

شیں دیتی۔ ایسی اصلاح کے لیے ہمیشہ روحانی قوت  
درکار ہوتی ہے۔

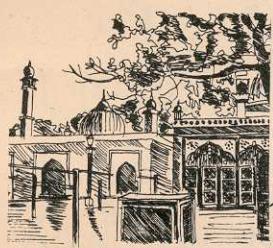
جو مسلمان تھے وہ بھی براۓ نام، اور اسلام  
کی اصل روح سے ناوافٹ تھے۔ ذاتی منصب  
اور دُنیاوی جاہ و حشمت کے مطابق ذاتی اقدار  
تو لی جاتی تھیں۔ ان حالات کی خبر جب بیا صاحب  
کو ہوئی تو آپ نے یہ مناسب سمجھا اور رُشد و  
ہدایت کے لیے بنا ب مخدوم دو بھائی کو  
کلیر شریف روانہ فرمایا۔ مُتذکرہ حالات اور ماحول  
کے لیے ایسی شخصیت کی ہی ضرورت تھی۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَيْهِ يَأْتُ بِهِمْ وَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا النَّبِيَّ الْأَقْرَبَ وَعَلَى إِلَهٍ وَآمِنَّا بِهِ وَعَزَّتْ رَبُّكَ  
 مَعْلُومٌ لَنَا وَبِعَدَدِ حَلْقَتِ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَكَ لَمَّا تَفَقَّدَ أَسْعَفَكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الَّذِي  
 يَعْلَمُ الْقِيَومَ وَأَنْوَبَكَ اللَّهُ الَّذِي يَعْلَمُ

تَذَكِّرَةُ الْوَارِصَاتِ بِرِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُ

## جَامِعَةِ مَسْجِدِ كَلِيرِ شَرِيفِ



کلیر کے دری میں ایک  
 بہت بڑی مسجد جو جامعہ مسجد  
 کے نام سے موسوم تھی تعمیر  
 کی گئی تھی جس کی بلندی  
 زمین سے فرش نماز تک اکٹر<sup>(۱)</sup> سیہیاں بنی ہوئی  
 تھی۔ ان سیہیوں پر ایک بہت بڑا دروازہ تھا  
 اور دروازے پر ایک بڑا بلند نشان زریں کھڑا کیا  
 گیا تھا۔ والائی مسجد میں تیہہ<sup>(۲)</sup> دروازے تھے۔  
 چھت پر تین بہت بڑے گنبد تھے جن کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَّا يَأْتِيهَا  
 الْمُهْرَصِلُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجَعَلَنَا  
 مُحَمَّدًا إِلَيْهِ الْأَعْيُونِي وَعَلَى الْأَئِمَّةِ وَأَعْصَمَاهُمْ وَعَزَّزَهُمْ بِعِدَّةِ مَكَلَّلٍ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعِدَّةِ حَلْقَاتٍ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَزَقَهُ شَفَاعَةً  
 وَمَذَادًا كَمَا يَكُونُ أَشْعَفُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
 بِعَوْنَى الْقِيَومَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ بِالْأَنْجَى

### تذكرة الوارص ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کلس نقی طلائی مینا کارتے۔ ایک حوض و سڑی  
 صحن میں، گز لمبا ۳ گز چوڑا بنا ہوا تھا۔ تین  
 غسل خانے فرش مسجد کے پہلو میں بنے ہوئے تھے  
 اور سو ظروف غسل و وضو کے لیے زرین سُرخ و  
 سفید اور عمده قسم کے پتھروں کے بنے ہوئے  
 تھے۔

### کلیر شریف کی موجودہ حالت

ضلع سارن پور (بیو - پی) میں ڈرڈ کی ریلوے  
 اسٹیشن کے قریب ہی نہر گنگ ہے اور نہر کے  
 کنارے کنارے تین چار میل کا فاصلہ طے کر کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ النَّبِيَ الْأَكْرَمَ وَعَلَى الْمَهْ وَأَخْصَاهُهُ وَعَنْتَهُ بَعْدَ كُلِّ  
 مَمْلُوكٍ لَكَ وَبَعْدَ دَخْلَفَكَ وَرِضَى نَفْسَكَ وَرَغْبَةَ تَعْرِشَكَ  
 وَمَدَادِ كَلَائِكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ  
 يَا حَمَدُ التَّقِيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا حَمَدُ

### تذكرة اواصيابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کلیر شریف نظر آتا ہے۔ نہری ایک جانب کلیر کی  
 آبادی ہے اور دوسری جانب جنگل میں نہر گنگ  
 کے قریب جنت ارضی یعنی حضرت مخدوم علاؤ الدین  
 علی احمد صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پر آوار ہے۔  
 ریلوے اسٹیشن سے تقریباً دو میل کے فاصلے  
 پر نہر کا ایک دیسیع پل ہے جس کے چاروں جانب  
 راستے ہیں۔ مشرق کی طرف چھاؤنی ہے۔ مغرب  
 کی طرف ایک بہت بڑے احاطے میں روئی کا  
 کارخانہ ہے۔ شمال کی طرف بڑھیں تو آگے رڑکی  
 کی آبادی ہے۔ پسے پل سے تقریباً ایک میل  
 آگے چلیں تو ایک اور خوب صورت پل آتا ہے

لِيَحْسَدَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ يَعْلَمُ  
 الْأَمْرُ مَعَهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا بَعْدَهُ  
 مُحَمَّدُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَعَلَى الْهُدَىٰ وَمَوْلَانَا وَهَبَّنَا  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَلَمْ يَعْدُ حَقْلَكَ وَرَضِيَ تَفْسِيرُكَ وَزَرَّتْهُ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّ أَذْكَارَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَدُ الْأَعْلَىٰ  
 بَلْقَى الْقَيْوَرَ وَأَنْوَبَ الْمَيْوَهَ، بِالْجَمِيعِ

### تذكرة الوارثات ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس کے دونوں جانب خاصی آبادی ہے ۔ مشرقی  
 جانب پچھیاں ، انجینئرنگ کالج لال کڑتی اور گودام  
 ہیں اور مغربی جانب شہر کی عام آبادی اور ایک  
 صاف سُقُّہ بازار ہے ۔ یہ آبادی روڈ کی کے نام سے  
 مشہور ہے جو تقریباً اٹھائی میل کی لمبائی میں آباد  
 ہے ۔

اس پل پر کھڑے ہوں تو چار سڑکیں نظر آتی ہیں  
 جو پل کے دونوں جانب ہیں ۔ شمال کی طرف والی  
 دونوں سڑکیں کلیر شریف کو جاتی ہیں ۔



سَمِعْتُ مَا شَدَّ اللَّهُ لِاقْوَةً إِلَيْهِ لَاتَّبَعْتُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَاجْبِسْتُ  
 مُحَمَّدَ السَّعِيْلَى الْأَجْمَىْعِيْ وَعَلَى الْمَهْ وَأَخْبَارِهِ وَعَرْبِتِهِ بَعْدَ دَكْلَى  
 مَعْلُومِيْلَكَ وَقَدَّهُ وَخَلْقَتُ وَرَضَيْتُ نَفْسَكَ وَزَرَتْهُ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّا ذَكَرَتَكَ أَشْغَفْرَلَهُ الدَّى لَأَلَهُ الْأَهْمَى لَيْ  
 يَقُولُ الْقَيْوَهُ وَأَنْوَبَ الْيَاهِ بِالْيَاهِ

تَذَكِّرَةُ الْوَارِصَةِ الْبَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى بِعَنْهُ

## مِزَارُ مُبارَك



مزار مبارک کے چاروں طرف ایک بہت بڑا احاطہ ہے۔ مشرق اور شمال کی طرف اس احاطہ میں دو بہت بڑے بڑے پھائیک میں جنوب کی طرف ایک دروازہ ہے اور اس احاطہ کے باہر مشرق اور جنوب کی طرف مسافروں کے ٹھہرنے کے لیے خالقاں بنی ہوئی ہیں۔ مغرب کی طرف ایک بہت بڑی خالقاہ بنی ہوئی ہے جس میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُرْقَةَ لِلَّهِ  
 الْأَيُّوبُ يَا أَيُّوبُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَجَيْشِنَا  
 مُحَمَّدِنَا الْأَعْلَى وَعَلَى إِلَهِ وَأَخْرَابِهِ وَعَلَىٰ تَمَّ عَدَدُهُ كُلِّ  
 مَلَكٍ وَلَا كَوْنٍ وَبَعْدَ دِخْلَقَكَ وَرَضِيَّ نَصِّكَ وَزَرَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَمَا تَأْتَ اشْفَعَرَلَهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
 يَا قَاتِلَ الظُّورَ وَأَتُوْبُ لِلَّهِ الْأَعْلَى

تذكرة او اوصایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اویار کام قیام فرماتے ہیں ۔ شمال کی جانب  
 ایک منحصری مسجد ہے اور اس احاطہ کے وسط  
 میں مزارِ مقدس ہے ۔ مشرقی دروازہ کے قریب  
 ایک چھوٹا سا گنبد ہے جس کے اندر درخت گور  
 کی جڑیں محفوظ کی گئی ہیں ۔ مزارِ مقدس کی جالیاں  
 اندر اور باہر سے سنگ مرمر سے تعمیر ہیں ۔

## محمدِ دوہماں کی روانگی بطرفِ کلیر

سرِ العبودیتِ مصنفہ حضرت شاہ شیخ فرید الدین  
 مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اور مقامِ طیبُ الوحدت مصنفہ

دَلِيلُهُ الْعَرْضُ الْمُجْعَلُ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِيَالِيَاهُ  
 إِنَّا بِهِمْ يُؤْمِنُونَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَهِنَّمْ  
 مُحَمَّدِ الْأَئِمَّيِّ الْأَعْلَمِ وَعَلَى الْهُوَ وَأَخْصَاهُ وَعَزَّرْهُ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومِ الْمَلَكَ وَبَيْدَ وَخَلْقَهُ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَرَّتْ عَشَقَكَ  
 وَمِدَادَكَ لَاتَّكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَمُ الْأَعْلَمُ  
 بِعَوْنَى الْقِيمَةِ وَأَنْوَبَ الْأَيْمَهِ بِإِيمَنِهِ

### تذكرة الواصیاری

حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین اویاں مجرب  
 الہی میں مرقم ہے کہ ۱۵ دُوالٰجیتہ المرام  
 ۶۵۵ھؒ، ہجری المقدس دو شنبہ کے روز بعد اداًیگی  
 نماز فخر سرکارِ مخدوم دو جہاں ہمراہ علیم اللہ  
 ابدال (جہیں بایا صاحبہ نے ہدایت فرمائی تھی کہ  
 ان کے ساتھ رہنا۔ شاید وہاں تمہاری ضرورت پڑے)  
 کلیر شریف روانہ ہوئے۔ اسیم اعلم چشتیہ کی فیض  
 و برکات سے اتنی طویل مسافت ایک ہی دن میں  
 طے ہو گئی۔ دوسرا دن آپ نمازِ ظهر کے  
 وقت کلیر شریف میں داخل ہوئے اور مسماۃ گلزاروی  
 بنت عبد الصمد کے مکان پر قیام فرمایا کیونکہ مسماۃ

لِيَحْمِلَ مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَفْوَةِ الْإِبْرَاهِيمِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ إِلَيْهِ الْأَعْيُّ وَعَلَى الْهُ وَاصْحَابِهِ وَعَتْبَتِهِ بَعْدَهُ كُلِّي  
 مَعْلُومٌ فَلَكَ وَعْدَ وَخَلْقَاتٍ وَرَضِيَّ نَعْشَنَ وَرَضِيَّ عَشْنَيْ  
 وَمَذَادَ كَلَمَاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَمُ  
 بِعَوْقَلِ الْقَوْمِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

تذكرة اوارص سایری

گلزاروی ، جمال روغن گر اور نمساہ گلزاروی کا صاحبزادہ  
 بہاؤ الدین جس کی عمر تقریباً پنیسیں<sup>(۱)</sup> سال تھی ،  
 آپ کی پیشوائی کو شر کے باہر آئے تھے ۔ ان  
 تینوں میں بہاؤ الدین پیش پیش تھا ۔ کلیر کی جامع  
 مسجد میں سرکار مخدوم دو جمال تشریف لے  
 گئے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت فرمانے لگے ۔  
 تقریباً دو ہزار آدمی موجود تھے ۔ جمال روغن گر اور  
 اُس کے ساتھیوں نے بُلند آواز میں لوگوں سے  
 کہا کہ لے لوگوں ! یہ حضرت اقطاب زمانہ میں سے  
 ہیں ۔ ہم لوگوں کو ہدایت اور تبلیغ کیلئے تشریف  
 لائے ہیں ۔ ہم سب پر لازم ہے کہ ان کے

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقِرْبَاتِ  
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا مَعَهُ  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّدِنَا وَجِئْنَا  
مُحَمَّدًا النَّبِيَّ الْأَكْرَمِ وَعَلَى الْهُدَى وَأَصْحَابِهِ وَعَنْتَهُ بَعْدَكَ  
كَمْلُومٌ لَكَ وَبَعْدَ وَخَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَرَّتْ عَشَانَ  
وَمِنْ أَذْكَارِكَ أَشْفَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْرَمُ الْأَمِينُ  
بِحَقِّ الْقِيمَةِ وَأَتُؤْمِنُ لِلَّهِ  
بِقُوَّتِ الْأَنْجَوْنَ

### تذكرة اواریس ایاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دستِ حق پر بیعت کر لیں اور ان کے احکام  
ہے دل و جان تسلیم کریں اور ان پر عمل کریں۔  
لیکن حاضرین میں سے کوئی بھی اپنی بھالت کی  
وجہ سے حضرتؐ کی طرف متوجہ نہ ہوا۔ دوسرے  
دن آپ پھر مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگوں  
کو ہدایت اور تعلیم فرماتے گئے اور بیعت کے  
لیے ارشاد فرمایا۔ اس دن مجمع پہلے کی نسبت  
بہت زیادہ تھا۔ سب نے بیعت سے انکار  
کیا۔ اور کہنے لگے کہ ہمارا پیر قرآن ہے اور  
امام قدیمی قاضی تبرک کوفی بن ہونا بن صعوطی بن  
حاقص بن ہارون بن سریا بن عماد بن محمد جو نیزید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا يُفْرِطُ إِلَيْهِ يَوْمَ يُوْمِرُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارُّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا الَّتِي أَرْسَى وَعَلَى إِلَهٖ وَأَحْمَاهِهِ وَعَنْتَهِ يَعْدَدُ كُلَّ  
 مَعْلُومٍ لِلَّاتِ وَلِلَّذِي حَلَقَكَ وَصَنَعَنِي نَفْسَكَ وَرَزَقْتَنِي  
 وَمِنْ دَكَلَاتِكَ اشْعَرْتَنِي الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَدُ الْأَمِيْرُ  
 يَعْلَمُ الْقَدِيرُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَاهُمْ

### تذكرة الوارص ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لیعن کے خاندان سے تعلق رکتا ہے ، مقرر ہے  
 بغیر ان کے سُلْطَن و اجازت ہم آپ کے دست  
 پر کس طرح بیعت کر سکتے ہیں اور کس طرح اپنے  
 پُرانے طریقہ کو بدل سکتے ہیں ۔

جامع مسجد کلیر میں لوگوں کی بھیں مخصوص تھیں ۔  
 اور انی مخصوص بھیوں پر وہ مسجد میں جا کر نماز ادا  
 کرتے تھے ۔

حضرت نے فرمایا کہ ”میں اپنے پیر و مرشد  
 سے تم لوگوں کی امامت اور ان کی خلافت کی سند  
 لے کر آیا ہوں ۔ میرے مرشد سے سلطانُ الائیا  
 کا خطاب مجھ کو عطا ہوا ہے ۔ کیا اس دلیل کو

يَحْيَى مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَأْتِيهِ يَوْمُهُ  
 الْمُهْمَصَلُ وَسَلَمٌ وَبَارِثٌ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسِينَنا  
 مُحَمَّدِ الْتَّقِيِّ الْأَعْلَى وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهُ وَعَزْرَتِهِ تَعَدُّ دُكَلٌ  
 مَعْلُومٌ تَلَقَّ وَبَعْدَ دَخْلِقَتِ وَصَنَعَ نَقْسَكَ وَزَنَّ هَرَشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَاتِكَ أَسْعَفَهُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُعْلَى  
 بِحُجَّ التَّقْوَةِ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَا مَهْبِبَ الْمُتَوَبِّينَ

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تم لوگ کافی نہیں سمجھتے؟ یہ سُن کر لوگ خاموش ہو گئے۔ یہ خبر قاضی شر تبریک کو بھی ملی۔ اور قاضی شر نے قیام الدین عرف ذموان والی کلیر سے جا کر کہا کہ :

”ایک شخص کلیر میں امامت کا دعویدار آیا ہے اور جامعہ مسجد میں لوگوں کو درغلاتا ہے“

والی شر نے قاضی سے کہا :

”جمعہ کے دن دیکھا جائے گا“

وہ جمعہ کے دن سارے معاملے مسجد میں طے کیا کرتا تھا اور فیصلے بھی وہاں کرتا تھا۔ جمعہ کے دن حضرت مخدوم دو جمال رحیمیہ ان لوگوں

اللَّهُمَّ اسْمَاعِيلَ وَالْعَزِيزَ التَّعَظِيمَ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْأَوَالِلَّهُ يَعْلَمُ  
 اللَّهُمَّ صَلُّ وَسَلِّمُ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الْتَّقِيَ الْأَمِيَّ وَعَلَى إِلَهٍ وَأَخْيَابِهِ وَعَرَبَتِهِ  
 مَكْلُومَاتِكَ وَعَدَدَ خَلْقَكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَرَنَتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَمَا تَرَكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 بِأَعْلَمِ الْقِيُومُ وَأَنْوَبَ الْأَيْمَنَ بِأَعْلَمِ

تذكرة او اوصایری

کے آنے سے پیشتر ہی جامعہ مسجد میں تشریف  
 لا پڑھے تھے۔ رئیس شرنے قاضی تبرک سے لئے  
 ہی پوچھا :  
 ”قاضی صاحب ! وہ شخص کون ہے جو امامت  
 کا دعویدار ہے“

حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب  
 نے فرمایا :  
 ”میں ہوں“

حرمتہ بکری کالوگوں کے مٹیوں میں آوازیں دینا

رئیس شرنے آپ سے دریافت کیا کہ اگر

يَا حَمْدُ اللَّهِ الَّذِي أَنْجَاهُ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا إِلَيْهِ يَأْتُ يَوْمَ  
 الْحُسْنَىٰ صَلَّى وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبَّانَ  
 مُحَمَّدِ السَّيِّدِ الْأَمِينِ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ وَالْحَاجَاتِ وَعَرَفَتْهُ بِعَدَدِ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ حَلْقَكَ وَرَضِيَ تَفْسِيكَ وَزَنَّ عَرْشَكَ  
 وَمِنْ أَكْلَمَاتِكَ اشْتَغَلَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ  
 بِعَدَ القِيمَةِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا حَمْدُ اللَّهِ الَّذِي أَنْجَاهُ

### مِنْذُكَرَةُ اُنْوارِ صَابِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

آپ واقعی امامت اور خلافت کے ڈیسی میں اور  
 اپنے کو قطب زمانہ کہتے ہیں تو میری ایک  
 خوبصورت قد آور بکری پچھلے عرصہ تین ماہ سے گم  
 ہے۔ آپ بتائیں وہ کمال ہے؟ آپ بتا دیں  
 گے تو ہم آپ کا یقین کریں گے کہ آپ واقعی  
 آفتاں ہند ہیں اور آپ کو اپنا امام بھی مان لیں  
 گے اور بیعت بھی کریں گے۔

حضرت مخدوم دو جہاں حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے توجہ عالم  
 ارواح کی طرف فرمائی اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا:  
 میں سے بکری کھانے والوں کو نکل آؤ

آن کی آن میں ۲۰ آدمی مجمع سے باہر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِإِذْنِهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَحَمِّلْنَا  
 مُحَمَّدَ الْبَشِّيرَ الْأَمِيَّ وَعَلَى الْمَهْمَدِ وَأَخْمَاهِهِ وَعَزِيزَهِ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومَكَ لَكَ وَبَعْدَ دَخْلَقَكَ وَرَضِيَ تَفْسِكَ وَرَدَنَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَّاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ الْمُبِينُ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### تذكرة النوارِ صَ - بِرَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمُتَّقِيُّ

نکلے اور خُنور کے سامنے کھڑے ہو گئے۔  
 حضرت مخدوم دو جہاں حَمْدَهُ اللَّهِ عَلَى الْمُتَّقِيِّ نے فرمایا: "رئیسِ  
 شر کی بکری تم لوگوں نے پکڑ کر کھالی ہے۔  
 اُس کا حال بیان کرو" اُن لوگوں نے رئیسِ  
 شر کے غوف کی وجہ سے صاف انکار کر دیا  
 کہ "ہم پر بُہتان ہے۔ ہم قطعاً نہیں جانتے"۔  
 حضرت نے فرمایا: "بہتر یہی ہے کہ تم لوگ خود  
 ہی اپنا اپنا حال بیان کرو ورنہ ابھی تھوڑی دیر  
 میں سارا پردہ فاش ہو جائے گا" وہ لوگ  
 انکار کرتے ہے۔ اب آپ نے رئیسِ شر کی  
 طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "تم اپنی بکری کا نامے

يَا حَمْدُ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَظِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا هُوَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 حُسْنَدِ النَّبِيِّ الْأَعْلَى وَعَلَى الْهَمَّةِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَدَهُمْ  
 مَعْلُومٌ لَنَا وَعَدَدُ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنْتُهُ عَشْرَكَ  
 وَمَدَّا كَمَا تَكَثَّفَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
 بِغَيْرِ الْقُوَّةِ وَأَتُؤْمِنُ لِلَّهِ بِغَيْرِهِ

### تذكرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کر پکارو ۔ رئیں شرنے ”حرمنہ“ (بکری کا نام) کہہ کر پکارا ۔ تو ہر شخص کے شکم سے جدا جدا آواز آتی کہ ”میں ان لوگوں کے پیٹ میں ہوں ۔ ان لوگوں نے آدمی رات کو چاہ صدق کے لئے مجھے فیک کیا اور بھوون کر مجھ کو کھایا میری ہڈیاں اور کھال چاہ صدق میں ڈال دی“ ری یہ کنوں کوچہ صدق میں تھا اور عتاب زدہ لوگوں کو اس میں ڈال دیا جاتا تھا ۔ رئیں شر کو یہ سُن کر لینیں آگیا کہ آپ واقعی اغیاث ہند میں سے ہیں مگر مکار قاضی نے سوچا کہ معاملہ پڑا جاتا ہے اور اس طرح میری بزرگی اور وُقت سب خاک میں مل

مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْيَارِلِيَّ  
 يَا فَتَيُومَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا حَسَنِيَا  
 حُمَّادِ الشَّيْءِ الْأَحَقِّ وَعَلَى الْمَهْ وَأَحْمَاهِهِ وَعَنْتِهِ بَعْدَكِي  
 مَعْلُومَتِكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَرَبِّهِ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادِكَ لَكَ أَسْعَفْرَالِلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْلَى  
 يَا فَتَيُومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا فَتَيُومَ

### تذكرة انصار ساری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جائے گی۔ اس نے پچھے سے رئیس شر کے  
 کان میں کہا کہ ”یہ جاؤ دگر ہے اس کے دھوکے  
 میں نہ آ جانا۔“ رئیس شر قاضی کے درغلانے میں  
 آ گیا اور کہا ”تمہارا معاملہ جاؤ د کا معلوم ہوتا ہے۔  
 تم قطب نہیں ہو۔“

حضرت مخدوم دو جہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر تعمیر  
 فرمایا اور خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے بوئے بولے :  
 ”اللَّهُ ربُّ الْعَالَمِينَ تیرا شکر ہے کہ آج اس فقیرے  
 سُنْتِ نبوئی بھی ادا ہو گئی۔ لوگوں نے آنحضرت  
 مصلی اللہ علیہ و سلیمانہ کو اسی طرح ساحر قرار دیا تھا۔“

حضرت صابر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سارے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَحَسَّنَا  
 مُحَمَّدَ وَالْآلِيَّ الْأَقِيمِ وَعَلَى الْمَهْدِيَّ وَأَخْصَاهُ وَعَدْنَاهُ  
 مَعْلُومَ لَكَ وَعَدْ دَخْلَقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَدَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّادَ كَلَّاتَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَعْلَمُ التَّعْوِيدَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا حَسَنَةَ

تذكرة اواصر ابری

حالات بابا صاحب کو لکھ کر روانہ فرمائے اور عرض  
 کی کہ ”جب امیر شر زم ہو چلا تھا تو میں اُس  
 وقت قاضی شر ہمارے درمیان میں آگیا اور  
 امیر شر کو ورنگلا کر ہم سے بدلن کر دیا۔“  
 جواب میں بابا فرید نے ایک خط قاضی  
 شر کے نام لکھا اور اسے صاف بتلا دیا  
 کہ :

”صاحبہ ہمارے بھیجے ہوتے ہیں، لکھیر کے  
 ولی ہیں۔ ان کی امامت تسییم کر لو ورنہ نقصان  
 اٹھاؤ گے“

علیم اللہ ابدال نے یہ خط حضرت مخدوم پاک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا يُفْرِطُ إِلَيْهِ يَا حَسْيُومَه  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسْيَتَا  
 مُحَمَّدِ الْشَّعِيرِ الْأَمْيَقِ وَعَلَى الْهَمَّةِ وَأَحْمَابِهِ وَعَنْتِهِ بَعْدَهُ كُلَّ  
 مَعْلُومٍ لَّا تَكُونَتْ وَبِهِ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَزَقَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّ ذَكَرَكَ لَكَ أَكْتَفِعْ فِرَالَهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْوَالُ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مَنْ يَرِيدُ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### تذكرة انوار صابری

کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے بعینہ قاضی  
 تبرک کے پاس بھجو دیا۔ اس کمپنی نے جناب  
 بابا صاحب حَسْيَتَا کے خط کو پھاڑ ڈالا اور ایک  
 ملکرٹ کی پیش پر یہ لکھ دیا۔ جناب والا زمانہ  
 قریم سے ہماری بیان امامت چلی آ رہی ہے۔  
 آپ کے کہنے سے ہم آپ کے خلیفہ کو اپنا  
 امام کیسے تیلیم کریں۔ چنانچہ ان حالات میں  
 آپ کا یہ کہنا کہ صابر حَسْيَتَا کیر کے امام اور ولی  
 ہیں اور ہم ان کی امامت تیلیم کریں ہمارے  
 لیے ہرگز قابل قبول نہیں۔ مزید کہا کہ پیر  
 ہمارا کلام مجید ہے۔ اگر خدا اور ماس کا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِيلِي  
 مُحَمَّدٍ وَالَّتِي أَقْرَبَهُ وَعَلَى الْهُدَى وَأَعْصَاهُ وَعَذَّبَهُ  
 مَلَائِكَتَ وَيَعْدُهُ خَلَقَتْ وَرَضَى تَقْسِيكَ وَزَرَّتْهُ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّهُ كَمَاتَكَ أَشْفَقَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَرُ الْأَيْمَنِي  
 يَعِزُّ التَّقْوَةَ وَآتُوكَ الْيَمِينَ يَا أَيُّهُ

### تذكرة اواصر ابری راضی اللہ تعالیٰ عنہ

رسول ہم کو سلکم دیں تو ہم آپ کے خلیفہ کو امام و سرتاج بنائیں گے۔

یہ تحریر اور جناب بابا صاحب کا پھٹا ہوا فرمان اُس کمgett نے صفت بن قیوان نامی ایک شخص کے ذریعے مخدوم پاک حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے مُرشد کے خط کی تعییم کھڑے ہو کر کی لیکن اس کو چاک دیکھ کر آپ بہت غضبناک ہوئے اور فرمایا : کمgett اس کو چھاؤنے سے تم کو کیا حاصل ہوا۔ اگر تم اسے یونہی مجھے واپس کر دیتے تو کیا حرج تھا اور جلال میں فرمایا : اے گستاخ!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا فُرْقَةَ إِلَيْهِ يَادِيَتْ يَوْمَهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الَّتِي أَدْعَى إِلَيْهِ وَأَعْصَاهُ بِهِ وَعَثَرْتُهُ بَعْدَ دِكْلَيْنِ  
 مَقْلُومَ تَلَكَ وَبِدَدَ وَخَلْقَكَ وَرَضَى نَقْسِكَ وَزَنْجَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَمَاتِكَ أَضَعْفَهُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَمِيمُ  
 بِحَقِّ الْقِدْرَةِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَوْمَهُ

### تذكرة الواصـابـرـی

جاوہر : تم نے ہمارے پیر کے نامے کو چاک کیا ، ہم نے تم سب کے ناموں کو لوح محفوظ سے چاک کر دیا ۔ ہماری آج کی بات یاد رکھنا ، تم لوگ کلیر کی زمین سیت جلد سے جلد جل جاؤ گے اور ایسے جکو گے کہ قیامت تک تم سب کو پناہ نہ ملے گی ۔

اُسی روز وہ چاک کیا ہوا خط اور اپنی عرض جناب بابا صاحبؒ کی خدمت میں بذریعہ علیم اللہ ابدال روانہ کر دی ۔ جب یہ دونوں خطوط جناب بابا صاحبؒ کے ملاحظہ سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا : ”علیم اللہ ٹھہرو : جواب دیا

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الْبَرِّ الْأَمِيْرِ وَعَلَى الْهَمَّةِ وَاصْحَابِهِ وَعَتْبَةِ أَعْدَادِهِ  
 مَعْلُومَتَكَ وَبِعَدِ الْخَلْقَ وَرَضِيَّتَكَ وَزَنَّتْكَ وَرَشِّكَ  
 وَمَدَّا دَكَلَاتَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَعْلَمُ الْقَوْمُ وَالْأَوْبَادُ إِلَيْهِ يَتَبَعَّدُونَ

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جائے گا۔ آپ اس کے بعد ۱۳ دن مجھے شریف  
 سے باہر نہیں تشریف لائے۔ چودھویں دن بعد نمازِ  
 فجر باہر تشریف لائے اور ایک فرمان رسمیں کلیر کے  
 نام بیل مضمون تحریر فرمایا "خُلَّتَ عَزَّ وَجَلَّ نَ  
 تَجْهُّزُ كَلِيرُ كَيْرِي كَيْرِي كَيْرِي كَيْرِي كَيْرِي كَيْرِي  
 مَنْدُومُ كَيْرِي كَيْرِي كَيْرِي كَيْرِي كَيْرِي كَيْرِي كَيْرِي  
 فُورًا ان کی اطاعت کرو تو ان کے مرتبہ سے نادفت  
 ہے۔ بڑی شرم کی بات ہے کہ تم قرآن کو اپنا  
 پسیر بتلاتے ہو اور آل رسول کو مانتے نہیں ہو  
 اور ان کی موجودگی میں غیروں کو امام بتاتے ہو  
 یاد رکھو اگر اس سے انحراف کرو گے اور ان کی

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ بْنَ الْأَنْبَيِّ الْأَقْرَبِ وَعَلَى الْمَهْمَّةِ وَأَخْصَاهِهِ وَعَذْرَتِهِ عَدَدَ دَجْلَلِ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَلَكَ حَلَقَاتٌ وَرَضِيَ تَسْكُنَ وَزَنْتَ عَشْرَكَ  
 وَمِدَادَكَ لَكَ أَشْتَفَرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ الْأَعْلَى  
 بَعْدَ الْقِيَومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا رَبِّي

### تذكرة انصاری

موجودگی میں غیروں کو امام بناتے ہو۔ یاد رکھو اگر  
 اس سے انحراف کرو گے اور ان کی بیعت سے  
 انکار کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ تم سب کے  
 نام لوح محفوظ سے چاک ہو چکے ہیں۔

علیم اللہ ابدال بابا صاحب کا یہ خط لے کر  
 نمازِ نمر بابا صاحب کے ساتھ ادا کر کے کلیئے  
 شریف روانہ ہوئے اور نمازِ عصر جناب مخدوم  
 پاک حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى عَنِّي کے ساتھ ادا کی اور جناب بابا صاحب  
 کا خط بوجب ارشاد، مخدوم پاک حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى عَنِّي نے نئیں  
 کلیئر کو بیچ دیا۔ إِنْفَاقًا أُسْ وَقْتٍ قاضِي شر بھی  
 موجود تھا۔ اُس نے بابا صاحب کا خط دیکھا اور

دَرَالِهِ الْجَنَاحُ السَّمِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْأَيَّالِ إِلَّا يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارُوكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الشَّيْءَ الْأَعْجَمِيَّ وَعَلَى الْهُوَّ وَأَخْرَاهِهِ وَعَنْهُتْهُ يَعْدُهُ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَلَعَدَهُ خَلْقُكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَوْجَهُ عَيْشَكَ  
 وَمَدَادَكَ لَكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْوَاهُ الْيُ  
 بَعْدَ الْقِيَمَةِ وَأَنْوَبَ الْيَهُوَ بِإِنْجِيْمَهُ

### تذكرة اوارص ایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علیم اللہ ابدال سے پوچھا۔ تم یہ خط پاک پن  
 شریعت سے لے کر کب روانہ ہوئے تھے۔  
 انہوں نے جواب دیا ، نماز ظہر ادا کر کے اور  
 نماز عصر جناب مخدوم پاک ﷺ کے ساتھ کمیر  
 شریعت میں ادا کی تھی ۔ اس نے کہا کہ تیری  
 تیز رفتاری انسانی قدرت کے خلاف ہے ۔ یہ  
 یکسے ممکن ہے ؟ علیم اللہ ابدال نے جواب  
 دیا کہ مجھ کو یہ مرتبہ حضرت مخدوم پاک ﷺ کی  
 خدمت کی وجہ سے حاصل ہے ۔ اگر تم بھی  
 مخدوم پاک کی اماعت اختیار کرو تو ممکن ہے  
 آپ لوگوں کو مراتب عالیہ عطا ہوں ۔ فتاویٰ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا هُوَ يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَحَسِينَا  
 مُحَمَّدَ الَّذِي أَعْلَمْ وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهِهِ وَعَنْهِهِ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَلِمَدْ دَحْقَانَ وَرِضْيَ تَقْسِيكَ وَزَرْنَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَاتِكَ اشْفَقْرَلَهُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَمْدُ لِهِ  
 الْقَوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا قَاتِلَ الْجَنَّةِ

### تذكرة اوار صابری

تبک سمجھت نے کہا آپ کا کھڑا خیال ہے،  
 یہ سب سحر و باطل ہے۔ اے رئیں شر:  
 اگر آپ نے اطاعت کر لی تو یہ قلب صاحب  
 آپ کی ریاست ہڑپ کر جائیں گے۔ تب  
 رئیں کلیر نے کہا اگر خدا کو ہمارا کافر ہی مرنا  
 منظور ہے تو کافر ہی کر دے گا اور اگر ہمیں  
 مسلمان رکھنا ہے تو مسلمان رہیں گے۔ ہمیں  
 اس طرح لوہ محفوظ سے ڈرتے ہو۔ اگر ہمارے  
 نام لوہ محفوظ سے سوخت ہو گئے ہوتے تو  
 کبھی کے ہم لوگ تباہ ہو گئے ہوتے۔ ہمیں  
 ایسی دھیکوں کی ہرگز پرواہ نہیں ہے۔ قاضی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْأَيَّالِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّداً شَيْءاً لَّا يَعْلَمُ وَعَلَى الْهُوَّ وَأَعْصَمْهُ  
 مَعْلُوماً لَّا يَعْلَمُ وَبِعَدَ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَزَقْتَهُ شَيْئاً  
 وَمِنْ دَكَلَاتِكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الَّذِي  
 يَعْلَمُ الْقِوَّمَ وَأَنْوَافَ الْأَيَّالِ

### تذكرة النوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کم جنت نے کہا ”جناب اس تحریر کو پاک کر دیں  
 اور لکھ دیں کہ ہمیں یہ اطاعت و امامت منکرو ہمیں“  
 چنانچہ رئیس شرمنے ایسا ہی کیا اور تحریر علیم اللہ  
 ابدال کے ذریعہ سرکار مندوں پاک حضور مجید کو واپس  
 رہ گوا دی۔ حضرت مندوں پاک کو بہت دُکھ ہوا اور  
 شب میں نماز تجد کے بعد علیم اللہ ابدال کو جناب  
 بابا صاحبؒ کی خدمت میں روانہ فرمایا اور عرضیکے  
 ہمراہ کیا کہ حضرت! فقیر کو ایسیر شر کے رویتے  
 سے بے انتہا صدمہ ہووا ہے۔ حضور اور کو تمام  
 حالات کا بخوبی علم ہے اور یہ کہ بسیار بھی  
 پڑھکا ہے۔ اگر حضور نے اس بار بھی بے نیازی

لِسَمْوَاتِكَ الْأَعُجُوبِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَيْلَةٍ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ بِالشَّيْءِ الْأَعْجَمِيِّ وَعَلَى الْهُ وَأَخْتَاهِهِ وَعَدْتَهُ بِعِدَّتِي  
 مَعْلُومٍ لَنَا وَبِعِدَّةِ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَّتْ هَرَبَكَ  
 وَمِدَادَ كَائِنَاتِكَ أَسْعَفْنَا اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْيَمِينُ  
 بِقِيمَتِهِ وَأَنْوَافِ الْيَمِينِ يَا رَبِّ الْيَمِينِ

### تذكرة الوارص اپری

بر ت تو خیال ہے کہ یہ خاکار شدید بیمار پڑ جائیگا۔  
 اور علاج مشکل ہو جائے گا۔ ان حالات میں حضور  
 جیسا ارشاد فرمائیں اُس پر عمل کیا جائے گا۔ علیم اللہ  
 ابدال کو تاکید فرمائی کہ چس قدر جلد ممکن ہو، جواب  
 لے کر آنا۔ توقفت نہ کرنا۔ علیم اللہ ابدال جناب  
 بابا صاحب کی خدمت میں پہنچنے اور چاک ٹشہ  
 گرامی نامہ اور حضرت مخدوم پاک کا عرضیہ  
 خدمت با برکت میں پیش کیا۔ حضرت بابا صاحب  
 نے تاسفت کیا اور علیم اللہ ابدال کو ٹھکم دیا کہ  
 تم جا کر رئیسِ شہر اور قاضی دو ذل کے نب  
 نامے لے آؤ۔ پہنچنے بوجب ارشاد جناب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُوْزٌ لِّا يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ صَلُّ وَسَلِّمُ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا وَاجْبِرْنَا  
 مُحَمَّدَ النَّبِيَّ الْأَمِينَ وَعَلَى إِلَهِ وَآخْمَابِهِ وَعَذَّبِهِ عَذَّابَ جَنَّلِ  
 مَعْلُومٍ لَّا يَعْدُ دَخْلَقَنْ وَرَضِيَ رَحْسَكَ وَرَزَقَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَّاتِكَ اشْفَعْرَلَهُ الدَّيْنَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَرُ الْأَيْمَنِي  
 بِعَنْ الْقَيْوَمِ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ بِالْجَمِيعِ

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بابا صاحب تعلیل ہوتی ۔ اور دونوں نسب نامے  
 بابا صاحب کو پیش کر دیے گئے اور علیم اللہ ابدال  
 نے اپنی والپی کی نسبت دریافت کیا ۔ آپ نے  
 فرمایا تم اس قدر پر لیشان کیوں ہو ۔ تب علیم اللہ  
 ابدال نے عرض کی ، مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ  
 کلیہر پر کوئی بُنت بڑی تباہی آنے والی ہے اور  
 مجھے اپنے یہے خوف معلوم ہو رہا ہے کہ ساری  
 عمر مجھے ایسا خوف معلوم نہ ہووا تھا ۔ محکس کرتا  
 ہوں کہ کہیں میں بھی اس قدر خدا میں بُنتلا نہ ہو  
 جاؤں ۔ خدا کے یہے حضور ! میری تکیین فرمائیں ۔  
 حضرت بابا صاحب نے علیم اللہ ابدال کی کمریہ

شَهَادَةُ اللَّهِ لِلْمُلْكِ الْعَالِيِّ  
 مَا شَاهَدَ اللَّهُ لِلْمُلْكِ الْعَالِيِّ  
 بِلِحِيَّشِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الَّذِي أَبَيَ وَعَلَى اللَّهِ وَأَخْرَاهِهِ وَعَدَتْهُ بَعْدَ مَكْلِيلٍ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَعَدَ دَخْلَاتٍ وَرَضِيَ تَقْشِكَ وَزَرَتْ تَعْشِكَ  
 وَمَدَّ كَلَامَكَ أَشْعَفَرَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ  
 بِلِحِيَّشِ الْقَوْمُ وَأَنْوَبَ الْمَيِّتَ

### تذكرة النوار صابری

دستِ شفقت پھیر کر فرمایا۔ تمیں خوف محسوس نہیں  
 کرنا چاہیے۔ میرے مخدوم کی تائید و حمایت ہجھ  
 پر سایہ فگن ہے گی۔ ان کلمات سے علیم اللہ ابدال  
 کی تشقی ہو گئی۔

اسی گھنٹوں میں مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا  
 نماز ادا ہوئی اور بابا صاحب نے مخدوم پاک کے  
 یہ جواب نامہ تحریر فرمایا اور علیم اللہ ابدال کو  
 بطرفت کلیر روانہ فرمایا۔ نماز عشا کے وقت علیم اللہ  
 ابدال حضرت مخدوم پاک کی خدمت میں خار  
 ہو گئے اور بجانب بابا صاحب کا خط مخدوم پاک  
 کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ آپ نے اس خط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْإِلَهِ إِلَّا يَوْمُ  
 الْحِقْرَبِ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْسِنَا  
 مُحَمَّدِ الرَّسُولِ الْأَعْلَى وَعَلَى الْهُدَى وَأَخْمَابِهِ وَعَتْرَتِهِ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومَ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضِيَ تَقْسِيكَ وَرَزَقَكَ هَرَبَشَكَ  
 وَمَدَادَ كَمَاتَكَ أَشْعَفَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَى  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَا قَمَّ

### تذكرة او اوصایری

کو لے کر آنھوں سے لگایا اور سر پر رکھ کر تنظیم  
 کی اور علیم اللہ ابدال کو فے کر پڑھنے کا فتحم  
 فرمایا۔ بابا صاحب نے چند سطود میں وہ سب  
 پکھ لکھ دیا جو صنوں میں بھی لکھا نہ جا سکتا تھا  
 بابا صاحب نے لکھا:

عزیزی علی احمد : بحکم خداۓ عز و جل ولایت  
 کلیر آپ کی بکری ہے۔ آپ کو اختیار دیا جاتا  
 ہے کہ چاہے اس کا گوشت کھائیں یا دودھ  
 پیں ॥

حضرت مخدوم پاک حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ نے ارشاد فرمایا:  
 "بَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ" کے ظہور کا

دَنَّ اللَّهُ الْعِزَّةُ الْعَلِيَّةُ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْإِلَهِ إِلَّا هُوَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الْشَّيْخَ الْأَمِيِّ وَعَلَى إِلَهِ وَآخْرَاهِ وَعَتَّبْنَا بِعَدَّكَ  
 مَعْلُومَ لَكَ وَبَعْدَ حَلْقَكَ وَرَضِيَ قَسْكَ وَرَنَّتْهُ شَكَّ  
 وَمَدَّا دَكَّاتَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمِيِّ  
 بِالْقِيَومَةِ وَأَنْوَبَ الْأَيَّهِ يَا تَجْهِي

### تذكرة النوار صابری

زمانہ قریب آپنچا۔ علیم اللہ ابدال نے عرض کی  
 خود : اس قدر خداوندی میں میرے یہ کیا فتحم  
 ہے۔ ” مجھے کہاں پناہ ملے گی ” آپ نے  
 فرمایا : ” تم میرا ساتھ نہ چھوڑنا۔ یہیں تم کو  
 پناہ ملے گی۔ اگر تم علیحدہ ہو جاؤ گے تو تم بھی  
 قدر خداوندی میں پھنس جاؤ گے اور پھر ان نہ  
 ملے گا۔ ”

### کلیر میں زازلہ

بتاریخ ۹، محرم الحرام ۱۴۵۶ھ بحری المقدس  
 بروز پنجشنبہ حضرت مخدوم پاک ﷺ نے ورد

سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَكْفُورُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَحَمِّلْنَا  
 مُحَمَّدَ الْأَمِيْرَ الْأَعْلَى وَعَلَى الْأَئِمَّةِ وَآخِرَتِهِ تَعَدُّ دُلُلِ  
 مَعْلُومٍ لَنَا وَبَعْدَ دُخُولِكَ وَرِضْيِكَ نَفْسَكَ وَزَنْبَرِكَ  
 وَمَدَادِ كَلَائِمِكَ اشْفَعْرُالِلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الَّذِي  
 يَعْلَمُ الْقِيَومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا أَنْبَابُ الْأَهْمَالِ

### تذكرة الفوارص ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیفُ اللہ ، حرزِ یمانی و حرزِ مرتفوی ہے ترکیب قیمی  
 روحی تلاوت فرمایا اور آسمان کی طرف دم فرمایا۔  
 دوسرا بار اسی سلطان الادوار کو ہے ترکیب غوثی  
 معنوی تلاوت فرمایا کہ زمین کی طرف دم فرمایا۔ اُسی  
 وقت زمین میں زلزلہ معموس ہونے لگا۔ تھوڑے  
 عرصے کے بعد پھر ایک زلزلہ آیا۔ ایک پھر دن  
 پھر سے پھر ایسا ہوا۔ ریس شرنے قاضی کو بلوا  
 کر دریافت کیا کہ ”آج کیا بات ہے کہ صحیح  
 سے تین مرتبہ زلزلہ آپکا ہے؟“ قاضی خود بھی  
 حیران تھا۔ اُس نے جواب دیا کہ ”میری سمجھ  
 میں کچھ نہیں آ رہا“ اُس وقت ریس شر کے

سَمِعْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِنَّا نَعْبُدُهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَمِّلْنَا  
 مُحَمَّدَهُ الَّذِي أَمَّى وَعَلَى الْهُ وَأَخْمَابِهِ وَعَرَبِهِ بَعْدَكَ  
 مَعْلُومَهُ لَكَ وَبَعْدَ حَلْقَاتِكَ وَرِضْيَ نَفْسَكَ وَرَبِّهِ هَمَّاتِكَ  
 وَمِدَادَ كَلَّاتِكَ اشْعُفْرَاللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْيَمِي  
 يَقِنُ الْقَوْمَهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا تَوْبَالَيْهِ

### تذكرة النوار صابری

دل میں خلل پیدا ہوا کہ یہ قدر تھا ہے جو حضرت  
 اقطاب ہند کی ناؤشوئی کی وجہ سے ہے۔ اب  
 بھی اچھا ہے چلیں اور جا کر معافی مانگ لیں  
 اور ان کی بیعت کر لیں۔ قاضی مردود نے جواب  
 دیا۔ ”آپ منہوںی معمولی بازوں سے غائب ہو جاتے  
 ہیں۔ یہ سب سحر ہے اور سحر باطل ہوتا ہے۔  
 اگر آپ سحر کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو میں نے  
 بھی ایک ساحرہ تلاش کر لی ہے۔“ چنانچہ ذمowan  
 کے فتحم سے تصریت بننے نامی ایک ساحرہ عورت  
 کو بلوایا گیا اور اُس سے پوچھا۔ اُس فتنہ صفت  
 عورت نے کہا ”یہ ساحر کا کام ہے۔ میں بھی زین

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي فَكُوْمَر  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسِّنْ  
 مُحَمَّدَ الشَّجَاعِيَ الْأَطْهَرِيَ وَعَلَى الْهَادِي وَصَاحِبِهِ وَعَنْهُ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومَ لَكَ وَبَعْدَهُ خَلْقَكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ فَزَرَّتْهُ شَرَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَامَاتِكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 بَعْدَ الْقَرِيبَوْمَرْ وَأَتَوْبُ بِالْحَيَاةِ بِالْمَوْتِ

### تذكرة النوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کو بخشش دے سکتی ہوں ۔ چنانچہ اُس ساری  
 نے سحر سے زین کو بخشش دی ۔ اُس قسم سفت  
 عورت نے گیارہ مرتبہ ایسا کیا ۔ لیکن دراصل اس سحر  
 سے زلزلہ اُن لوگوں کے قُوب کا زلزلہ تھا ہے  
 وہ لوگ زین کا زلزلہ محوس کر رہے تھے ، بات  
 پکھڑ نہ تھی ۔ غرضیکہ اُس ساری کی اس حرکت سے  
 ذموان رئیسِ شر مطمئن ہو گیا ۔ دوسرے دن نماز  
 بھروسہ کی اذان کے وقت تک سات مرتبہ زلزلہ ہوا  
 اذان کی آواز سُن کر لوگ جامعہ مسجد کی طرف  
 روانہ ہوئے ۔ حضرت مخدوم پاک ش بعث علمیم اللہ ابدال  
 اور بہاؤ الدین کے پیشتر ہی مسجد میں جلوہ افروز ہو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا يُفْرِطُ إِلَيْهِ يَأْتِيهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَمِّلْنَا  
 مُحَمَّدَ الَّذِي أَعْلَمُ بِهِ وَعَلَى الْهُوَّةِ وَأَخْمَاهِهِ وَعَثْرَتِهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَّا تَكُونُ حَلْقَتُكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَضِيَّ هَمْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَّاتِكَ اشْعَرْ قَرْلَاهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَرُ الْأَعْلَى  
 يَأْتِيَ الْقِدْرَوْمَ وَأَتُوبُ لِلَّهِ يَوْمَ يَأْتِيَ

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پہنچے تھے اور آپ مصلی امامت پر تشریف رکھتے  
 تھے کہ اتنے میں رئیس شہر اور قاضی تبرک بھی  
 حاضر ہوئے اُس وقت مسجد میں بقول بعض تیرہ<sup>(۱۳)</sup>  
 ہزار اور بعض کے کئے کے مطابق اکیس<sup>(۱۴)</sup> ہزار  
 افراد جمع تھے۔

### جامعہ مسجدِ کلیہ کارکوٹ

س وقت قاضی شر اپنے مصلی کے نزدیک آیا  
 تو اُس وقت پھر جناب مخدوم دو جہاں<sup>جہاں</sup> نے  
 باواز بلند فرمایا کہ :  
 ”آج صبح سے قہر خداوندی کا نزول ہو رہا

سَلَامٌ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا هُوَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ النَّبِيَّ الْأَمِينَ وَعَلَى الْهَمَّةِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتْرَتِهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَّا تَكُونَ وَقَدْ وَخَلَقْتَ وَرَضِيَّ نَسْكَنَ وَزَنْتَ عَشْرَكَ  
 وَمَدَّا دَكَّلَاتَكَ اشْفَعْرَلَهُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
 يَعْلَمُ الْقِيَومُ وَالْأَتْوَبُ إِلَيْهِ يَا فَيْضَ اللَّهِ الْعَالِمِ

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہے۔ بھجو جاؤ اور راہ راست پہ آ جاؤ اور بیعت  
 کرو اور امامت تسیم کرو تو اب بھی خیر ہے  
 ورنہ تم لوگوں کو پختاونے کا بھی موقع نہ ملے گا۔  
 قاضی مردود نے جواباً کہا کہ ”تم ہم لوگوں کو بار بار  
 کیوں قبر خداوندی سے ڈراتے ہو ہم تمہارے  
 سحر و ساحری سے بکھوبی واقف ہو گئے ہیں۔  
 ہم نے بھی ایک ساحرہ تلاش کر لی ہے۔  
 ہم ہرگز تمیں اپنا امام تسیم نہیں کریں گے۔  
 یہ سن کر حضرت مخدوم دو جہاں وَهُوَ لِلْمُعْتَدِلِ نے  
 مصلی چھوڑ دیا اور پہلی صفت میں بیٹھ گئے مگر  
 لوگوں نے وہاں سے یہ کہہ کر کہ یہ ہماری

يَاحِيَّ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْإِيمَانِ إِلَّا بِهِ وَمَا  
 أَلَّهُ مُكَبِّلٌ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَهِّيزِنَا  
 مُحَمَّدِنَا التَّقِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى الْهُوَّ وَأَخْرَاهِهِ وَعَرْتَهِ وَعَدَهُ  
 مَمْلُومَتَكَ وَعَدَهُ خَلْقَكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَرَضِيَ عَزْلَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَامَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمِيِّ  
 يَاحِيَّ الْقِيَومُ وَأَتُوْبُ تَائِبُهُ

### تذكرة النوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جگہ ہے اٹھا دیا ۔ اسی طرح دالان سے مسجد کے  
 صحن میں ، پھر بیرونی دروازہ کے قریب آخری  
 صفت میں حضرت مخدوم پاک صلواتہ اللہ علیہ و آله و سلم و علی آلہ و آلہ و سلم بیٹھ گئے ۔  
 وہاں بھی کسی مردود نے کھڑا نہ ہونے دیا کہ  
 میری جگہ ہے ۔ سیڑھیوں پر بھی جگہ نہ ملنے کے  
 باعث آپ مسجد کے باہر تشریف لے آئے ۔  
 آپ کے ہمراہ علیم اللہ ابدال کو آنا پڑا ۔ بہاؤ الدین  
 کو سیڑھیوں میں بھگہ مل گئی ۔ آپ نے مسجد کو  
 حکم فرمایا : ” ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ آتے ہیں  
 نماز پڑھتے ہیں اور چلے جاتے ہیں لیکن اس  
 عرصہ میں تو نہ کبھی رکوع نہیں کیا اور نہ ہی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِأَيْمَانِهِ  
 الْأَمْرُ مَعَهُ صَلَّى وَسَلَّمَ وَبِأَيْمَانِهِ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَيْشِنَا  
 مُحَمَّدٌ الدَّيْنُ الْأَقْرَبُ عَلَى اللَّهِ وَأَنْجَاهُمْ وَعَتَقَهُمْ بَعْدَ مَوْلَانَنَا  
 مَقْتُولَمْ لَكُمْ لَكُمْ وَبَعْدَهُ خَلْقُكُمْ وَرَضِيَّ تَقْسِيْكُمْ وَزَرَبَ عَرْشَكُمْ  
 وَمَدَّ أَكْلَمَاتِكُمْ أَشْعَفَرَاللَّهُ الَّذِي لَأَلَّهُ الْأَهْمَالُ الْجَيْمُ  
 يَعْلَمُ التَّعْجِمُ وَالْأَوْدُونَ الْيَمِيمُ

### تذكرة الوارص ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کبھی سجدہ کیا ہے۔ اب بحکم اللہ : تم بھی نماز پڑھو ” اسی اشارہ میں اگلی صفت سے دو آدمیوں نے زور سے کہا کہ ”حضرت! ہم ولی اللہ ہیں ، اور آپ کی بڑگی اور امامت کے دل سے قالیں ہیں ہم کو نجات دلویں یے ” آپ نے جواب فرمایا ” تم دو نوں نے اول روز سے ہی کبھی میری امامت کو تسلیم نہ کیا ۔ فقیر کا مارا ہوا کافر ہوتا ہے چاہے ولی ہی کبھی نہ ہو ۔ یہ فرمائ کہ آپ بھی نماز میں مشغول ہو گئے تو بوجب حکم وقت سب لوگ رکوع میں گئے تو بوجب حکم مسجد نے بھی رکوع کیا اور سب لوگوں کو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْأَيَّالِ  
 إِنَّا بِهِمْ نَوْرٌ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِيلِنَا  
 مُحَمَّدِ الَّذِي أَمْرَى وَعَلَى الْأَمْرِ وَأَخْبَرَهُ وَعَدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَّا يَرَى وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَّ هَرَبَتْكَ  
 وَمَدَادَ كَلَّاتِكَ اسْعَفْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ  
 يَوْمَ الْقِيَومَةِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَومَةِ

تَذَكِّرَةُ الْوَارِصَةِ بَارِي

دیا کر اسفل التافین کی طرف پہنچا دیا۔ مسجد کی  
 اس حرکت سے سارے شہر میں زلزلہ آیا۔  
 اس وقت مخدوم دو چہار جگہ مسجد یہ کلمات فرم  
 رہے تھے۔

”هُوَ يَا مَنْ هُوَ يَا مَنْ لَيْسَ إِلَّا هُوَ إِلَّا  
 هُوَ حَقٌّ حَقٌّ حَقٌّ“

جو لوگ باہر تھے اس واقعہ کو دیکھ کر  
 بے تھاشتا ادھر ادھر بھاگ گئے اور لوگوں  
 کو مسجد کی تباہی کی خبر دی۔ مسماۃ گنزاروی  
 بھی روئی ہوئی پہنچی اور عرض کرنے لگی۔  
 ”حضور! میرا بہاؤ الدین بھی انہی میں تھا۔“ حضرت

دَلِيلُ الْعِزَّةِ التَّعَظِيمُ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَاهٍ بَلَى  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّانَا وَاجْبِينَا  
 مُحَمَّدَ الشَّيْخِ الْأَعْظَمِ وَعَلَى الْهُوَّا وَاصْحَابِهِ وَعَذَّبْهُ بَعْدَ مَكْلِفٍ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ حَلْقَتِكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَثَتْ هَذَنَ  
 وَمَدَادَكَ تَرَكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ  
 يَعْوِجُ الْقِيَومُ وَآتُونَبِ الرَّبِيعَ

### تذكرة انصار بری

نے فرمایا :

” علیم اللہ ! اُسے مسجد کی سیرھیوں سے  
نکال لاؤ ”

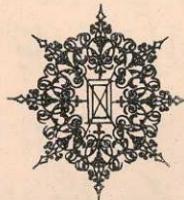
اور فرمایا :

” بارہ پر تک مجھ کو عبدیت خاص حاصل  
ہے۔ تم لوگ بارہ کوس شر سے باہر اپنے  
عزیزوں کو لے کر نکل جاؤ۔ بیاں قرآن دنی  
کا ترزوں ہو گا اور حد بارہ کوس میں کسی کو  
قرآن دنی سے نجات نہ ملے گی۔ ”  
ازال بعد آپ نے ایک عربیہ مشتمل بر  
حالات انداز مسجد حضرت بابا صاحب

لِمَحِيشٍ مَا شاءَ اللَّهُ لِاقْوَةَ الْأَيَالِلَهِ يَا وَبَرَّ وَرَبَّ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَيْشِنَا  
 مُحَمَّدِ الَّتِي أَرْقَى وَعَلَى الْهُ وَأَخْحَابِهِ وَعَتْرَتِهِ تَعَذُّدَ  
 مَعْلُومٌ لَّا يَعْدُ وَحَلْقَاتٍ وَرَضِيَ نَفْسُكَ وَزَنْتَ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَّاتِكَ اشْعَفْرَاللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْوَى  
 يَا عَزِيزَ الْقَوْمِ وَأَنْبُوفَ الْجَمِيعِ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ

مِذَكْرَةُ الْوَارِصَاتِ بَرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْ الْمَالِكِ

کی خدمت یا برکت میں پذریعہ علیم اللہ ابدال روانہ  
 فرمایا اور اُسے حکم دیا :  
 «جب تم دپس آؤ تو میری پشت کی طرف  
 رہنا ۔ جو حکم ملے اُس کی تعییں کرنا ، ورنہ  
 نقصان اٹھاؤ گے ۔»



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا يُفْرِطُ إِلَيْهِ يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَاجْبِسْتَنَا  
 مُحَمَّدَ وَالَّذِي أَرْسَلَهُ وَعَلَى الْهُوَاءِ وَأَخْصَاهُهُ وَعَنْهُهُ عَدْدٌ كُلُّ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَيَقِدُ حَلْقَتَكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنَّ هَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلْمَاتَكَ أَشْفَعَ رَلَلَهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَرُ الْجَمِيعُ  
 وَمَدَادَ كَلْمَاتَكَ أَشْفَعَ رَلَلَهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَرُ الْجَمِيعُ

### تذكرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## بَابِ دَهْرِمْ

## کلیر میں طاعون

بات یہیں ختم نہیں ہوتی۔ آپ کی زبان خدا کی تلوار تھی۔ کلیر کے مکینوں نے آپ کو بڑا دکھ پہنچایا تھا اور بایا صاحب کے فرمان اور احکام کی نافرمانی کی تھی۔ نمازوں کے تباہ و بریاد ہو چکنے کے بعد جلال صابری شہر کلیر پہ نازل ہوا۔ پوری آبادی طاعون کی زد میں آگئی۔ گھٹیاں نکلتیں، سنجار چڑھتا اور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
 الْمُهْمَّصِلَ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَيَّسِنَا  
 مُحَمَّدِ الْأَنْبِيَّ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ وَأَخْرَاهُ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ تَكَ وَلَدَ وَخَلْقَكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَرَزِّكَ عَشْرَكَ  
 وَمِدَادَكَاتَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَّ الْيَ  
 حُقُوقُ الْقِيَمَةِ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَا تَعَالَى

### تذكرة انوار صابری

آدمی رُخت ہو جاتا۔ آنا فانما آباد اور پُر رونق  
 شر دیران ہو گیا اور پُرسے کے پُرسے خاندان  
 موت کا شکار ہو گئے۔ میتین پڑی سڑتی  
 رہتیں۔ اُنہیں دفن کرنے والا کوئی نہ ہوتا کہتے  
 ہیں کہ کمیر کی وہ رونق اور آبادی جو جلال  
 صابری سے پہلے پائی جاتی تھی پھر کبھی واپس  
 نہ آئی۔ شاہانِ دلی نے بڑی کوششیں کیں کہ  
 اسے دوبارہ آباد اور پُر رونق بنا دیا جائے۔  
 لیکن اُنہیں اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا يُفْتَنُ أَيُّ الْأَيَّلَةِ  
 إِنَّا بِمَا فَعَلَوْهُ  
 أَمْوَالُهُمْ وَبَارُوكُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا بِالشَّيْءِ الْأَكْبَرِ وَعَلَى إِلَهٍ وَآخْرَاهِهِ وَعَنْهُ أَعْدَدْنَا  
 مَعْلُومًّا لَكَ وَبَعْدَ حَلْقَتِكَ وَرَضِيَّ تَقْسِطَكَ وَزَنَّ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَّاتِكَ أَشْعَفْنَا اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْوَى الْمَعْلُومُ  
 بِإِيمَانِ الْقَوْمِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بِإِيمَانِ

تذكرة انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## علیم اللہ ابدال کا عرضیہ لیہا اور جناب بابا صاحب کا فرمان

علیم اللہ ابدال سرکار مندوم دو بھاں  
 کا عرضیہ لے کر جس میں واقعہ کلیر درج تھا۔  
 اُسی شام جناب بابا صاحب کے پاس پاپتیں  
 شریف پہنچے۔ نمازِ عشا کا وقت ہو رہا تھا۔  
 مُریدین اور اولیاء کرام ان کی خدمت میں حاضر  
 تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ”علیم اللہ ابدال  
 سے تم سب حضرات احوال گزشتہ کلیر مع  
 نقشہ جامع مسجد اپنے اپنے مکاتیب میں منتقل  
 کرو اور جب مزاج پُری کو کلیر جاؤ تو

لِرَحْمَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلِرَحْمَةِ مَائِيَّةِ الْجَنَاحِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِإِذْنِهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الَّتِي أَنْهَى وَعَلَى الْهُ وَأَخْبَاهُ وَعَنْتُهُ بِعِدَّ دُلْجِلْ  
 مَعْلُومَ لَلَّاتِ وَبَعْدِ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ تَقْسِيكَ وَزَنَّ هَرْشِلَكَ  
 وَمَدَادَ كَمَاتَكَ اسْعَفْنَاهُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّاهُ الَّذِي  
 يَأْتِيَ الْقِيَوْمَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَا تَمَّهِيْمَ

### تذكرة افوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہاں کا حال بالشرح تحریر کرنا۔ ان سب تحریروں  
 سے میرے خدموم کا احوال ہن آفیلہ الی آخرہ  
 ان کے خلیفہ کے پاس جمع کیا جائے گا اور  
 سائٹھے سات سو برس یہ حال مخفی ہے گا۔  
 اس کے بعد اس سلسلہ صابریہ کا ایک مجدد ہو  
 اولاد حضرت امام ابوحنیفہ سے ہو گا، اپنے  
 زمانہ اجتہاد میں اس کو ظاہر کرے گا اور مشتر  
 کرے گا ॥

بعدہ سب حضرات اعلیٰ خلفائے بابا  
 صاحب نے عرض کی کہ حضور! سرزین کلکیر پر  
 اس قدر قدر الٰہی ہونے کا سبب کیا تھا؟ حضرت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 لَا يَحِشُّ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُوْلَةً أَيْلَالَكَ وَأَيْتَمَوْرَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَجَيْسِنَا  
 مُحَمَّدٌ وَالثَّقِيلِي الْأَعْلَى وَعَلَى إِلَهٍ وَأَخْحَابِهِ وَعَتْرَتِهِ بَعْدَكَ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِقَتِكَ وَرَضِيَ تَقْسِيكَ وَرَزِّتَ هَرَبَاتِكَ  
 وَمَدَّا كَلَّاتِكَ أَشْفَقَرَلَهُ اللَّذِي لَأَرَلَهُ الْأَهْوَالُ الْمُعَيْنَ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَتُؤْتُ الْأَيْمَانَ

### تذكرة اوارض ابری رضی اللہ عن الحسنۃ

بایا صاحب نے یہ سن کر حضرت سید نظام الدین بداؤنی رسول اللہ علیہ السلام سے فرمایا کہ ”ان حضرات کو مکتوب طاب قربت الوحدت“ تصنیف حضرت قطب ربائی غوث الصمدانی شیخ مُحی الدین عبد القادر جیلانی محبوب سُجَانی کیرم الطرفین حسنی و الحسینی رسول اللہ علیہ السلام کا معاشرہ کراؤ تاکہ یہ سب حضرات اس پیش خبری کو دیکھ کر تسلیم حاصل کریں یہ پہنچنے بہوجب ہدایت جناب بایا صاحب سب حضرات نے مکتوب طاب مُتنزکہ معاشرہ کیا، جس میں حضرت قطب ربائی غوث الصمدانی شیخ مُحی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُرُوْجَةَ إِلَّا مَلَكَ يَأْتِيُهُمْ  
 الْمُهُوَّصِلُ وَسَلَمٌ وَبَارِكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا الرَّبِّ الْأَكْرَمِ وَعَلَى الْهُوَّةِ وَأَخْرَاهِهِ وَعَزَّرَتْهُ بَعْدَ دَلْكِ  
 مَعْلُومَ لَكَ وَبَعْدَ حَلْقَاتِ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَرَّتْهُ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّ أَكْلَمَاتِكَ اشْتَفَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْرَمُ الْيَتِي  
 يَأْتِيُهُمْ وَأَتُوْبُ لِلَّهِ يَتِيْهُ

### تذكرة الوارِصَاتِ بِرِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

بُحْنَانِ كَرِيمِ الْطَّرَفِينِ حَسَنِي وَالْجَعْنَبِيِّ نَے پیش  
 خبری تحریر فرمائی تھی کہ جناب مخدوم علی احمد صابر  
 رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى يَعْلَمُ کا شر ہرات میں قریب ۵۹۲ھ بھری  
 المُقْدَسِ نہوں ہو گا اور پورا ش پا کر طریق پشتیہ  
 میں خلافت حاصل کر کے بُت پرستوں کے شہر  
 میں قیام ہو گا۔ اُن کے جلال سے جل کر  
 وہ زمین سیاہ ہو جائے گی اور پھر وصال کے  
 بعد اُن کے جسم دو پتھروں کے درمیان قائم  
 رہے گا۔ جو صاحبِ نطابِ حرزِ مُرتضوی قیومی  
 رُومی کا ایک نُبُغْزہ ہو گا اور حضرت غُزْبَیْر عَلَیْهِ السَّلَامُ  
 کے نُبُغْزہ کے بدل میں کرامتِ غُزْبَیْری شمار کی

لَا حَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِينَ  
 مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ لِإِلٰهٍ بَعْدَهُ يَوْمَ  
 اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ السَّيِّدَ الْأَعْظَمِ وَعَلَى الْمَهْبَطِ وَأَخْيَاهِهِ بَعْدَهُ كُلَّ  
 مَعْلُومٍ تَكَ وَبَعْدَهُ خَلْقٌ وَرَضِيَ تَفْسِيكَ وَزَنَّ عَرْشَكَ  
 وَمِنْ دَادِكَمَاتِكَ اشْتَغَلْتُمُ الْمُرْدَى لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْوَالُ  
 بَعْدَهُ التَّشِيهُمْ وَأَتُوَبُ إِلَيْهِ يَا سَيِّدَ الْأَهْمَالِ

### تذكرة افواص سایری رضی اللہ عن علیہ وسلم

جائے گی جس کے بارہ میں سردار انبار شنشاہ  
 دوسرًا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بھی فرمائے  
 ہیں۔ اس فرمان عالیٰ کو حضرت بنی عبد القدوں  
 گنگوہی دفینہ حضرت مخدوم پاک پال تفصیل ظاہر  
 کریں گے۔ مخدوم علی احمد کا دفینہ قریب شہ  
 ہجری المقدس کے ایک اولو العزم و المرتبہ مجدد  
 زمانہ خاندان پشتیہ صابریہ کے درست حق پست  
 سے جو اولاد میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ سراج  
 الائمه سے ہو گا عمل میں آئے گا۔ اور  
 حال مخدوم علی احمد صابر صاحب ہمارے زمانہ  
 سے عرصہ ۹۵ سال بعد کیفیت نہور باطن میں

سَمَّا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا مِنْهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ بْنَ النَّبِيِّ الْأَكْرَمِ وَعَلَى الْهُدَى وَاصْحَابِهِ وَعَنْهُمْ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَا كُوْنَتْ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَّتْ عَشْرَكَ  
 وَمَدَّا دَكَلَاتِكَ اسْتَغْفِرُ لِلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 بَعْدَ الْقِيَوَمَةِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ

### تذكرة انوار صابری

ایک مجید وقت اُسی سلسلہ صابریہ کا کہ وہ بھی اولاد حضرت امام اعظم ابوحنیفہ سراج الامراء سے ہوا گا اس راز کو افشا کرے گا۔ وہ زمانہ قریب حضرت امام مددی عَلَيْهِ السَّلَامُ کے ہونے والا ہے اور اس احوال رازِ محنتی کے افشا کرنے کا کیفیت ظہور باطن میں سبب یہ ہو گا کہ منکروں کی ظاہر و باطن سے سرکوبی ہو۔ اور اسلام کی پھر ترقی ہو۔ اُس وقت طرح طرح کے فتنے ہفت اقیم میں ظہور میں آئیں گے اور سلسلہ ہجری کے بعد آغاز شہادت ہجری سے یہ امر بُطُون سے ظہور میں آئیں گے۔

سَلَامٌ عَلَىٰ مَنْ أَنْتَ مُرْتَجِعُهُ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا وَحِبْرِنَا  
 مُحَمَّدِ الْأَمِيْرِ وَعَلَىٰ الْأَئِمَّةِ وَأَئِمَّةِ الْمُحَاجِّةِ وَعَلَىٰ جِبْرِيلَ  
 مَعْلُومَةِ الْمَلَائِكَةِ وَعَلَىٰ خَلْقِكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنْبُرِ شَرِيكَ  
 وَمَدِيدِ كَلَائِمِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمِيْرُ  
 يَا عَبْدَكَ مَالِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمِيْرُ

### تذكرة الواصيابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اُس وقت عارف مجاز مرفع الاجازت والاکرام  
 و المرتبہ کو اس کا علم ہوتا ہے گا۔ سوائے  
 اس کے مقدین کے کوئی اس کا علیم نہ ہو گا  
 اور اقطاب و اغیاث تمام روئے زمین آغاز  
 شَلَّه بھری میں مشترک قدر اور رحم کے ہوں  
 گے۔ روئے زمین پر ابدال بہت کم نزول  
 کریں گے۔ نقیب و نجیب تمام عالم کے  
 دُنیا داروں کو بد دعا دیں گے۔ دُنیا داروں کے  
 ایمان سلب ہو چکے ہوں گے مگر وہ جو  
 عارف مرفع سے واسطہ رکھتے ہوں گے،  
 محفوظ رہیں گے۔ شغل نوری میں شہانہ روز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا مِنْهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الْيَقِينِ الْأَقْرَبِ وَعَلَى الْهُ وَاصْحَابِهِ وَعَدَدِهِ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرَضِيْتَ نَسْكَ وَزَنْتَ عِشْرَكَ  
 وَمَدَّ كَمَاتَكَ أَشْعَرْتَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْرُ الْيَقِينِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### تذكرة اوار صایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باجانت شیخ کامل صرف ہوں گے ۔ سلب  
 ایمان سے مامون و محفوظ رہیں گے ۔  
 اس مجدد کی حکومت تارہ عطارہ و مریخ  
 سے جاری ہو گی اور یہ تارے منتقل غوث قمری  
 اور رجم مشتری قطب کے ہیں اور قریب ہے  
 کہ شبلہ ہجری کے وسط میں حد کثرت سے  
 ظہور پکڑے اور بعض بھی بکثرت ہو ۔ گناہ کبیرہ  
 زیادہ اور صفیرہ کم ہوں گے ۔ اس زمانہ کے  
 عارف صاحبِ مجاز بھی کذب گوئی میں بکثرت  
 مشغول رہیں گے ۔ مثالیں عارفوں کی خفیت و  
 ضعیف ہوں گی اور ان کے شیخ بھی ان کو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
**بِسْمِ اللَّهِ الْمَالِكِ لَا يَقُولُ إِلَيْهِ شَيْءٌ**  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارُوكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ رَسُولَكَ وَعَلَى الْأَقْرَبِينَ وَأَعْصَمْهُ وَعَزَّزْهُ  
 مَعْلُومَتَكَ وَبَدَّلَ خَلْقَكَ وَرَضِيَ تَقْسِيكَ وَزَوَّجَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّ أَكْمَانَكَ أَشْفَرْتَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا أَنْتَ مَنْ

### مذکرة انصاری

ہرگز ہرگز نہ سمجھیں گے ۔ ہاں اگر مرفع الاجازت  
 قیر کے رو برو میں اور غیر جو مثالیں ظاہر کریں  
 گے اور وہ از روئے وقت باطن اس کو سمجھیں  
 گے اور جواب تسلیں آئیں دیں گے ۔ فقراء  
 غیر مرفع کی ذہبت یہاں تک ہو گی کہ بوجب  
 قول مبارک حضرت مجبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم  
 دُنیا کو بجائے دین اختیار کیں گے ۔



کلیک کی چار چیزیں



جو قدر الٰی اور آتش غصہ سے محفوظ رہیں

۱۴ محرم الحرام ۶۵۷ھ بحری المقدس کو

سُبْحَانَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا هُوَ  
 إِنَّمَا مَلَكَ الْأَرْضَ مَنْ أَنْشَأَهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَمِّلْنَا  
 مُحَمَّدَ السَّعِيْدَ الْأَجْمَعِيَّ وَعَلَى الْمَهَاجِرَةِ وَعَلَى حِجَّتِنَا  
 مَعْلُومَ لَنَا وَبَعْدَ دَخَالِقَكَ وَرِضْنِي نَفْسِكَ وَرَزْنِي عَرْشِكَ  
 وَمِدَادِ كَلَائِكَ أَشْفَعْنَا اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ  
 يَعْلَمُ التَّقْيِيمَ وَأَنْوَافُ النَّعِيْمِ

### تذكرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب آپ عبدیت خاص سے فارغ ہوئے اُس وقت نمازِ تجد کا وقت تھا۔ آپ فتحہ مکرانی کے مکان میں تشریف لائے اور جس جگہ حضور انور کا مزار پر آوار ہے یہ جگہ اول روز سے ہی آپ کو پسند تھی اس جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ علیم اللہ ابدال حاضر تھے۔ مخلوقاتِ کلیر اس عرصہ میں آپ کو ملاش کرتی رہی مگر آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ کلیر کی چار چیزوں نے بُریانِ حال آپ سے استدعا کی کہ وہ قرآنی سے محفوظ رہیں۔ آپ نے ان چار چیزوں کی استدعا قبول فرمائے کہ دعا کی۔ چار

دَرَسَ اللَّهُ وَلَمْ يَرِدْ التَّعْجِي  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَاهٍ بِإِلَاهٍ يَوْمَئِرُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَحَسَّنْ  
 مُحَمَّدَ الْشَّيْعَ الْأَمِيْ وَعَلَى الْهَمَّ وَأَخْصَابِهِ وَعَتْقَبَهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ وَخْلَقِكَ وَرَضِيَّ نَعْشَكَ وَرَفِيَّ نَعْشَكَ  
 وَمَذَادَ كَلَامَاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَنِي  
 بِيَمِينِ الْمَقْوَمِ وَأَتُوْبُ لِيَمِينِهِ يَتَمِّمُ

تذكرة الوارص ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیزیر یہ میں :

۱ - درخت گلر

۲ - ایک فاختہ جو درخت گلر پر آشیانہ  
بنائے ہوئے تھی۔

۳ - ایک قطعہ زمین جو حضرت کے جانے  
قیام سے کچھ فاسد پر تھی۔

۴ - قطعہ مزار سیدنا امام الدین صاحب جو  
حضرت غوث پاک کی اولاد میں  
سے تھے اور حضرت خواجہ خواجهگان  
غريب ناز خواجہ معین الدین پشتی اجمیری  
کے مریدوں میں سے تھے۔

لکھنے والے

مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَأْمُرُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَحِبْنَا  
 مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَطِقِيِّ وَعَلَى أَهْلِهِ وَاصْحَّاهِهِ وَعَزْرِيهِ بَعْدَهُ كُلَّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدِ خَلْقِكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَزِّتَهُ شَرْكَ  
 وَمَدَّا كَمَا تَكَشَّفَ اللَّهُ الَّذِي لَأَرَاهُ الْأَهْوَالُ  
 يَعْلَمُ الْقِيمَةَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا حَمَدُ

تذكرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## کلیر کی آتش زدگی

سیزرا لاقطب میں تحریر ہے کہ ان چار چینیں  
 کے تحفظ کی دعا فرمائ کر آپ درختِ گلزار کے  
 قریب رو بقیلہ ہو کر کھڑے ہو گئے ۔ علیم اللہ  
 ابدال سایہ کی طرح آپ کے ساتھ تھے ۔ آپ  
 نے پشتِ مبارک درختِ گلزار سے لگا دی ،  
 اور پائیں ہاتھ سے اُس کی ایک شاخ پکڑ لی  
 اور داییں ہاتھ کی مُمٹھی بند کر کے انگشتِ شہادت  
 بُند کی اور ہاتھ کو قلب کے سامنے لا کر  
 آسمان کی طرف نگاہ کی ۔ خود ری دیر تک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا يَقُولُ إِلَيْهِ إِلَيْا يَأْتِيهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ إِلَيْهِ الْأَمْيَّةِ وَعَلَى إِلَهِ وَآخْرَاهِهِ وَعَنْتَهِ بِعَدَدِ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ فَقِيلَ وَقِيلَ حَلْقَكَ وَرَضِيَ تَقْسِيكَ وَزَرَّ تَغْشِيكَ  
 وَمَدَادَ كَلْمَاتِكَ أَشْعَرْ قَلْلَةَ اللَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْيَّةِ  
 بِحَمْدِ الْقَيْوَمِ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ بِتَائِي

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ استغراق میں ہے ۔ خودوں دیر کے بعد  
 درخت کی شاخ ہاتھ سے چھوٹ گئی اور دوسرا  
 ہاتھ بھی نیچے چھوڑ دیا ۔ آسمان کی جانب سے  
 آنکھیں ہٹ گئیں ۔ اُسی حالت میں آپ درخت  
 گلزار سے خودوں فاصلے پر کھڑے ہو گئے ۔  
 ایک ساعت کے بعد جو آپ نے چشم جلال  
 کو واکیا اور نظر بر ق صورت زمین پر پڑی ، تو  
 آپ کے پائے مبارک سے سات قم کے  
 فاصلے پر زمین سے آگ نکلن شروع ہو گئی اور  
 چاروں طرف بڑھتی اور پھیلتی گئی اور ان چار  
 چیزوں کو چھوڑ کر باقی ہرشے کو جلانا شروع کر دیا

يَا حَمْدُكَ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْأَوَّلِ إِلَّا يَوْمَ  
 الْأَنْتَيْمَ صَلَّى وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسِينَنا  
 حَسَنَدِ الْقَيْمَ الْأَمِيْ وَعَلَى الْهَمَّ وَأَعْصَابِهِ وَعَتْرَتِهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَسْلُومِكَ وَبِعَدَ وَخْلُقَكَ وَرِضْيَ نَفْسِكَ وَزِنَتِهِ بَعْدَ كُلِّ  
 وَمِدَادِكَ مَا تَكَبَّرْتَ أَشْعَفْرَاللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَمِيمُ  
 يَعْلَمُ الْقَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا قَيْمَ

تَذَكُّرَةُ الْوَارِصَاءِ يَارَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْ الْمُتَكَبِّرِ

اور ہر چیزِ تباہ ہونے لگی۔ آگ کے شکے  
 بلند ہوتے تھے اور کسی چیز کو پناہ نہ ملتی تھی  
 آگ بڑھتے بڑھتے بارہ کوس تک پھیل گئی۔  
 کئی دن تک آگ کا سلسلہ ختم نہ ہوا اور سارا  
 شہر بکیر جل کر خاک سیاہ بن گیا۔ صرف مذکورہ  
 چار چیزیں اس قبرِ خداوندی سے محفوظ و مامون  
 تھیں۔ آپ کی زبانِ مبارک سے یہ کلمات  
 نکلتے ہیں : **هُوَ يَا مَنْ هُوَ يَا مَنْ لَيْسَ**  
**إِلَّا هُوَ** ، اور کمبحی شدتِ جذب میں ، **لَا**  
**لَا لَا فَرَاتَةٌ**۔

جو شیء عمل جب جذب کی صورت اختیار کر

سُبْحَانَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْكُنْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
مُحَمَّدًا النَّبِيَّ الْأَمِينَ وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهِ وَعَذْنَتْهُ بَدْرُ دَلْلَي  
مَعْلُومٍ لَنَا وَعَدَدَ خَلْقَاتِ رَضِيَ تَشْكِنَ وَزَرَقَ تَعْشِلَتْ  
وَمَدَّ ذَكَرَاتِكَ أَشْعَرَفَ اللَّهَ الذَّي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَدُ  
وَمَدَّ يَمِّيَّقَتِكَ الْقَيُومُ وَأَتُوبُ تَائِيَّهُ بِتَائِيَّهُ

### تذكرة انصار ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جا تا ہے تو راہ سلوک کی تمام منزلیں کٹ جاتی  
ہیں - سیدراۃ المنتهی پرواز کی زد میں آ  
جا تا ہے - سالک کون و مکان کی ہرشے سے  
مستغفی و بے نیاز ہو جاتا ہے - سہتی موہوم کی  
تمام زنگینیاں اور دلچسپیاں مت جاتی ہیں انتفرق  
اور محیت طاری ہو جاتی ہے اور تمام پر مے  
اٹھ جاتے ہیں - حضرت مخدوم پاک ﷺ پر جب  
یہ کیفیت طاری ہوئی تو بوشی جذب ہیں اپنے  
حال و مقام کا کچھ یوں اظہار فرمایا ہے  
امروز شاہ شاہاں مہماں شداست مارا  
جب رائل باملاک درباں شداست مارا رسخاں (لہذا)

لَمْ يَجِدْ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ يَأْتِي وَمَا  
 أَلْهَمَ حَصْلَ وَسَلَمَ وَبَارِثَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الَّتِي أَغْرَقَ وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهِهِ يَعْدُكَ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَيَعْدُكَ خَلْقَكَ وَرَضِيَ تَقْسِيكَ وَزَنْتَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَمَاتِكَ اَشْعَفَرَ اللَّهُ الَّذِي لَأَلَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَمْدُ لِهِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاتُّوْبُ لِلَّهِ يَعْلَمُ

تذكرة الوارض میری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دی بنی آج ہماری خوش نسبی کے کیا کہتے کہ  
 بادشاہوں کے بادشاہ نے ہمیں شرفِ دربانی بخشنا  
 ہے اور ہمارے ہاں قدمِ رنجہ فرمایا ہے اور اسی  
 وجہ سے جبراہیل امین فرشتوں کی معیت میں ہماری  
 چوکھٹ پر دربانی کے لیے حاضر ہیں ۔ سبحان اللہ ۻ  
 اور پھر اسی عالمِ محیت میں مسلسل بارہ سال گزر  
 کی شاخ تھائے ساكت و صامت کھڑے رہے  
 اور یہ محمد ای اللہ ہونے کی حد ہے ۔ مَا شَاءَ اللَّهُ  
 آفاق ہاگر دیدہ آم مہربتاں ورزیدہ آم  
 بسیار خوباب دیدہ آم آتا تو چیزے دیگری



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَحَسِّنْ  
 حُمَّادَ الشَّفِيِّ الْأَرْبَعِيِّ وَعَلَى الْهَمَّادِ وَاحْسَابِهِ وَعَنْتَهِ بَعْدَهِ  
 مَعْلُومَتِكَ وَعِدَّ دَحْلَقَكَ وَرَضِيَ لَهُكَ وَزَنَ تَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَاتِكَ اشْغَلْرَلَهُ الدِّنِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْوَالُ  
 بِحَمْدِهِ الْقِيُومُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ بِحَمْدِهِ

تذكرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور پھر انہوں نے اپنے حال کا یوں انہمار فرمایا کہ  
 امرُوز شاہ شاہِ مہماں شد است کارا  
 جبریلؑ با ملائک دربار شد است کارا  
 در جلوه گاہ وحدت کثرت کجا بخوبی  
 ہش روہ ہزار نامم میکال شد است کارا  
 ماغانہ بھماں رابستیار سینیر کردیم  
 اے شیخ بُت پرستی ایماں شد است ما را  
 در محل گدایاں مرسل کجا بخوبی  
 بے برگ و بے فوائے ساماں شد است ما را  
 احمد بہشت دوزخ بر عاشقال حرام است  
 ہرم رضاۓ جانان رضوان شد است کارا

سَمَاءُ اللَّهِ الْأَعْلَى السَّمَاءُ  
يَرْجِي مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَقْوَةِ الْأَيَّالِ يَأْتِي بِهِمْ  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِخْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسِينَا  
مُحَمَّدِ الْأَنْبِيَّ وَعَلَى الْمَهْدِ وَأَحْمَارِهِ وَعَنْ تَهْرِيَّهِ يَعْدِ دُكْلِ  
مَعْلُومِ لَكَ وَعَدَ وَخَلَقَاتِ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنَّتْ عَرْشَكَ  
وَمَدَادَ كَلَائِكَ أَشْفَقَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْوَى الْيَ  
يَعْلَمُ الْقَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَتَبِعْ

### تذكرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

#### بایا یازدم

#### حضرت شمس الدین کی کلیر می آمد

بابا صاحب ، حضرت مخدوم دو جہاں صابر صاحب  
کی اس کیفیت سے بخوبی آگاہ تھے ۔  
جب اس حال میں ہستے ہوئے بارہ سال  
گزر گئے تو ایک دن بابا صاحب نے اپنے  
مریدیں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ۔ ” لوگو !  
کیا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو میرے صابر  
صاحب کو ہوش میں لے آئے ۔ ”

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَيْلَهُ  
 اللَّهُمَّ وَسِلْمُ وَبَارُكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا حَسَنِي  
 مُحَمَّدِ الشَّيْطَنِ الْأَكْبَرِ وَعَلَى الْهَمَّ وَأَخْحَاهِهِ وَعَزَّتْهُ بَعْدَ مُؤْلِفِ  
 مَعْلُومِ لَكَ وَكَذَّ وَخَلْقِكَ وَرَضِيَّ نَفْسِكَ وَزَفَرَ تَعْشِيشِكَ  
 وَمَدَادَ كَلَاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 بِحَقِّ الْقِيمَهُ وَأَنْوَبِ الْأَيْمَهُ بِحَجَّمَهُ

### تذكرة النوارس ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شمس الدین نامی ایک شخص جو علاقہ چرکستان سے بابا صاحب کے پاس آئے ہوئے تھے آگے بڑھے اور جناب بابا صاحب کے رو برو کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کرنے لگے خادم یہ فرض ادا کرنے کو تیار ہے۔ بابا صاحب نے اس حوصلہ مند شخص کو بغور دیکھا اور مُنتسب ہو کر فرمایا ”کیا تمھیں یقین ہے کہ تم میرے صابر کو ہوش میں لے آؤ گے؟“ شمس الدین نے عرض کی۔ ”اگر حضرت کی دعا اور فیض روحانی شامل حال رہا تو یہ کام اتنا مشکل بھی نہیں۔“ پھر بے لہجہ میں عرض کی ”اگر خادم اپنے مقصد

دَنَّ اللَّهُ الْعِزَّةُ التَّعِيْمُ  
 يَرْجِيْهُ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْإِلَهِ إِلَّا إِلَيْهِ يَأْتُ يَوْمُ الْحِسْبَانَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَبِنَا  
 مُحَمَّدَ إِلَيْهِ الْأَمْيَّةُ وَعَلَى الْهُ وَأَخْلَاقِهِ وَعَرَفَتِهِ بِعَدْكِنَ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَبَعْدَ وَخْلَقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَتَّ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّ أَكْمَانَكَ اتَّقْعِدْرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْيَّةُ  
 يَرْجِيْهُ الْقَوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا قَمِيْعَ الْحَسْبَانَ

### تذكرة انوار صابری رخصۃ اللہ تعالیٰ الحسنا

میں کامیاب ہو گیا تو اسے اس کا بڑا عظیم کام کیا  
 صلہ ملے گا؟ بایا صاحبؑ نے جواب میں  
 فرمایا ”جو چاہو گے عطا کر دیا جائے گا“  
 شمس الدینؒ نے عرض کی ”حضرت: خادم اس  
 کے صلہ میں جناب مخدوم پاک ﷺ کی خدمت  
 اقدس میں حاضر ہئے اور خدمت گزاری کی  
 سعادت کا خواہش مند ہے“ بایا صاحبؑ نے  
 اجازت دے دی لیکن یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ”ہوشیار  
 اور محظوظ رہتا کیونکہ صابرؑ کا جلال تھماے یئے  
 نظرے بھی ہے“  
 شمس الدینؒ جناب بایا صاحبؑ سے رخصت

سُبْحَانَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا إِلَيْهِ يَأْتُ شُوَّهُ  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا وَجَاهِنَّما  
مُحَمَّدِ السَّيِّدِ الْأَعْظَمِ وَعَلَى الْأَئْمَةِ وَأَعْصَابِهِ وَعَزَّزْهُ بَعْدَ مَكْلَفِ  
مَعْلُومِ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَضِيَّ عَرْشَكَ  
وَمَدَادَ كَلَاتِكَ اشْتَغَلْرَلَهُ اللَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَمُ الْأَمَمُ الْأَمَمُ  
بِحَمْدِ الْقَيْوَهِ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَا حَمْدُهُ

### تذكرةُ الْوَارِصَاتِ بِإِيمَانِ اللَّهِ تَعَالَى الْمُكَثَّةِ

ہو کہ صابر صاحب رضوی کی بارگاہ میں اس طرح پہنچے کہ اپنے کو ایک درخت کی آڑ میں پھپائے رکھا اور اسی اعظم سلسلہ صابریہ تلاوت فرماتے ہے جس کی وجہ سے آگ قرہ جو بارہ کوس کی حد میں تھی ، اُس سے محفوظ ہے ۔ آخر ہفت کر کے شمس الدین نے جس کو اللہ نے دلوں کو یکضیغ لینے والی خوش آhanی عطا فرمائی تھی ۔ درخت کی آڑ میں بیٹھے ہوئے ہی خوش آhanی سے قرآن پاک کی تلاوت شروع کی ۔ حضرت صابر رضوی کا دل پھکنے لگا اور جلالی کیفیت موم کی طرح پھکنے لگی اور خون ٹکوگا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَيْهِ يَأْتُ بِهِ وَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَهِنَّمَ  
 مُحَمَّدَ الَّذِي الْأَمْيَمْ وَعَلَى الْهُ وَأَصْحَابِهِ وَعَرْبِهِ بَعْدَكَ  
 مَقْلُومَكَ لَكَ وَعَدْ دَحْلَقَتَ وَضَيْ نَفْشَكَ وَزَنْتَ عَشْكَ  
 وَمَدَادَ كَلَاتَكَ اشْغَفُرَلَهُ الدَّنِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْهَمُ الْأَيْمَنُ  
 يَعْلَمُ الْقَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَعْلَمُ

تذكرة او اوصایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کیفیت پیدا ہو گئی۔ آپ نے آنکھیں کھول دیں  
 اور ادھر ادھر نظر دوڑا کر شمشُ الدین کو تلاش کیا۔  
 اور حکم فرمایا، ”کون ہو؟ سامنے آؤ“ شمشُ الدین  
 نے عرض کی۔ ”حضرت! خادم آپ کے جلال  
 سے خوفزدہ ہے۔ اگر امان ہو تو سامنے آئے“  
 آپ نے مُسکرا کر جواب فرمایا۔ ”ڈرنے کی  
 ضرورت نہیں۔ امان ہے، سامنے آؤ“ شمشُ الدین  
 سامنے آگئے۔ ارشاد ہوا، ”تلادوت کرو“ شمشُ الدین  
 نے تلادوت شروع کر دی۔ آپ پر وجدانی  
 کیفیت طاری ہو گئی۔ جب پھر ہوش میں  
 آئے تو ہوش ہو کر ارشاد فرمایا۔ ”بُتْ خُبْ

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِنَارٍ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَّنْ  
 مُحَمَّدَ الَّذِي أَمَّى وَعَلَى الْهُوَّ وَأَخْبَاهُ وَعَزَّرَهُ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَّا يَقُولُ وَبَعْدَ دِخْلَقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَرَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَكَ لَمَّا كَانَتْ أَسْعَفَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْيَمِينُ  
 يَأْتِيَ الْقِيَومُ وَأَتُؤْمِنُ إِلَيْهِ يَأْتِيَ

### تذكرة النوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

”تم نے ہمارا دل خوش کر دیا۔ بول کیا چاہتا ہے“  
 شمسُ الدین نے عرض کی۔ ”خادم حنفی کی خدمت  
 میں حاضر رہنے کا خواہش مند ہے۔ آپ نے  
 جواب فرمایا، ”اجازت ہے۔ لیکن اس بات کا  
 خیال رکھنا کہ ہمارے سامنے ہرگز نہ آنا۔ عقب  
 میں رہ کر گزر و بسر کرنا کیوں کہ ہمیں خود بھی  
 معلوم نہیں کہ تم کب ہم سے نقصان اٹھا جاؤ۔“  
 شمسُ الدین نے عقب میں رہنے کی شرط  
 منظور کر لی اور دن رات حضرت صابر صاحب  
 کی خدمت میں رہنے لگے۔

ایک دن حضرت صابر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان

مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِيَالِهِ يَا أَيُّهُمْ  
 الَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا أَنَّمَّيْ الْأَمْيَّ وَعَلَى إِلَهٍ وَأَخْتَاهِ بَعْدَ دُكْلِي  
 مَعْلُومٌ لَّا تَرَكْ وَبَعْدِ دُخْلَقَتْ وَرَضِيَ تَقْسَطَ وَرَزَقَهُ شَكْ  
 وَمَدِادَكَمَاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْيَّ  
 يَا أَيُّهُ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا قَيْمِي

### تذكرة النوار صابری

سے پانی طلب فرمایا۔ انہیں پانی لانے میں کچھ  
 دیر ہو گئی اور جب وہ پانی لے کر حضرت صابر  
رض کے عقب میں پہنچے تو سرکار سخت غصے  
 میں تھے۔ جوش میں فرمایا ”شمسُ الدین بابا؛ پانی  
 لانے میں اتنی تاخیر؛ کیا تجھے سمجھائی نہیں دیتا،  
 اندا ہو گیا ہے“ شمسُ الدین نے پانی کا آنکھوڑہ  
 تو حضرت صاحب کو فے دیا لیکن وہ خود اندرھے  
 ہو چکے تھے۔ انہوں نے روکر عرض کی ”حضرت؛  
 آپ کا نہلام اندا ہو چکا ہے، مجھے کچھ دکھائی  
 نہیں دیتا“ حضرت صابر صاحب رض نے مُرِّ  
 کر نابنا شمسُ الدین کو دیکھا اور سجدہ میں گر کر

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ لَأَقْرَأَكُمْ إِلَيْهِ يَا أَيُّهُمْ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسِّنْ  
 حُسْنَتِكَ الْأَعْظَمِ وَعَلَى الْمَالِ وَأَخْحَابِهِ وَعَنْتِهِ بِعَدْدِكَ  
 مَقْلُوبِكَ لَكَ وَيَقْدِهِ دَحْلُوكَ وَرَضِيَ تَفْسُكَ وَزَنَهُ بَرْشُكَ  
 وَمِدَادَكَ لَكَ أَشْعَقْرَهُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَمُ  
 يَا عَزِيزَ الْقَوْمِ وَأَتُوَبُ إِلَيْهِ يَا مُجِيئَ

### تَذَكِّرَةُ الْوَارِصَاتِ بَرِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

گرگراتے ہوئے عرض کی "إِلَهُ الْعَالَمِينَ" تو عالم  
 الغیب ہے اور خوب جانتا کہ تیرے اس  
 گونہ گار بندے کا یہ شمس الدین سچا دوست اور  
 ساختی ہے اس کے حال پر حم فرمایا "دعا  
 ختم ہوئی اور شمس الدین کی بصارت بحال ہو  
 گئی اور اکثر ایسا ہوتا رہتا تھا۔

حضرت شمس الدین بیان کرتے ہیں کہ "حضرت  
 بادشاہ دو بھائی مخدوم علاء الدین علی احمد صابر  
 صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے چند امور میں کیفیت  
 بالمن اور کچھ میں تعلیم لسانی سے فیض یاب  
 فرمایا اور ارشاد ہوا : "شمس الدین اب جو کلمہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ يَا أَيُّهُومُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ وَالشَّبِيْعَ الْأَعْلَى وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهُمْ وَعَذْقَهِ بَعْدَ مَكْلِيْ  
 مَفْلُومَ لَكَ وَلَعْدَ دَخْلِيْكَ وَرِضَى تَقْسِيكَ وَرَتْهَ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَكَ لَكَ أَسْتَعْصِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
 يَعْلَمُ التَّغْيِيرَ وَأَنْوَبُ الْجَوَافِيْ

### تذكرة النوار صابری

ہماری زبان سے صادر ہوا کرے اس کو تم  
 تحریر کر لیا کرو اس مکتوب ناطب کا نام "صحیفہ  
 بیان صابری" رکھنا۔ چنانچہ اس روز سے میں  
 نے جو کچھ بھی آپ کی زبان مبارک سے ارشاد  
 ہونا "صحیفہ بیان صابری" کے لیے رکھنا شروع  
 کر دیا۔

### مخدوم پاک کی پابندی نماز

ششُ الدین کا یہ معمول تھا کہ جب نماز کا  
 وقت ہوتا تو حضرت صابر صاحب کے گوش  
 مبارک کے پاس آذان کتتے تو حضرت مخدوم

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْأَيَّالِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الْشَّرِيفَ وَعَلَى الْهَمَّةِ وَأَعْصَمْهُ بِهِ عَدُوِّكَ  
 مَمْلُومَكَ وَلَيْدَ وَخَلِفَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنَتْ هَرَشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَاتَكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ مِنْهُ  
 يَعْلَمُ التَّقْوَةَ وَأَتُؤْبَرُ إِلَيْهِ يَا حَمِيمَ

### تذكرة الوارث ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پاک حَوَّلَهُ إِلَيْهِ اس سے ہوش میں آ جاتے اور فرمایا  
 کرتے ”شمس الدین : شریعت بھی کیا خوب آئیں  
 ہے کہ حضوری سے دربار میں لے آتی ہے“  
 یہ ارشاد فرمایا کہ شمس الدین شاہ ولایت کو امام  
 کر دیتے۔ جب شمس الدین نماز پڑھ پچھتے تو  
 حضرت بادشاہ دو جہاں کو قعدہ نماز میں ہاتھ  
 باندھے حالت استغراق میں پاتے۔ ہر چہار  
 نماز میں ایسا ہی ہوتا۔ بعد نماز عشار بادشاہ  
 دو جہاں حَوَّلَهُ إِلَيْهِ خواجہ شمس الدین کو تعلیم لسانی  
 یکفیت باطنی سے فیضیاب فرمایا کرتے تھے  
 بعض شب کو ارشاد فرماتے ”شمس الدین : کچھ

لِحَيْثُ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِيهَا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَاجْبِسْنَا  
 مُحَمَّدَ وَآلَّهِ الْأَئْمَّيْ وَعَلَى الْمَهْدِ وَأَخْمَاهِهِ وَعَذْتِهِ بِعَدَدِكَلِّ  
 مَعْلُومِكَلِّكَ وَعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضْيِ نَفْسِكَ وَزَنْتِ عَرْشِكَ  
 وَمِدَادِ كَلَائِكَ أَشْغَفْرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَّ الْيَوْمِ  
 بِحَجَّ الْقِيمَةِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

### تذكرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

موجود ہے، "حضرت شمسُ الدین درخت گل کی  
 گولیاں ہاتھوں سے مسل کر پیش کرتے۔ حضرت  
 مخدوم دو جہاں حَوَّلَهُ بِكَبِيرٍ اُپنیں چکھ لیتے اور ارشاد  
 فرماتے "شمسُ الدین : خدا اور بندے میں بس  
 اتنا ہی فرق ہے کہ بندہ کھاتا ہے اور خدا  
 منزہ اور مُبِرا ہے" اور دونوں پر حالت استقرار  
 طاری ہو جاتی۔

### شمسُ الدین کا بس کبیر

اسی دوران شمسُ الدین کو عرصہ چھ سال کے  
 یے بس کبیر میں ہنسنے کا حکم ہوا اس دوران

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِيهَا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارُوكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَجَهِّنَّمَ  
 مُحَمَّدَ الَّذِي أَعْيَ وَعَلَى اللَّهِ وَآتَحْيَاهُمْ وَعَنْتَهُمْ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَعَنْدَهُ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنْتَ عَشْرَكَ  
 وَمِنْ دَكَّاتِكَ اشْتَفَرْتَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ الْأَيْمَانُ  
 بِعَصَمَةِ الْقَوْمَ وَأَنْوَبَ الْأَيْمَانَ

### تذكرة انصار ابری

ان کی عجیب کیفیت ہوئی اور جب چھ سال کے  
 بعد باہر لانے کے لیے علیمُ اللہ ابدال کو محکم  
 ہوا کہ شمسُ الدین کو بُلا کر لائے وہ اس بھگو  
 باہر سے آوازیں دیتے ہے ۔ کافی دیر کے بعد  
 آواز آئی ”تو کون ہے ؟ اور کس شمسُ الدین کو  
 پکار رہا ہے ؟ اور تیرا کیا مقصد ہے ؟“ علیمُ اللہ  
 ابدال نے متھیز ہو کر بادشاہ دو جہاں کی خدمت  
 میں واپس جا کر عرض کی ”حضرت ! شمسُ الدین کو  
 میں نے اس قدر آوازیں دیں اور بہت دیر  
 کے بعد انہوں نے یہ فرمایا ”تو کون ہے ؟  
 کس شمسُ الدین کو پکارتا ہے اور تیرا کیا مقصد

شَهِيدُ الْجَنَاحِ السَّمِيمِ  
 يَأْخِذُ مَا شَاءَ اللَّهُ لِلْفُقُولَةِ إِلَيْهِ يَأْتِي وَمَا يُوَرِّ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَمِيسِنَا  
 مُحَمَّدِ الْصَّدِيقِ الْأَعْمَى وَعَلَى الْهَمَّةِ وَأَخْحَادِهِ وَعَزْرَتِهِ بَعْدَكَ  
 مَمْلُوكِكَ وَبَعْدَهُ خَلْقَكَ وَرَضِيَ تَقْشِكَ وَرَثَتْهُ عَشْرَكَ  
 وَمَدَادَكَ كَلْمَاتِكَ اشْعَفَرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْوَى الْيَيْ  
 بِيَعْتَقِيَ الْقِيُومَ وَأَتُوبُ لِيَهُ، يَا أَبَتِي

تَذَكِّرَةُ الْوَارِصَاتِ بِرِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

ہے ؟ حضرت بادشاہ دو جہاں حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُمْ نے ارشاد فرمایا :

" علیمُ اللَّهُ ! جا کر یوں نکو ، "صابر" کے شیں  
 آرضی کو سمجھم مذہوم ٹکانا ہوں ۔"  
 علیمُ اللَّهِ ابِدال نے بُجُوبِ ارشاد حضرت  
 مذہوم کے شہُ الدين کو پُکارا تو وہ بقاۓ  
 ہوش و حواس گفتگو فمانے لگے اور انہیں پھر  
 باہر نکلا گیا ۔

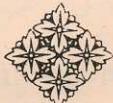
حضرت خواجہ شہُ الدين صاحب مخطوط نطاب  
 " فَدُوسُ الْوَجْبَ " اور مخطوط نطاب "صیغہ بیان صابری " میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعد فراغ جسیں کبیر حضرت

لِيَحْمِلَ مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَقْوَةِ الْأَيَّالِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا بِالشَّيْءِ الْأَعْجَمِيِّ وَعَلَى الْهُ وَأَخْصَاهُ وَعَرْتَهُ بِعَدْدِكَ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَسْكَكَ وَرَثَتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَمَاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الدَّيْنَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْلَى  
 يَا حَمْدُكَ الْقَيُومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

مِذَكْرَةُ أَنوارِ صَابِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

شاہ دو چماں کی خدمت میں حاضر ہو کر  
 آواب بجا لایا اور قدم بوس ہو کر پس پشت مبارک  
 با ادب ایستادہ ہو گیا ۔ باشاہ دو چماں  
 نے ارشاد فرمایا ：

”شمسُ الدین : بیٹھ جاؤ ।“  
 حضرت شمسُ الدین پس پشت مبارک با ادب  
 بیٹھ گئے ۔



مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْإِلَهِ إِلَّا يَأْمُرُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّدِنَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ النَّبِيَّ الْأَعْلَى وَعَلَى الْأَنْبَاءِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدْوَيْنَا  
 مَعْلُومٌ لَّا تَوْدِعْ حَقَّكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَنَتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَكَ تَاتَكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
 بِالْقِيمَةِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا حَمْدَهُ

تذكرة أواصر ابری

بَابُ دَوَازُومْ

حضرت بادشاہ دوجمال

شمس الدین ترک کو وصیت

حضرت سرکار مخدوم دو جمال نے طور  
 وصیت کے ارشاد فرمایا کہ :  
 شمس الدین بیا : تم شرہ امیر کو جاؤ وہاں  
 مسلمان سپاہ لڑ رہی ہے اور ان سے قمع فتح

لِيَحْسَدُ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَاللَّهُ  
 الْأَمْرُ  
 اللَّهُمَّ أَصْلِ سَلَامًا وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا الشَّيْءَ الْأَبْيَ وَعَلَى الْهُ وَأَخْبَارِهِ وَعَنْتَهِ بَعْدَكَ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَعَدْ دَخْلَاتِ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنْتَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّ ذَكْرَكَ أَشْعَرَكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَّ الْأَمِّي  
 يَعِيْ الصَّيْمَةَ وَأَنْوَبِ الْأَيَّةَ

### تذكرة اوارس ابری

نہیں ہو رہا ہے ۔ وہ قلعہ تمہارے انگلی اٹھانے  
 سے فتح ہو جائے گا اور وہی دن ہمارے اس  
 عالم سے رحلت کرنے کا ہو گا یعنی وحدت طوف  
 احادیث حرف کے راجح ہو جائے گی ۔ یہ معاملہ  
 بروز پنجشنبہ بعد نمازِ فجر ۱۳، ربیع الاول  
 ۶۸۹ھ سے ہجڑی المقدس کو ہو گا ॥

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب نے عرض  
 کی :

”حضور آور ڈا! غلام کو اس کا کیوں کر علم ہو  
 گا؟“

حضرت بادشاہ دوہماں رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى بِهِمْ نے ارشاد فرمایا

لِي حَمْدٌ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَا وَكِيلُهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَحَمِّلْنَا  
 مُحَمَّدَ الَّتِي أَعْلَمُ بِهِ وَعَلَى الْمُهَاجِرَاتِ وَعَلَى هُنَافِرِ  
 مَعْلُومَاتِكَ وَعَلَى دُخُولِ حَلَقَاتِ وَرَضِيَّاتِ قَبْصَاتِ وَرَنَّاتِ عَرَشَاتِكَ  
 وَمِدَادِ كَلَامَاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ الْمُجْمِعُ  
 يَعْلَمُ الْقِيَومَ وَأَنُوبُ إِلَيْهِ يَا تَبَّاعِيَةَ

### تذكرة الوارصباری

ک :

” روز چهار شبہ کا تمام ہو جائے گا۔ جب  
 شب پنجشبہ کی ہو گی تو باد شند اور سرد  
 اس قدر چلے گی کہ لشکر کی تمام روشنیاں گل  
 ہو جائیں گی بلکہ آگ ہر قسم کی سرد ہو جائیگی۔  
 اُس وقت پہ سالار لشکر تیرے چراغ کی  
 روشنی کے بدب تیرے پاس آئے گا کیونکہ  
 اُس وقت صرف تیرا ہی چراغ روشن ہو گا اور  
 تمام لشکر کے چراغ گل ہو چکے ہوں گے۔  
 تیرے صاحبِ علم ہونے کی یہ قوی علامت ہو گی  
 صبح کو پنجشبہ کا دن ہو گا تو قلعہ کی طرف انگلی اٹھا

لِرَبِّ الْعَزَّةِ الْمُتَكَبِّرِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِإِلَّا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَنَّ الَّذِي الْأَمْيَّ وَعَلَى إِلَهٍ وَأَخْرَابِهِ وَعَنِّيْتُه بِعَدْدِ دُكَلٍ  
 مَعْلُومٍ لَّا تَكُونُ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنْتَ هَرْشَكَ  
 وَمَدَّا دَكَمَاتِكَ اشْعَفْرَاللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْيَّ  
 يَعْلَمُ الْقَوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَعْلَمُ

### تذكرة انوار صابری

گا، قلم فتح ہو جائے گا۔

علیمُ اللہ ابدال پھر تیری خدمت میں ہے گا۔  
 یہ ابدال ہمارے جدید امجد حضرت غوث پاک  
 سے ہمارے ہاں چلا آ رہا ہے۔ یہ ابدال تجویز  
 سارے عالم کی خبر رسانی کرتا ہے گا۔ شش بابا:  
 تجویز سے ایک قلندر ہو گا اور اس قلندر سے ہفت  
 درجہ کا ایک خندوم ہو گا۔ علیمُ اللہ ابدال کی وفات  
 مندوں ہفت کے وقت میں ہو گی۔ اُن کی وفات  
 کے بعد پھر کوئی ابدال سولے مجدد کے کسی کی  
 خدمت میں نہ رہے گا۔“  
 حضرت شمسُ الدینؑ نے عرض کی :

اللهم إنا نسألك لآفوكه لا إله إلا الله يا رب يسوع  
 اللهم صل وسلام وبارك على سيدنا وموانا وحيثنا  
 محمد النبي الأمي وعلى الله وأصحابه وعتبه بعد كل  
 معلوم لك وبعد خلقك ورضي نفسك وزنة عرشك  
 ومداد كلماتك أشفع لك الله الذي لا إله إلا هو المحي  
 بعث القديوم واتوب إلىك يا رب العالمين

### تذكرة النوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

”حضور کو غسل کون دے گا؟“

باشاہ دو جہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ :

”شمس الدین! تم غسل دو گے۔“

شمس الدین نے عرض کی کہ :

”میں حضور کے جسم اٹھ کر ہاتھ لگاؤں یا نہیں؟“

حضرت منورم دو جہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :

”ہاتھ باکل نہ لگانا، تمہارے قلب میں جس

طرح خیال ہوگا ویسا ہوتا ہے گا۔“

شمس الدین نے پھر عرض کی کہ :

”کفن مبارک حضور کو کس رنگ کے پارچے

سے دوں، خوشبو کفن مبارک کو لگاؤں یا نہیں؟“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِيهَا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَاهِنَّمِ  
 مُحَمَّدِ الْأَنْبِيَّ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ وَالْأَخْفَاءِ وَعَنْتَهِ بَعْدَهُمْ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَلَكَ دُخْلُكَ وَرَضِيَّ تَفْسِكَ وَزَنْتَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَكَ لَكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ  
 بَعْدَ الْقِيَومَةِ وَأَنْزُلْنَاكَ إِلَيْهِ

### تذكرة الوارص ایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مخدوم دو جہاں حصہ بیان نے ارشاد فرمایا :

”کفن جس پارچہ کا تم کو میسر ہو۔ تم اپنے پاس سے دینا، عمامہ میرے شیخ کا ہمارے سر پر باندھنا اور خرقہ میرے شیخ نے بوقت عطا خلافت جو مجھے عطا فرمایا تھا میرے سر پر رکھ دینا۔ غُشبو کی کوئی حاجت نہیں ہے۔“

شمس الدین حصہ بیان نے عرض کی :

”جب حضور انور کے جسم کو باخوانہ لگاؤں گا تو یہ کپڑے، عمامہ اور خرقہ کیسے پہناؤں گا؟“

حضرت مخدوم پاک حصہ بیان نے ارشاد فرمایا :

”تم صرف ارادہ کرتے رہنا۔ عالم عمل میں

سَمِعْجَشْ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَا أَيُّوبُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَاجْبِسْتَنَا  
 مُحَمَّدَ الْشَّرِيفَ الْأَمِيْرَ وَعَلَى الْهَمَّ وَأَخْمَابِهِ وَعَذَّبَتْهُ بَعْدَ دُكْلَ  
 مَقْلُومَتْلَكَ وَبَعْدَ حَلْقَكَ وَرَضِيَ تَفْسِكَ وَزَنَهُ كَرْشَكَ  
 وَمَدَادَكَمَاتَكَ اشْتَغَلَرَلَهُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّاهُ الْمُمْتَنِي  
 بَعْدَ الْقَوْمَ وَأَتُوْبَ إِلَيْهِ يَا تَبَّاهِ

### تذكرة اوارص ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولیسا خود بخود ہوتا جائے گا۔  
 ششُ الدین نے عرض کی:

”حضور کی نماز جنازہ کون پڑھاتے گا؟“

حضرت بادشاہ دو جہاں نے ارشاد فرمایا:  
 ”یہ امر وقت پر ہو جائے گا۔“

اور پھر حضرت مخدوم نے مزید فرمایا کہ:

”تم کو شاہ ولایت کیا۔ ہفت اقیم میں تیرے

بغیر کوئی ولی نہ بن سکے گا۔“ مزید ارشاد ہوا کہ:

”جو شخص عالم معاملہ اور عالم مثال میں مقبول ہو گا  
 اُس کی نشانی یہ ہو گی کہ تیرا خط اُس کی پیشانی پر  
 ہو گا۔ میری فرم اُس کی پشت پر ہو گی اور جناب

اللَّهُمَّ إِنَّمَا شَاءَتِ الْأَيْمَانُ لَا قُوَّةَ لِلْإِيَّامِ إِلَّا فِي يَوْمِكَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ النَّبِيَّ الْأَعْلَى وَعَلَى الْمَهْبَطِ وَآصْحَابِهِ وَعَتْرَتِهِ بَعْدَكَ  
 كَمْلُومٌ لَكَ وَلَعْدٌ وَخَلْقَاتٍ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنْتٌ عَشْرَكَ  
 وَمَدَادٌ كَمَاتَكَ أَشْعَرَفَرَاللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ الْأَعْلَى  
 يَعْلَمُ الْقِيَومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ يَا مَوْلَانِيَ الْأَعْلَى

تذكرة اواراص باری

غوث پاک کا قدم مبارک اس کے کندے  
پر ہو گا۔

حضرت شمس الدین نے عرض کی :  
”حضور کو دفن کون کرے گا؟“

مندوم دو جمال نے فرمایا :  
”اس زمانہ کا مجدد۔“

یہ سن کر شمس الدین آہ و زاری کرنے لگے  
یہ دیکھ کر حضرت مندوم پاک نے اپنا دست  
شفقت اُن کے سر پر رکھا اور فرمایا :  
”شمس الدین بابا : وہ مجدد شاہ ولایت ہاں  
صفت ہو گا۔ اُس کا زمانہ شفہ بحری المقدس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ يَأْتِي  
 الْمُهُومُ حَصَّلَ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَهَنَّمَ  
 مُحَمَّدَ الدَّيْنِ الْأَعْظَمِ وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهُمْ وَعَنْهُمْ بَعْدَهُ كُلَّ  
 مَعْلُومٍ لَّا يَكُونُ وَبِعَدَهُ خَلِيقٌ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَدَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّ دَكَّاتِكَ أَشْفَقَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ الْمُغَنِيُّ  
 بِعَوْنَى الْقَوْمُ وَأَنْوَبَ إِلَيْهِ يَأْتِي

### تذكرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں ہو گا ۔ وہ سلسلہ صابریہ خفیہ اور غرضیکہ کُل  
 سلاسل کا مجدد ہو گا وہ اولاد امام اعظم البشیریہ  
 سراجِ اُمّت سے ہو گا ۔ اگر شمسُ الدین تم چاہو  
 تو ہم تجوہ کو اُس وقت تک زندہ رکھ سکتے ہیں  
 دیکھ لے شاہ ابو القاسم گرگامی صاحب ابھی تک  
 زندہ ہیں اور آئندہ بھی ابھی زندہ رہیں گے ، میرے  
 بھی وہ اخبار نویں ہیں اور دُوسریں کے بھی ، اور  
 شاہ ولایت کا مرتبہ مجدد سے بڑھ کر ہے ۔  
 اگر تم کو مجدد ہونا منظور ہو تو میں یہ بھی کر  
 سکتا ہوں ॥

حضرت شمسُ الدینؒ نے عرض کی :

سَيِّدُ الْجَمَائِلِ الْعَظِيمِ  
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِيهَا  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَحَمِّلْنَا  
مُحَمَّدَ الْمُقْتَدِيَ الْأَعْظَمِ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ وَأَصْحَابِهِ وَعَزَّزْنَا بِعَدَدِ كُلِّ  
مَلَكُوتِكَ تَلَاقَ وَعَدَدِ دُخُلَقَكَ وَرَضِيَّنَا بِنَفْسِكَ وَزَيَّنَنَا بِعَشْرَكَ  
وَعَدَدَ كَلِمَاتِكَ اشْتَغَلْنَا الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَدُ الْأَعْلَى  
يَعُودُ الْقَوْمُ وَأَتُؤْتِيَ النَّبِيُّ

### تذكرة انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

”حضور مجھ کو صبر آگیا ، مگر عرض یہ ہے  
کہ حضور اور کا جسم مبارک اس جگہ تباہ بغیر بخش  
صغری (یعنی قبر شریف) کے کیوں کر قائم ہے گا“  
حضرت مخدوم دو بھائی حاجی بیگ نے ارشاد فرمایا :  
”شمس الدین“ بابا : یہ فقیر نصاب حرز مُتضوی  
قیومی روحی کا ہے جس کے باعث فقیر کا جسم  
زین پر بغیر دفینہ درمیان دو سنگ سرخ فتا  
ہے گا - اس سلسلہ کا مجدد جو اولاد اماں اعظم الْجَنِينَ  
سے ہو گا آکر نماز جنازہ پڑھائے گا جو مرکب  
ظاہر و باطن ہو گی اور میرے جسم کا دوبارہ دفینہ  
کرے گا اور یہ کہ میرے جسم کے ساتھ بھی میرے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَاقْوَةً إِلَيْهِ يَأْتِي وَمَمْرُورٌ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الْشَّيْخَ الْأَقْرَبَ وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهِ وَعَذْرَتْهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ تَلَقَّ وَبَعْدِ دِخْلِقَاتٍ وَرِضْنِ نَفْسَكَ وَزَرْتَهُ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَكَمَاتَكَ أَشْفَعْتَهُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَعْلَمُ التَّوْهِيدَ وَأَتَوْبُ إِلَيْهِ يَعْلَمُ

### تذكرة اوارص ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ کی سنت ادا ہو گی۔ اُس مجدد کی اولاد  
 میرے ظاہر و باطن کی وارث ہو گی۔ اہل  
 باطن سے میرا سلسلہ جاری ہے گا اور ظاہر  
 والوں سے کچھ نہ ہو گا ॥

حضرت شمس الدینؒ نے عرض کی کہ ”سنه ٦٩“  
 سے سنه ہجری تک حضورؐ کے ہاں (بیان) کیا  
 حال ہو گا؛ اور کوئی شخص حضورؐ کے جسم اطراف  
 کے پاس اس محدود حد میں آئے گا یا نہیں؟  
 حضرت موصوفؐ نے ارشاد فرمایا:  
 ”تیرے نماز جنازہ پڑھنے کے بعد فقیر کے  
 پاس کوئی نہیں آئے گا“ ॥

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا مِنْهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّداً الْأَمِينِ وَعَلَى الْمَهْبَطِ وَأَعْتَدْنَا بِهِ  
 مَقْلُومَاتِكَ وَبَذَدَ خَلْقَكَ وَرَضَنَّ نَفْسَكَ وَزَنَّ عَشْرَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَماتِكَ أَشْفَقَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْرُ الْعَالِي  
 يَعِظُ التَّقِيَّةَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَا مُحَمَّدُ

### تذكرة الواصيابی

مندوہ ہفتمن جو تیرے قلنڈ سے ہو گا ،  
 میرے پاس آئے گا اور اس مجدو کے لیے  
 بھجو سے تو شہ لے کر جائے گا اور میرے نجم  
 سے میری بالائے ناف ایک شاخ بہر کھ جائیگا  
 وہ شاخ کو مندوہ ہفتمن کی قبر پر کھڑا کرے گا۔  
 نیز فرمایا کہ ”اس میرے بیان کو صحیفہ بیان صابری  
 میں درج کر لینا اور ہمارے اس مکتوب نطاب کو  
 جو قلندر تجوہ سے ہو گا اسے دینا اور پھر وہ مندوہ  
 ہفتمن کو دے گا اور یہ مجدد کو چلا جائے گا ۔ اس  
 کا حال مجدو سے ملے گا ۔ اب ہمارے خاندان  
 سے ہی ہر مجدو ہو گا اور اس سے تمام احوال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ النَّبِيَّ الْأَعْلَى وَعَلَى أَهْلِهِ وَآخْرَاهِهِ وَعَلَىٰٰهُ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومٍ لَّا يَكُونُ خَلِقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَوَّجَتْنَاهُ شَرِيكَ  
 وَمَذَادَكَ لَمَّا تَكَبَّرَ أَشْعَفَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### تذكرة افوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آنحضرت ﷺ سے تا مُحَمَّدؐ دریافت ہوا کیں  
گے۔

شمسُ الدِّینؐ ! مُحَمَّدؐ کی تعریف یہ ہے کہ مُحَمَّدؐ  
 کو احوال زمانہ ، ماضی ، حال اور مستقبل کا باطن  
 سے سند بسنہ معلوم ہوتا ہے اور اس کے پاس  
 اسناد صحیح ہر ایک طرح کی موجود ہوتی ہیں ، اور  
 جو مُحَمَّدؐ کے زمانہ میں اس مُحَمَّدؐ سے تعلیم حاصل  
 نہیں کرے گا وہ میرے خاندان میں داخل نہیں ،  
 بلکہ کسی خاندان میں بھی داخل نہیں ۔ اور مُحَمَّدؐ سے  
 احوال ظاہر و باطن دریافت کرنے سے اور ان  
 کے بیان سے مقتضیں عارف کامل ہو جاتے ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَاجْبِسْنَا  
 مُحَمَّدَ السَّيِّدِ الْأَعْظَمِ وَعَلَى الْهَمَّ وَأَخْتَاهِهِ وَعَزَّتْهُ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَّا تَكُونَ كَهْلَكَ وَرِضْنِي نَفْسَكَ وَزَرْنِي عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَكَ لَاتَّكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَرُ الْأَعْلَى  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### تذكرة او اوصایہ

ہر مجدد کے زمانہ میں سب لوگ جمع ہوا کرتے اور تعلیمِ لسانی اس سے حاصل کرتے اور من و عن بھرہ مند ہوا کرتے ہیں اور اجازت، ارشاد و افکار، اشغال، اذکار، اسرار، قدرت سیف اللہ جبروتی اور سیف اللہ ملکوتی، سیف اللہ لا ہوتی سیف اللہ ناروتی، سیف اللہ معنوی، سیف اللہ روی قیومی کی حاصل کرتے ہیں۔ اپنے زمانہ کے غوث، قطب، نبیب، نجیب، اوتاد، اہل رجال الغیب اور سردار غیفہ کے ہر صاحب سلسلہ کو ضُروری ہے جس کو سب حال مجدد سے معلوم ہو جائے گا وہ صاحب دولت باطن کا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُوْلَةَ أَلَا يَأْتِي  
 الْمُهْمَصِلَ وَسَلَمَ وَبَارِكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَيْشِنَا  
 مُحَمَّدِ الْمَقْدِسِيِّ الْأَعْظَمِ وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهُ وَعَذْرَتَهُ بَعْدَ دُكْلَيِّ  
 مَعْلُومِ لَكَ وَبَعْدَ وَحْلَقَيَّ وَرَضِيَّ تَقْسِكَ وَزَرْتَهُ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَارَاتَكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْظَمُ الْأَعْظَمُ  
 بِإِقْرَاقِ التَّقْبِيْمِ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ بِإِنْجِيْمِ

### تذكرة النوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وارث ہے -

بعد تمام اس وصیت کے حضرت بادشاہ دو  
 جہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گیارہ تعلیمات کیفیت باطن ارشاد  
 فرمائیں جو قابل اشتائے عام نہیں - صرف ایک  
 تعلیم مجملًا برائے حاجت روائی خلق تحریر کی جاتی  
 ہے -

ارشاد فرمایا :

شسف الدین : تمُّ اپنا نام من درود وہی کے  
 اس ترتیب سے پڑھا کرنا - تیرے ارافے کے  
 انفال کا نہیں ہو جایا کریگا اور تیرے خاندان میں اس ختم  
 شریف کی برکتیے حاجت والی خاص دعام ہو جائے گی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْإِلَهِ إِلَّا بِهِ وَهُوَ أَكْبَرُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِيلِنَا  
 مُحَمَّدِ الْشَّبِيْعِ الْأَمِيْرِ وَعَلَى الْمَهَاجِرَةِ وَعَرْقَتِهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَّا يَكُونُ وَبَعْدَ حَلْقَتِهِ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَرَزَقَتِهِ شَكَّ  
 وَمِدَادَ كَلَمَاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ الْيَ  
 بَعْدَ الْقِيَوَّمَةِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بِاتِّبَاعِ

### تذكرة الوارص ایری تصنی اللہ تعالیٰ الحسنہ



### خواجہ شمسُ الدین کا قلعہ آمیر کور و اتم ہوتا

حضرت خواجہ شمسُ الدین نے علیمُ اللہ ابدال سے نقشہ اور راستہ قلعہ آمیر دریافت کر کے ۱۳ صفر المطہر ۶۸۹ھ بھری المقدس کو میں سال حضرت صاحب دو جہاں چکانہ کی خدمت گزاری اور چھ سال بسی بکیر کی برکات حاصل کر کے یعنی کل ۲۶ سال فیض صحبت کے بعد

سَمَاءَ اللَّهِ الْأَعَلَى الْعُظُمَ  
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا مَنْ يَأْتِي بِهَا  
اللَّهُ أَعْصَمَ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَهَنَّما  
حَسَدَ النَّبِيَّ الْأَعْلَى وَعَلَى الْأَلَّهِ وَآخْرَاهِهِمْ وَعَنْهُمْ بَعْدَهُمْ  
مَعْلُومٌ لَكُمْ وَلِقَدْ وَخَلَقْنَا وَرَضِيَّ تَقْسِيكُمْ وَرَفَنَّ عَرْشَكُمْ  
وَمِدَادَكُمْ تَابَ أَشْعَفَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ  
بَايِّقُ الْقِيَومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا رَبِّيَّ

### تذكرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

احکامِ حقنا و قدر سے مجبور ہو کر حضوری سے  
علیحدہ ہوئے اور خیال کر کے کہ اب اس عالم  
میں ایسا پیکرِ جمال اور تصویرِ خیر و برکت نہیں  
ملے گی۔ ایک درد دل یہ ہوئے با پشم  
نم تمام تبرکات و مبلوسات اشاریہ اور مکھونیات  
بزرگانِ دین جو حضرت بابا صاحب مسعود العالمین  
نے عنایت فرمائے تھے لے کر کلیر  
شریف سے بلفت قلعہ امیر روانہ ہوئے اور  
اسی اعظم چشتیہ صابریہ کی تلاوت کی برکت  
سے پھٹے دن قلعہ امیر پہنچ گئے اور حسب  
ارشادِ منورِم دو جہاں شکر میں شال ہو گئے

دَهْرَ الْكِتَابِ الْمُكَفَّهِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَا عَبْدَهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الْشَّرِيفَ الْأَمِيَّ وَعَلَى إِلَهِ وَآخْرَاهِ وَعَنْهُتَهِ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَبَعْدَهُ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَنَهُ شَكْ  
 وَمِدَادَ كَمَاتَكَ أَشْعَرَ فَلَلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالِيُّ  
 بِحُجَّ الْقَيْمَةِ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

### تذکرہ اوارص سایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمد انتظامُ اللہ صاحب شبابی نے اپنے تذکرہ  
 صابرہ میں تحریر فرمایا ہے کہ غیاثُ الدین بیان  
 نے قلعہ آمیر پر لشکر کشی کی تھی۔ کسی  
 دوسرے تذکرے سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی  
 صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ سلطان جلالُ الدین  
 غلبی کے بھتیجے علاءُ الدین غلبی جو اس وقت  
 اس صوبے کا حاکم تھا قلعہ آمیر پر لشکر کشی  
 کی تھی کیونکہ کہ یہ ہندوؤں کا بڑا گڑھ تھا۔

### سُوت کی دستیابی

کئی سالوں تک علاءُ الدین نے قلعہ کا گماصرہ

يَسْأَلُهُمُ الْجَنَّةُ لِقَوْمٍ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لِقَوْمٍ إِلَيْهِ يَأْتُهُمْ  
 أَلَّا هُمْ مُصْلَّى وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِيلِنَا  
 مُحَمَّدِ الَّتِي أَعْلَمُ وَعَلَى الْهُوَّ وَأَعْلَمُهُ وَعَنْهُ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَّكُمْ وَلَمْ يَرَدْ خَلْقَكُمْ وَرَضِيَّ نَفْسَكُمْ وَرَثَتْهُ عَنْكُمْ  
 وَمَدَّ ذَكَارَكُمْ أَشْتَفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَمُ  
 بِالْقِيمَةِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَعْلَمُ

### تذكرة افراص ایری

کے رکھا اور کامیاب نہ ہوا۔ خیموں کی رستیاں  
 بوسیدہ ہو چکی تھیں۔ علاؤ الدین غلبوی نے فتحم دیا  
 کہ سوت کا انتظام کیا جائے اور خیموں کی رستیاں  
 نئی ڈالی جائیں۔ ایک سردار سوت کی تلاش  
 میں ارد گرو چکر لگاتا رہا مگر کسی بھگ سے سوت  
 رستیاں نہیں ہو رہا تھا۔

اتفاق سے اس سردار کی ملاقات ایک بُرگ  
 سے ہوئی۔ اس نے کہا تم پریشان کیوں ہو؟  
 اس سردار نے جواب دیا:  
 ”ہماری یہ فتنک ہے کہ اس کا کوئی حل  
 نہیں ہو رہا۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ بْنَ النَّبِيِّ الْأَكْرَمِ وَعَلَى الْهُدَى وَالْحَقِيقَى  
 مَعْلُومٍ لَّا كُوْنَى وَلَدَدُ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَتْ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَائِمِكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْلَى  
 بِإِيمَانِ الْقَوْمِ وَأَتَرْبَ الْأَجْيَمِ بِإِيمَانِ

### تذكرة اوار صابری

امن بزرگ نے فرمایا :

”تم اس کا فکر نہ کرو مجھے غیب سے  
اس سوت کے انتظام کا نکھم ہوا ہے۔ میں اس  
کا انتظام کیتے دیتا ہوں یہ“

امن بزرگ نے سوت کی ایک قلی لے کر  
پیالہ میں رکھی اور ایک کپڑے میں سوراخ کر کے  
اور اس سوراخ سے سوت کا ایک دھاگہ نکال کر  
کپڑے کو اس پیالہ پر باندھ دیا اور سوت کا یہ  
باہر کا سرا سردار کو دے دیا اور فرمایا :

”اس دھاگے کو کھینچتے جاؤ : ضرورت کے  
مطلوبت دھاگہ تمیں فراہم ہو جائے گا۔ ان شارة

دُلَّ اللَّهِ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُرْقَةَ إِلَيْهِ  
 يَا حَمْدَكَ يَوْمَ زَيْرَكَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَاجْبِرْنَا  
 مُحَمَّدَهُ الرَّحِيمَ وَعَلَى إِلَهِ وَأَخْبَارِهِ وَعَنْ تَهْدِيَهِ  
 مَعْلُومَتَكَ وَعَدَدَ خَلْقَكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنْتَ هَرْثَكَ  
 وَمِدَادَكَ مَا تَأْشِفُهُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَعْلَمُ الْقَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا قَمْبَجَ

### تذكرة اوار صابری رضا اللہ تعالیٰ علیہ السلام

اللہ العزیز کی نہ ہو گی ۔ سردار نے ایسا ہی کیا اور دھاگہ ان کی ضرورت سے زیادہ اکٹھا ہو گیا ۔

یہ عجیب و غریب معاملہ سردار نے اپنے پہ سالار سے عرض کیا تو وہ خود بھاگا ہوا ان بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا ”حضور ! اس قلعہ پر ایک مت سے فوج کشی کر رہا ہوں فتح کی کوئی صورت نہیں بن رہی ۔ خدا نخواستہ اگر شکست کا منہ دیکھنا پڑا تو شانِ اسلام میں فرق آئے گا ”  
ان بزرگ نے فرمایا :

اللَّهُمَّ إِنِّي حُجَّتْكَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا مِنْكَ يَا مَسْتَورَ  
 الْكَلْمَمَ حَصْلَ وَسَلَمَ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الَّتِي أَبَيَ وَعَلَى اللَّهِ وَأَخْبَارِهِ وَعَذْرَتِهِ بَعْدَ دُكْلَ  
 مَعْلُومَ لَكَ وَعَدَ دَحْلِيقَاتَ وَرَضِيَ نَعْسِكَ وَزَنَهُ عَشَكَ  
 وَمَدَّ ذَكَّارَاتَكَ اشْعَرَفَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْوَالُ الْيَ  
 بَعْدَ الْقِيمَةِ وَأَنْوَبَ الْأَيْمَةِ يَا فَتَحَيْ

### تذكرة اوار صابری

”ہر کام کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے اور اس کا انتظام بھی قدرت کی طرف سے ہو جاتا ہے۔ تم صبر کرو، وہ وقت اب قریب ہے کہ تیری فتح ہو مگر یہ کام میرے کرنے سے نہ ہو گا۔ تیری فوج میں بکم الی ایسا انسان تعینات ہو جو کہ ہے جن کی دعا سے یہ قلعہ فتح ہو گا۔ جا: ان کو تلاش کر!“

علاؤ الدین خلی نے عرض کی :

”حضور! ہزاروں کی اس فوج میں ایک غیر معلوم شخص کو تلاش کرنا مشکل ہے۔ کچھ نشان مرحمت ہو“

رَبِّيْهِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِنَارٍ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ بِالثَّقِيلِ الْأَقْعِدِ وَعَلَى الْهُوَّ وَأَخْمَابِهِ وَعَنْتَهِ عَدَدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ تَلَكَ وَبِتَدَّ وَخَلْقَنَ وَرَضِيَ فَقْسَكَ وَزَنْتَهُ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَكَ لَاتَّكَ أَسْفَغْرَلَهُ الدَّيْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْوَالِيْ  
 يَا حَمَّ الْقَيْوَمَ وَأَنْوَبَ الْمَيْهَ

### تذكرة النواریں ایری

انہوں نے فرمایا :

” جا ! ایک شب با دُنہ و تیز چلے گی .  
 پانی خوب برسے گا . شکر کے تمام چاغ گل  
 ہو جائیں گے . آگ ٹھنڈی ہو جائے گی ، مگر  
 اس شخص کا چاغ روشن ہو گا ، وہ تلاوت کلام  
 پاک میں مصروف ہو گا . وہ ششُ الارض ہے  
 پس اُن کا دام پکڑ لینا . اُن کی دُعا پر یہ سب  
 مبنی ہے ”

علاوہ الدین خلجی یہ سُن کر واپس آگیا اور وقت  
 کا انتظار کرنے لگا . ادھر بادشاہ ہند بھی دلی  
 میں حضرت نظام الدین اولیار زری زربفت

لِلّٰهِ الْحَمْدُ لِرَبِّ الْعٰالَمِينَ  
 مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ لِلْإِيمٰنِ إِلَّا بِهِرَبِّ  
 اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الرَّسُولَ الْأَمِيْرَ وَعَلٰى إِلٰهِ وَآخْرَاهِ وَعَنْتَهِ عَدُدَ الْكَلِيلِ  
 مَعْلُومَاتِكَ وَبَعْدَ دَخْلَقَتِكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَفَرَتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَابَكَ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ  
 يَعْلَمُ الْقِيَومَ وَأَتُؤْمِنُ لِلْيَوْمِ بِاِيمَانِيْمُ

### تذكرة الوارص ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی خدمت میں یہی عرضے کر حاضر ہوا، ”دعا فرمائیں کہ قلعہ فتح ہو، پاہ اتنی مدت سے باہر پڑی ہے۔“

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا :  
 ”قلعہ فتح کرنے والا شخص شکر میں شال ہو گیا ہے۔ اپنے پہ سالار کو حکم بھجو کہ اُسے تلاش کرے اور دعا کا ملکجی ہو۔ تم اور تمہارا پسر سالار اُس سے غافل ہیں۔“

باڈشاہ کا حکمنامہ جب پسر سالار کو بلا تو اُسے ان بزرگ کے قول کی مزید تقدیر ہو گئی۔

لِيَحْمِلَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا إِلَيْهِ يَعُولُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَهِنَّمَ  
 مُحَمَّدِ الْأَنْبِيَّ وَعَلَى الْهُوَّ وَأَخْصَابِهِ وَعَتْرَتِهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَمْلُوكٍ لِلْأَنْبِيَّ وَبَعْدَ حَلْقَكَ وَرِضْيَ نَفْسِكَ وَزَرْنَهُ هَرْشَكَ  
 وَمِدَادَكَ لَيَّاكَ اشْعَفَرَاللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ الْمُعْلِمُ  
 بِحُجَّ التَّقْوَةِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بِإِيمَانٍ

### تذكرة النوار صابری

ادھر شمسُ الدین کا دل بھی حضرت مندوم پاک  
تذكرة النوار صابری  
 کی جُدائی میں نہ لگتا تھا۔ ۲۴ سال کی  
 رفاقت بہت لمبا عرصہ تھا۔ ایک شام بیٹھے  
 بیٹھے طبیعت بہت پریشان ہونے لگی۔ ہوا  
 بھی اُس روز معمول کے خلاف تیز چلا شروع ہو  
 گئی، ابر بھی محیط ہو گیا اور بُندیں پڑنا شروع ہو  
 گئیں۔ آپ کی طبیعت میں اُبھن اور بُھنے لگی  
 تو آپ نے چاغ روشن کیا اور تلاوت کلام  
 پاک فرمانے لگے۔ ہوانے اور زور پکڑا۔  
 سارے شکر میں بے چینی کا عام پھیل گیا۔ ہوا  
 کی تُندی، تیزی اور نُخلی نے سارے شکر کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُسْطَةَ لِإِيَّاهُ  
 إِنَّا نَعْلَمُ مَا يَفْعَلُونَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبَّيْنَا  
 مُحَمَّدَ وَالَّتِي أَنْتَ بِهِ وَعَلَى الْهُوَّ وَأَخْصَابِهِ وَعَيْتَنَاهُ عَدْدَ دَلِيلٍ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَيَعْدُ وَخَلْقَكَ وَصَدِّقَتْ لَهُشَكَ وَزَنْ تَرْكَشَكَ  
 وَمَذَادَ كَلَامَكَ أَشْعَفَرَلَهُ الدِّينِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ الْأَعْلَى  
 بِحَمْدِ الْقَيُومِ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ بِتَائِبٍ

### تذكرة النوار صائری

چراغ اور روشنی کے سامنے کو مخفیا کر دیا۔  
 ہر طرف اندر چھرا چھا گیا۔ آپ بدستور اپنے چراغ  
 کی روشنی میں تلاوت کلام پاک میں مصروف تھے  
 آپ کو اس قدر انہاں خناکہ بامہر کی کچھ نہ بڑھی۔

علاؤ الدین خلیجی جس کو اس وقت کا مدت سے  
 انتظار تھا سارے شکر میں ممکن اندر چھرا دیکھ کر  
 گوہر مقصود کی تلاش میں نیک پڑا۔ خوری دیر کی  
 جستجو کے بعد گھومتا پھرتا حضرت خواجہ کے نیچے  
 کے باہر آ کھڑا ہوا۔ جس وقت آپ تلاوت سے  
 فارغ ہوئے تو آداب بجا لایا اور قدموں میں گر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 إِنَّمَّا يَحْكُمُ اللَّهُ عَلَىٰ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا الَّتِي أَعْلَمُ بِهِ وَأَخْبَرَهُ وَعَنْهُ يَعْلَمُ كُلُّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَعَنْهُ دَخْلَقَاتٍ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَّ تَعْرِشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَامَاتِكَ أَشْعَرَ فِرْلَانَ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الَّذِي  
 يَعْلَمُ الْقِيَومَ وَأَنْوَبَ الْأَرْضَ بِأَعْجَمِي

### تذكرة افوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کر عرض کرنے لگا :

"حضورؒ ! امداد فرمائیں میں بہت عاجز و پریشان ہوں ॥"

کسی کا ہم نام ہونا بھی کیا خوب بات ہے اور یہی علاؤ الدین غنی کے لیے عزت و وقار کا باعث بنتے والا تھا ۔

حضرت شمسُ الدینؒ نے کلماتِ تسلی و تنشی ارشاد فرمائے ۔ آپ صبح بعد اداءِ نمازِ فجر اپنے خیمہ سے باہر تشریف لائے اور علاؤ الدین غنی کو حملہ کا سُلْطُمَنْ فرمایا ۔ بمحض ارشادِ عالیٰ پرسالہؒ نے ایسا ہی کیا ۔ خدا کی مریبانی سے پہلے ہی

سَمِعْتُ مَا شَكَرَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْأَيَّالِ إِلَّا بِنُورٍ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا  
 مُحَمَّدِ السَّيِّدِ الْأَطْقَى وَعَلَى الْهَوَّاءِ وَأَصْحَابِهِ وَعَزْرَتِهِ يَعْدُ دَلِيلٍ  
 مَغْلُومٌ لِلَّاتِ وَيَعْدُ دَلِيلَ قَرْضَى نَفْسَكَ وَرَزْقَهُ تَرْشِيكَ  
 وَمَدَادَكَ لَيَاتِكَ أَسْعَفَرَ اللَّهُ الدَّيْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُعْلَمُ الْمُعْلَمُ  
 بِقُوَّتِ الْقِيَمَةِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بِإِيمَانِهِ

### تذكرة اواصيابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حملہ میں شکر قلعہ کے اندر داخل ہو گیا۔  
 ۱۳۔ رینے الاول ۶۸۹ھ بھری المقدس بروز  
 پنجشنبہ قلعہ پر اسلامی پرچم لہانے لگا۔ بعد  
 فتح و فیروزی علاء الدین خلجی نے "فتح" کی  
 تہمتیت عرض کرنے کے لیے حضور کو تلاش کیا  
 مگر اُس کے آنے سے پیشتر ہی آپ  
 تشریف لے جا چکے تھے۔

### حضرت شمس الدین کی بکیر کو واپسی

اوصہ شکر فتح کے جوش و خوش میں  
 قلعہ کے اندر داخل ہو رہا تھا اوصہ شمس الدین کو

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْأَيَّالِ إِلَّا بِنَارٍ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ بْنَ الْعَنْبَرِ الْأَعْمَى وَعَلَى إِلَهِ وَأَمْحَابِهِ وَعَرْبِهِ بَدْرَ الْجَلِيلِ  
 مَعْلُومَ لَكَ وَبَعْدَهُ خَلْقُكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنْتَهُ بِهِ شَكِيلِ  
 وَمِدَادَكَ لَكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ الْمُبِينُ  
 بَلْقَتْ الْقَيْوَمُ وَأَنْوَبَ الْيَمُونَ

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وصیت مذہوم دو بھاں یاد آ رہی تھی کہ  
 قلعہ کی فتح میری رحلت کا وقت ہو گا۔ آپ  
 یہ سوچ کر بیتاب ہو گئے اور اپنا کلام پاک  
 شیخ محمد اسم بنیشی فوج کے پاس مبلغ گھیا رہ  
 روپے ٹھکرانہ کے عوض ہدیہ فرمایا اس میں سے  
 آٹھ روپیہ کا کپڑا کفن مبارک ، ایک روپیہ کا  
 کپڑا تھہ بند اور بقايا کا دوسرا سامان خریدا۔  
 پھر اپنا سب سامان اور یہ تو شہ اپنی کمر سے باندھ  
 کر بغیر کسی کو اطلاع کیے کلیر شریف کو روانہ  
 ہو گئے۔ آپ اسم انظم صابریہ برابر تلاوت فرماتے  
 جاتے تھے اور تیز رفاری سے گامزن تھے کہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 سَلَامٌ عَلَى أَكْلَمِ الْأَيْمَانِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَيْهِ يَأْتُ شَفَاعَةً  
 اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِيلَنَا  
 مُحَمَّداً إِبْرَاهِيمَ الْأَعْظَمِ وَعَلَى الْمَالِكِ وَأَعْصَمِهِ بَعْدَهُ  
 مَغْلُومَ الْمَلَكِ وَبَعْدَهُ خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ وَرَضِيَ تَقْسِيكَ وَزَنْتَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَاتِكَ أَشْتَفَرْتُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَعْلَمُ التَّقْوَةَ وَأَنْوَبَ الْمُنْجَى يَعْلَمُ

### تذكرة اوار صایری

علیمُ اللہ ابدال سامنے سے پریشان حال آتے ہے  
 آپ نے خیریت اور مزاج شریف حضرت مندوم  
 دو جہاں دریافت فرمایا تو علیمُ اللہ ابدال آداب  
 بجا لانے کے بعد عرض کرنے لگے کہ آج ایک  
 ہفتہ ہوا ہے مجھے حکم فرمایا تھا ”علیمُ اللہ : تمُ  
 اب خواجه شہزاد کی خدمت میں چلے جاؤ  
 اب تمیں انہیں کے پاس رہنا ہے میں آپ کو  
 اُن کی خدمت کے لیے مقرر کرتا ہوں“

حضرت شہزاد نے مزید پوچھا :  
 ”علیمُ اللہ : میرے آنے کے بعد کوئی  
 غاص بات ہوئی ہو تو بیان کرو“

لِسَمْعَكَ سَامِشَةَ اللَّهُ لِاقْتُوْنَاهُ إِلَيْكَ يَا وَحْيُونَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَنَتْنَا  
 مُحَمَّدَ الْتَّعْيَى الْأَمِيْرَ وَعَلَى الْهَ وَأَخْلَاِبِهِ وَعَتْرَتِهِ بَعْدَكَ  
 مَعْلُومَ لَكَ وَقَدْ دَخَلْتَكَ وَرَضَى لَقْسِكَ وَزَنَّ هَرَبِكَ  
 وَمَدَّ كَمَاتِكَ اَفَتَعْفُرُ اَللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ اَلَّا هُوَ الْحَيُّ  
 يَعْلَمُ الْقَيْمَمْ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ يَا قَبَّهُ

تذكرة اوارض سایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انہوں نے عرض کی :

”حضور ! کوئی ایسی خاص بات نہیں ہوئی“  
 چلتے چلتے حضرت خواجہ شمس الدین کے پاؤں کو  
 ٹھوکر لگی اور وہ گر پڑے۔ اُسے تو دیکھتے ہیں  
 کہ کلیر کے زماں میں ہیں۔ آپ جلدی سے  
 درخت گلر کے نزدیک پہنچے تو دیکھا کہ جسم اقدس  
 پڑا ہوا ہے اور ایک شیر پاس بیٹھا ہوا ہے آپ  
 نے بے قراری میں اپنا ہاتھ جسم اقدس کی طرف  
 بڑھایا تو ایک تنوار قمری گری۔ آپ نے اپنی  
 آستین آگے کر دی۔ جب سے کہا جاتا ہے  
 کہ حضرت شمس الدین صاحب کی اولاد پاک میں

مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِإِرْهُوْر  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا رَحْمَةَ اللَّهِ  
 مُحَمَّدَ وَآلِهِ وَصَاحِبِيهِ وَعَيْتَهِ بَعْدَ مَوْلَانَاهُ  
 مَعْلُومَ لَكَ وَلَكَ دُخْلَاتُ وَرَضِيَّ نَسْكَ وَزَنْ تَعْشِيشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَّاتِكَ أَشْفَقَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 أَعُجَّ التَّعْبُورُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

تذكرة اوارص ایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ شانی پلی آ رہی ہے کہ ایک ہاتھ کی آسین  
چھوٹی ہوتی ہے ۔

### تمازِ جنازہ اور فنا و بیقا کی حقیقت

اپ کے نزدیک آنے کی وجہ سے شیر  
اُٹھ کر جگل کو چلا گیا اور بُطابق وصیت حضرت  
شمس الدین نے جید مبارک کو نہالیا ، کفنیا اور  
دوسرے مالے احکامات بجا لائے ۔ پھر نماز  
جنازہ کے انتظار میں کھڑے ہو گئے ۔ اپ  
بہت سُتفنگر تھے کہ ایسی سُتفنگر ہستی کی نماز  
جنازہ میں تنہا پڑھوں گا ۔ اپ کو اس بات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ  
 إِنَّا نَعْبُدُهُ وَإِنَّا نَوَّلُ نَا وَجِيلَنَا  
 مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَخْبَرَهُ  
 مَعْلُومًا لَّا يَعْلَمُ دُخْلَكَ وَصِرْضَنِي تَقْسِيْكَ وَزَرْتَنِي عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَكَ لَيْلَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ الْحَمْدُ  
 لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالْمُتَوَبُ إِلَيْهِ يَجْعَلُ

### تذكرة اوار صابری

سے بُہت قلق بھی ہوا کہ دُور دُور تک انسان  
 کا پتا نہیں۔ جگل بیابان۔ میرے اللہ ! یہ  
 سب کیا ؟ ہمت کر کے آپ مصلے پر کھڑے  
 ہونا ہی چاہتے تھے کہ ایک طن سے آواز  
 آئی ،

” ٹھرو : جلدی مت کرو : یہ کام تمہارا نہیں ،  
 میں آپنیجا ”

حضرت خواجہ نے فخر کر دیکھا ، ایک سوار  
 بُہت تیز رفتار صابری لباس زیب تن کیے ہوئے  
 چڑھے پر نقاب ڈالے ہوئے آپنیجا ۔ گھوڑے  
 سے اُتر کر مصلے پر کھڑا ہو گیا اور نماز جنازہ

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِنَارٍ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارُوكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا جَعْلِي  
 مُحَمَّدِ الْشَّرِيفِ الْأَعْرَفِي وَعَلَى الْمَهَاجِرِي وَعَلَى أَهْلِي  
 مَعْلُومِ الْكَلَّكَ وَعَلَى حَقْلَاتِ وَرَضِيَّ تَشَكُّ وَزَنْتَ عَمَشَلَ  
 وَمَدَادِ كَمَاتَكَ اسْعَفَرَاللَّهُ الَّذِي لَا لِلَّهِ الْأَهْمَالُ الْجَيْ  
 الْقِيَوْمُ وَآتُوْبُ الْبَيْهِي

### تذكرة ابواصے ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پڑھائی۔ بعد ختم نماز جنازہ جب حضرت خواجہ نے  
 سلام کے لیے شمال اور جنوب کی طرف منہ پھیرا  
 تو ملاحظہ ہوا کہ بے انداز منقوٹ خدا نماز جنازہ  
 میں شرکیں ہے دوسرے دو تک لوگ نماز جنازہ  
 میں شرکیں ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ شمسی الارض نے اپنی خدمت  
 گزاری کے دوران ایک وقت باڈشاہ دو جہاں  
تو حکیمیت سے فنا اور بقار کے مسئلہ پر عرض کی  
 تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا تھا :  
 ” یہ زبانی سمجھ میں نہ آئے گا۔ اپنے وقت  
 پر تم اس کو بچشم خود دیکھ لو گے تو تمہاری سمجھ

اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنْتَ مُعَذِّبُ الظَّالِمِينَ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْأَيَّلِ  
 اللَّهُمَّ وَسِلْمُ وَبَارُكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ بِالشَّيْءِ الْأَعْجَمِيِّ وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهِهِ وَعَزْلَتِهِ بَعْدَ دُكْلَ  
 مَعْلُومَاتِكَ وَعَدَدِ خَلْقَاتِكَ وَرَضْيِ تَقْسِيكَ وَرَزْقَتِ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَكَ لَمَا تَأْتَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَى  
 بِإِيمَانِ الْقَوْمِ وَأَنْوَبُ الْأَيْمَانِ، يَا رَبِّنَا

### تذكرة اوارض ایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں آ جائے گا ۔ ان شَاءَ اللَّهُ : ”  
 مگر اس بات کو ڈینیں گزر چکی تھیں جو حضرت  
 خواجہ کے ذہن سے خارج ہو چکی تھی ۔  
 سب حاضرین قبر شریف کی چشم بندی  
 میں مصروف تھے ، حضرت خواجہ کے دل میں  
 یہ بات پیدا ہوئی کہ امام صاحب سے ملاقات  
 کر کے ان کے حالات، نام و نشان دریافت کر  
 لینا چاہیے ورنہ یہ بات پرورہ راز میں رہ جائیگی  
 کہ نماز جنازہ کس نے پڑھائی ۔ چنانچہ آپ سوار  
 (امام صاحب) کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ  
 اپنے گھوٹے کی باگ پکڑ کر سوار ہو چکے تھے ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَعْلَمُ  
 الْمُهُوَّبُ صَلَّى وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبَّانِا  
 مُحَمَّدِنَّا الَّذِي أَرْفَعَ إِلَهٍ وَأَخْحَابَهِ وَعَتَّابَهِ عَدُودَهُ  
 مَعْلُومٌ لَّا تَرَكَ وَيَعْدُ حَقِيقَاتٍ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنَهُ شَكَّ  
 وَمِدَادَكَمَاتَكَ اشْفَعَهُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّاهُوْلَمَّا  
 بَلَغَ التَّقْرِيرَ وَأَتَوْبَ لِلَّهِ الْأَكْبَرِ

### تذكرة الوارث الصابری رضی اللہ عنہ

خواجہ صاحب کو آتا دیکھ کر گھوڑا مغرب کیطرف پڑھایا۔ خواجہ صاحب گھوڑے کے پچھے دوڑے اور کچھ دور جا کر گھوڑے کی بांگ پکڑ لی، عرض کرنے لگے :

”حضرت: اپنا نام و نشان تو بتلائیے۔ لوگ مجھ سے سوال کریں گے کہ تیرے شیخ کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی تھی تو میں کیا جواب دوں گا؟۔“

یہ سن کر سوارنے اپنے چہرے سے نقاب سرکایا اور فرمایا:

”فقیر کے جنانے کی نماز فقیر نے ہی پڑھائی۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لِلَّهِ يَعْلَمُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الَّتِي أَرْسَلْتَ عَلَيْهِ وَأَخْخَاهُ إِيمَانَهُ وَعَزَّتْهُ بِعِدْنَانَ  
 مَقْتُولَهُ لَكَ وَقَدْ دَحْلَقْتَ وَرَضِيَّ تَقْسِطَكَ وَزَرَقْتَهُ عَذَابَكَ  
 وَمَدَادَ كَلْمَاتِكَ أَشْعَفْتَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَرُ الْمُتَّبِعُ  
 يَقْتَلُ الظَّالِمَ وَأَنْوَبُ الظَّالِمَيْهِ بِإِيمَانِهِ

### تذكرة الوارصايری

ہے شمسُ الدین بیبا ! تمؐ مجھ سے فار اور بقار کا  
 بھی پوچھا کرتے تھے اُس وقت میں تجویز کیسے  
 اور کیوں کر سمجھا سکتا تھا - دیکھو ! وہ فنا ہے :  
 اور یہ بقار " ۔

گھوٹے کو ایڑ لگائی اور جنگل کی وادی میں  
 روپش ہو گئے - الحَمْدُ لِلَّهِ : بمحبِّ وَدَعَهُ  
 سب کچھ بخشم خود دکھلا بھی دیا ، سمجھا بھی دیا  
 اور اپنی ملاقات کا وعدہ بھی پورا کر دیا - یہ  
 دیکھ کر اور سُن کر حضرت خواجہ صاحب بیشوش  
 ہو کر گر پڑے ۔



دَيْنُ اللَّهِ الْعَزِيزِ التَّعَجُّلُ  
 يَا حَمْدُكَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا إِلَيْهِ يَأْتُ شَفَاعَةٌ  
 اللَّهُمَّ صُلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَحَسِّنْ  
 حُمَّادَتَنِي الْأَمْيَّةِ وَعَلَى الْهُ وَأَخْحَابِهِ وَعَنْتَهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ تَكَ وَعِدَّهُ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَّتْ عَشْرَكَ  
 وَمَدَّهُ كَمَاتَكَ أَشْعَفَرَاللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمْرُ الْأَعْلَى  
 يَا عَزِيزَ الْقِيَومَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

تذكرة اوار صابری رضی اللہ عن علیہ

## حضرت خواجہ صاحب شہر فخر میں

جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے علیم اللہ  
 ابدال کو اپنے بائیں ہاتھ بیٹھے خدمت گزاری  
 میں مصروف پایا دریافت قربانے پر علیم اللہ ابدال  
 عرض کرنے لگے۔ حضور : یہ شہر فخر ہے، اور  
 یہ علاقہ متعلقہ ترکستان ہے تاریخ ۱۵ رینے الاول  
 شنسہ ہجری المقدس ہے ۔

گویا ایک سال اور کچھ دن گزر چکے تھے  
 اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا :  
 ”علیم اللہ : یہاں کے قطب وقت دحاکم

لِلّٰهِ الْحَمْدُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ  
 مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ لِلْاِنْجِيلِ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَنِي  
 مُحَمَّدِ الْشَّٰهِ الْأَمِيِّ وَعَلٰى الٰهِ وَاحْمَدْهُ وَعَتَّبْهُ بِعَدْدِكَنْ  
 مَعْلُومِ لَقَّا وَلَعَدَ وَخَلَقَ وَرَضِيَّ تَفْسِيْكَ وَرَفِيْعَ عَرْشِكَ  
 وَمَدَادَ كَمَاتِكَ اشْفَعْرَالِهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْيَٰ  
 يَعِيْدُ الْقَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا تَعِيْدُ الْمُتَوَبِّيْنَ

### تذكرة انوار صابری

باطن ) کو طلب کرو "۔  
 بُو جب ارشاد عالی قطب وقت سید معصوم علی  
 شاہ صاحب حاضر خدمت ہو کر آداب بجا لائے  
 آپ نے ان سے ارشاد فرمایا :

"حضرت : میرے گرنے سے جہاں زین پر  
 نشان بن گیا ہے ۔ آپ اُس جگہ ایک مقبرہ  
 تعمیر کرائیں "۔

چنانچہ بُو جب ارشاد اُسی وقت یہ مضموم علی  
 شاہ صاحب نے مقبرہ کی تعمیر کا انتظام کیا ۔  
 سید محمد حسن شاہ صاحب مولف "حقیقت گورنار  
 صابری" کا چشم دید بیان ہے کہ وہ جگہ جہاں

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْأَوَالِهِ إِلَّا بِنُورٍ  
 اللَّهُمَّ وَسِّلْمَ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَمِيمِنَا  
 مُحَمَّدِ الْتَّعْبِ الْأَعْجَمِيِّ وَعَلَى الْهُ وَأَخْلَاقِهِ وَعَرَفَتِهِ بَعْدَ دُلُكِ  
 مَقْلُومِ الْمَلَكَ وَبَعْدَ دُلُكِ وَرَضِيَ لَنَفْسِكَ وَرَضِيَ عَنْكَ  
 وَمَذَادَ كَلَامِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الَّذِي  
 يَعْلَمُ الْقِيَومَ وَالْأَوْبَابَ الْأُبَيْنَ بِإِنْسَانٍ

### تذكرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شمسُ الدین شمسُ الارض گرے تھے ، میں  
 نے خود دیکھی ہے ۔ شہر فرغاد سے ۱۰۶ قدم  
 مشرق کی جانب واقع ہے اور مقبرہ مٹوڑ پانچ  
 قدم لمبائی میں سات قدم چوڑائی میں سنگ  
 بزر سے تعمیر ہے ۔ مقبرہ کے اندر گرنے کا نافٹ  
 اسی طرح موجود ہے جیسے ابھی گرے ہوں ، سر  
 مٹو فرق نہیں ہے ۔ آپ بائیں کروٹ سے  
 زمین پہ گرے تھے ۔ ہاتھوں اور پائے مبارک  
 کے نشانات موجود ہیں ۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَيْهِ بِأَعْيُونِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَحَمِّلْنَا  
 مُحَمَّدَ الْشَّرِيكَ الْأَمِيَّ وَعَلَى إِلَهِ وَآتَهَا يَهُ وَعَذَّبَهُ عَذَّابَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَّا يَكُونُ وَبِعَدَ خَلْقِكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنَّ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَمَاتِكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ  
 بِأَعْيُونِ الْقِيَومَ وَأَتُؤْمِنُ أَنَّهُ يَهُ بِأَعْيُونِ

تذكرة افوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## حضرت خواجہ پانی پت میں

۱۴۹۶ء پیغمبر اول نے ہجری المقدس بروز شنبہ  
 صبح کے وقت حضرت شمس الدین ہمراہ  
 علیم اللہ ابدال شہر فخار سے روانہ ہوئے اور  
 ۱۴۹۷ء ذیقعدۃ الحجیب ہجری المقدس مختلف  
 شہروں سے ہوتے ہوئے آپ پانی پت میں  
 داخل ہوئے اور پھر بیان ہی مستقل قیام فرمایا  
 پانی پت سے ہی آپ بذریعہ علیم اللہ ابدال  
 کمیر شریف کے حالات معلوم کیا کرتے تھے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا الشَّرِيفَ وَعَلَى الْهُدَى وَاصْحَابِهِ وَعَيْتَنَاهُ بَعْدَ دُكْلَى  
 كَمْلُومَ لَكَ وَعَدَدَ خَلْقَكَ وَرَضِيَّتَنَا وَزَنَتْنَا عَشْرَكَ  
 وَمَدَادَ كَمَاتَكَ أَشْعَفْنَا اللَّهَ الْأَمَرُ الْأَعْلَى  
 وَمَدَادَ الْقَبِيْعَةِ وَالْأَتْوَبَ الْأَيْمَى

تذكرة انصار ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## پروڈھ پوشی

### حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی

۱۹۔ شعبان معمّم شہ بھری المقدس بروز  
 پیشنبہ بعد نماز فجر مغل سماں مُمْغَد ہوئی،  
 آپ پر ایسی وجہانی کیفیت طاری ہوئی کہ استفراق  
 ہو گیا۔ آفاق ہونے پر آپ نے ہر شخص  
 سے کلام کرنا بند کر دیا۔ صرف آپ کے خلیفہ  
 شیخ جلال الدین احمد قلندر شالٹ بکیر الاولیاء کو  
 آپ کے پاس حاضری کی اجازت مخی تقریباً  
 دو سال اسی کیفیت میں گزر گئے۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالْحِكْمَةِ  
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا مِنْهُ  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَّنْ  
مُحَمَّدَ السَّعِيدَ الْأَوَّلِيَّ وَعَلَى الْمَهَاجِرَةِ وَعَنْتِهِ بِعْدَهُ  
مَعْلُومٌ لَنَا وَبِقَدَّرَةِ خَلْقِكَ وَرَضِيَ تَقْسِيرَكَ  
وَمِنْ دَارِكَ مَا تَأْتِيكَ أَشْعَفُرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّاهُوْ لَهُ  
بِإِيمَانِ الْقَيْمَوْهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا تَبَّاعِي

### تذكرة النوارس ابری

بالآخر ۱۰ جادی الثاني ۶۹۹ھ بھری المقدس  
بُوز چہار شببہ بعد نماز عصر اس عالم فانی  
سے عالم باقی کی طرف مراجعت فرمائی۔  
إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

نماز جنازہ میں ہزاروں مردمان غیب و عالم  
شوہود شریک ہوئے۔ مزارِ مبارک میں ہیبت و  
جلال کے باعث کوئی شخص بدُول معیت حضرت  
شah جلال الدین احمد فتنہ ثالث بکری الاولیاء نہ  
جا سکتا تھا۔ اہل باطن اب بھی ایسا ہی کرتے  
ہیں کیوں کہ حضرت صاحب دو جہاں جہاں کا یہ  
فرمان ”میرا ایک شمس ہی کافی ہے“ اور

سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِخْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَمِيمِنَا  
 مُحَمَّدِهِ الشَّيْءِ الْأَكْبَرِ وَعَلَى الْهُدَى وَأَحْمَابِهِ وَعَنْهُ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ فَلَا يَعْدُ خَلْقَاتٍ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَتْ هُنْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَامَكَ أَشْفَقَرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ  
 يَا حَمِيمَ الْقَيُومَ وَأَنْوَبَ الْأَيْمَنَ

### تذكرة اوارص ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جو ای آب و تاب سے ابھی تک جلوہ ٹگن میں  
 حضرت شش الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ سرکار  
 محمود دو جہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ۲۶ سال  
 گزارنے کے دوران موسموں کی شدت کا ان پر  
 کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ یہاں سردی، گرمی، بارش  
 اور نوکری کوئی پتہ نہ ہوتا تھا۔

کہتے ہیں کہ ایک دن بعد حضرت محمود دو  
 جہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر شریعت کا نشان تک مددوم ہو  
 گیا۔ کچھ پنڈتوں نے یہاں مندر تعمیر کرنا چاہا،  
 ایک پنڈت کام کی مگرانی کر رہا تھا اسی دوران  
 اسے حضرت محمود پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر شریعت

مَا شاءَ اللَّهُ لَا فُرْقَةَ إِلَيْهِ يَأْتُ يَوْمَ  
 الْحِجَّةِ  
 الْمُهَمَّ صَلَّى وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَّنََا  
 مُحَمَّدَ الَّذِي أَعْلَمُ وَعَلَى إِلَهٍ وَأَصْحَابِهِ وَعَنِّيهِ بَعْدَهُ كُلُّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ حَلْقَتِ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنْتَ عَشْرَكَ  
 وَمِدَادَكَ مَا تَأْتَى أَشْتَقَّرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 بِحَقِّ الْقِيَومَةِ وَأَنْوَبَ لِلَّهِيَّ بِالْحَمْدِ

### تذكرة الوراصيری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نشان نظر آئے تو اُس نے دریافتِ حال کی  
 غرض سے قبرِ شریف کو کچھ کھو کر اندر جھاگنا  
 شروع کر دیا۔ اُس کا خیال تھا کہ شاید یہ پسے  
 کوئی دفینہ ہے لیکن وہ جیسے ہی اندر جھکا اندہ  
 پھنس کے رہ گیا۔

بعد میں سرکارِ دو جہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدتمند  
 نے خواب میں دیکھا کہ حضرت فرمایا ہے یہ،  
 جلد از جلد ہمارے پاس پہنچو، ایک پنڈت  
 ہماری قبر کو کھو دنا چاہتا ہے ہم نے اُسے  
 پکڑ لیا ہے۔ جب وہ عقیدت مند آپ کی  
 قبر مبارک پر پہنچے تو پنڈت مر چکا تھا، اُس

دَرَكُ الْمُتَّقِينَ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ يَأْمُرُ  
 اللَّهُمَّ أَصْلِ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَمِيمِنَا  
 مُحَمَّدِ الْشَّرِيفِ الْأُمَّيِّ وَعَلَى الْمَهَاجِرَةِ وَالصَّاحِبَيْهِ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومِ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضِيَ نَفْسِكَ وَرَزَقَ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَاتِكَ أَسْفَفُرَاللَّهُ الَّذِي لَأَللَّهُ الْأَمْوَالُ  
 بِأَعْلَى الْقِبْوَمْ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا حَنِيفَ

### تذكرة اوار صابری

کی لاش کو یکھنچ کر باہر نکالا گی تو اُس کی  
 شکل کی جانور کے مشابہ ہو چکی تھی۔  
 کہتے ہیں کہ ایک عرصے تک حضرت محمد  
 دو جہاں حضرت جناب علاؤ الدین علی احمد  
 صابر رضی اللہ عنہ کے مزار پر اوار پر جلال کی یہ  
 یکیفتی رہی کہ لوگ پاس جاتے گھبرتے تھے  
 اگر کوئی شامت کا مارا وہاں تک چلا بھی جاتا  
 تھا تو وہ جان گنو بیٹھتا تھا یا کوئی دوسرا  
 بڑا نقصان اٹھا کے واپس آتا تھا۔



مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَيْهِ يَا حَمْدُكَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَمْدُكَ  
 مُحَمَّدٌ الْأَمِينُ وَعَلَى إِلَهٍ وَاحْتَمَاهُ وَعَزَّتْهُ بَعْدَكَ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَبَعْدَ دَخْلَقَ وَرَضِيَ نَسْكَ وَرَنَتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدِّدَ كَمَاتَكَ اشْفَعْرَلَهُ الدَّيْنُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمِينُ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاتُّوْبُ إِلَيْهِ يَا رَبِّي

تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## حضرت عبد القدوں گنگوہی کی مراشر فیض حاضری

آخر ایک مدت بعد ایک بڑگ حضرت بندگی  
 عبد القدوں گنگوہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب صاحب  
 دو جہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف پر حاضری  
 کے یہے جانے لگے تو انہیں بڑی مشکلات  
 کا سامنا کرنا پڑا۔ بغیر بادلوں کے بسیاریاں  
 کوئی نہ لگتی تھیں۔ حضرت عبد القدوں گنگوہی  
 نے رقت سے عرض کی:  
 ”حضرت! اب تو اپنے جلال میں کمی فرمائیں  
 لوگوں نے اس جلال کی وجہ سے آپ سے

لِيَحْمِلَنَا مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَقْوَةِ الْأَيَالِ يَا أَبَتْ بُرْرَةَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ السَّيِّدَ الْأَعْلَى وَعَلَى الْهَ وَأَخْلَاقِهِ وَعَرَفَتْهُ بَعْدَ مُكَلَّفٍ  
 كَعْلُومٍ لِكَ وَبِعَدَ وَخْلُقَكَ وَرَضِيَّ تَقْرِيْكَ وَرَنَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَّا تَكَ امْتَغْرِبُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الَّذِي  
 يَعْلَمُ الْقِيَومَ وَأَنْوَبَ الْأَيْمَنَ يَا أَبَتْ بُرْرَةَ

### تذكرة النوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دُوری اختیار کی تھی اور اب آپ کے پردہ  
 کرنے کے بعد بھی آپ کے پاس نہیں آ  
 سکتے۔ اب بندگان خدا پر اپنے جمال کا انہا  
 فرمائیں تاکہ لوگ آپ کے پاس حاضری نے  
 سکیں ॥

حضرت عبد القدوں گنگوہی مزار شریف  
 پر پہنچ گئے تو اب کسی قسم کے نقصان یا  
 آزار سے بھی محفوظ ہے۔ رات کو انہوں نے  
 خواب میں دیکھا کہ مندوم دو جہاں نے ان  
 سے فرمایا ہے

”عبد القدوں! اب تیری استدعا پر اس

مَا شاءَ اللَّهُ لِلْأَقْوَةِ إِلَيْهِ يَا أَكْتُورُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا الشَّفِيعَ الْأَمِينَ وَعَلَى الْهَمَّةِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ بَعْدَكَ  
 مَعْلُومًا لَكَ وَبَعْدَ حَلْقَتِكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَرَّتْ هَرْبَكَ  
 وَمَدَّا كَلَّاتِكَ اشْعَرْتَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمِينُ  
 بِعَيْنِ الْقِيمَةِ وَأَنْوَبَ الْجَيْهَ يَا كَجْنَمْ

تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جلال میں کمی آ گئی ہے ۔ اب جمال کا ظہور  
ہو گا ۔ اب لوگ ہمارے پاس حاضری دے  
سکتے ہیں ۔ ”

کہتے ہیں کہ یہ حضرت عبد القدوس گنگوہی  
دہی بزرگ ہیں جن کے باے میں بابا صاحب  
نے فرمایا تھا کہ وہ سلسلہ صابریہ کا مجدد ہو گا  
اور میرے صابر چکشاہیہ کی دوبارہ تعمیر و تکفین  
کرے گا جس کا ظہور ستوفہ ہجری المقدس کے  
قریب ہو گا ۔

برحال اسی کے مطابق ہوا ۔ انہوں نے  
مزارِ مقدس تعمیر کرایا اور سالانہ عرس مبارک کا بھی

لَيَحِشْ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِيهَا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحِبْسَنَا  
 مُحَمَّدِ الْأَنْبَيِّ الْأَطْيَ وَعَلَى الْمَوْلَى وَأَخْرَاهِهِ وَعَنْتَهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَلَعْدَهُ خَلْقُكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَدَّتْ هَمْنَاتَكَ  
 وَمِدَادَكَ مَا تَرَكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ مِنْهُ إِلَّا  
 يَاعِي الْقِيَومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا حَسِيبَ الْمُجْنَثَةِ

تَذَكِّرَةُ الْوَارِصَةِ بِرِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُحَمَّدًا

انظام فرمایا۔

یہ واقعات اور تحریر اکتسابی علم کے کامل  
کے یہ ایک مُعمَّہ اور صاحب نظر کے لیے  
تَقْوِيَّةُ الْإِيمَانُ ہیں۔

خَبَرُ کتاب سے اور نَظَرُ نظر سے مُلْ  
ہوتی ہے۔

خَبَرُ ظَاهِرٍ اور نَظَرُ باطنٍ ہے۔  
ظَاهِرٌ باطن کے تابع ہے۔

خَبَرُ کسی اور نَظَرٍ وہی ہے۔

يَا اللَّهُ، يَا رَحْمَنُ، يَا رَحِيمُ، يَا حَسِيبُ،  
يَا قَيْوُمُ، يَا ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ؛ بَلْ

دَرَكُ الْمُتَعَلِّمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ يَأْمُرُ وَمَا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَمِّلْنَا  
 مُحَمَّدَ الَّذِي أَعْجَبَنَا وَعَلَى الَّهِ وَآخْرَاهِهِ وَعَنْهُ بَعْدَهُ  
 مَلُومٌ لَّا كُوْنَتْ وَبَعْدَهُ خَلْقٌ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَثَتْ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَائِمَكَ اَسْعَفْتُ الْمُلْكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ  
 يَعِزُّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا أَنْتَ الْعَلِيُّ

### تذكرة اوارض پاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تو نے خبر سمجھی ہے ، نظر بھی سببش !  
 خبر مخفف - رہنمائی کیلئے کافی نہیں ، خبر نمائندہ  
 ہے - خبر کو جب نظر ملی نبوہ بن گھنی

### اور پھر

کسی پر اپنی پیاری چیز کو قربان کر دینا وفا  
 کی حد اور جان قربان کر دینا فدا کی حد ہے  
 جو جان اللہ کے لیے ، اللہ کی راہ میں ، اللہ کے  
 کاموں میں ، اللہ ہی کی محبت میں قربان کی  
 جاتی ہے ، اللہ : اللہ :

اللہ کے ہال بڑی قیمت پاتی ہے -  
 اللہ اپنی راہ میں قربان ہونے والوں کو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارُوكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبَّانِي  
 مُحَمَّدِ الْشَّفِيِّ الْأَقْرَبِ وَعَلَى الْمَهَاجِرَةِ وَأَخْرَابِهِ وَعَلَى تَهْذِيْبِ  
 مَعْلُومِ لَائِكَ وَعَلَى دِحْلَاقَتِ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَّ هَرْشَكَ  
 وَمِدَادِ كَلَامَاتِكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَعْلَمُ التَّعْوِيمَ وَأَنْوَبَ الْأَيْمَنَ

### تذكرة الوارصات ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حیاتِ جادوال بنیت ہیں ۔ ابک نے تو کہا،  
کہ وہ امر ہو جاتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں  
جاتے ہیں ۔

جو جانِ اللہ کے یے فرمان کی جاتی ہے  
ساے جہاں کی جاؤں سے افضل ہوتی ہے ۔  
حالِ ماضی کا شاہد ہے ۔ جو حال میں ہے  
ماضی میں بھی تھا ۔ جو حال میں نہیں ماضی میں بھی  
نہ تھا ۔

ملاحظہ ہو کہ حضرت مخدوم پاک کی درگاہِ شریف  
پر شدید سردی کی بنا پر انتقال کر جانے والی  
ایک کمن بچی کے زندہ ہو جانے کا حیرت انگریز

مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا  
 مُحَمَّدِ الْأَعْظَمِ وَعَلَى الْمَالِكِ وَأَخْرَاهِهِ وَعَزْرَتِهِ بِعَدَّكَ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَقَدْ دَخَلْتَكَ وَرَضِيَّتَكَ وَرَأْتَ عِزْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَمَاتِكَ أَشْفَقْتَنَا اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ الْمُمْتَنَعُ  
 بِهِ الْقِيمَةُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا تَعَالَى

### تذكرة اوار صابری

واقعہ بھی حال ہی میں ہوا۔

بتایا جاتا ہے کہ حضرت منور پاک کی  
 درگاہ شریف کی زیارت کی خاطر پاک پن شریف  
 سے دو خواتین کلیر شریف پُسچیں ان کے ساتھ  
 ایک کسن بچی بھی نہیں۔ شدید سردی کے باعث  
 اس بچی کا جسم سرد ہو گیا اور مغرب سے میں  
 قبل یہ بچی انتقال کر گئی۔ ان پاکستانی زائر  
 خواتین نے ایک مقامی ڈاکٹر غلام صابر سے  
 رابطہ قائم کیا۔ انہوں نے معافانہ کے بعد اس  
 بچی کو مردوہ قرار دے دیا۔  
 اس کے بعد دونوں خواتین نے اس بچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا إِلَيْهِ يَأْتُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَجَاهِنَّـا  
 مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ وَعَلَى الْأَئِمَّـةِ وَالْأَخْيَـرِ وَعَلَىٰ  
 مَعْلُومَـاتِكَ وَبِعِدَّـةِ خَلْقَكَ وَرَضِيَّـتِكَ وَزَوْلَـتِ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادِكَ لِمَا تَكَـثَّـفَ اللَّهُ الَّذِي لَـا إِلَهَ إِلَّـهُـي  
 بِـالْقِيَـمَـةِ وَأَتُوَبُـالْـعَـيــةِ

### تذكرة انصار ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی نعش درگاہ شریف کی چوکھٹ پر رکھ دی اور  
 زار و قطار رونے لگیں۔ نمازِ عشا کے بعد درگاہ  
 عالیہ کی مسجد میں آئے ہوئے نمازوں نے  
 ان سے اس آہ و زاری کا سبب پوچھا لیکن وہ  
 ان استفسارات کا جواب دینے کی بجائے صاحب  
 مزار حضرت مخدوم دو جہاں علاء الدین علی احمد  
 صابر رحمۃ اللہ علیہ کو مُخاطب کرتے ہوئے کہنے لگیں:  
 ”ہم آپ کے پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین  
 گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی مقدس آرام گاہ درگاہ پاکستان  
 شریف (پاکستان) سے آپ کے حضور زیارت کی  
 غرض سے حاضر ہوئی تھیں“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ وَهُوَ يُؤْمِنُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الْأَنْبِيَّ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ وَآتَهُمْ هُدًى وَكِلَّ  
 مَعْلُومٍ لَّهُكَ وَبِعِدِهِ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَّهُ عَرْشَكَ  
 وَمِنَ الدَّارِكَاتِ أَشْعَرْتَهُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَرُ الْأَيْمَنُ  
 يَعِيشُ الْقَيْوَمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

متوفی رُکی کی ماں کہہ رہی تھی کہ :

” لوگ تو گود بھرنے آپ کی بارگاہ میں  
 حاضری دیتے ہیں ، میری گود کیسے اُبڑ سکتی ہے ؟  
 کیوں کہ آپ کے وادا شیخ عبد القادر جیلانی  
 غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو بارہ سال کی ڈوبی  
 کشتی کو سطح آپ پر اُبھارا تھا ۔ آپ کے جید  
 امجد حضرت علی الفرقانی کرم اللہ وجہہ کے یہے دو  
 مرتبہ سوچ طلوں ہوا ۔ پھر میں کیسے آپ کی بارگاہ  
 سے اُبڑی گود خالی ہاتھ داپس چلی جاؤں ॥ ”

غمزہ ماں اس طرح فریاد کنائ تھی کہ کچھ بھی دیر  
 بعد بے جان دے بے سس مُردہ پڑی بچی نے ہچکی

دَمَّ اللَّهُ الْجَنَاحَ الْمُتَعَصِّبِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْإِيمَانِ  
 إِذَا وَجَوَرَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَجَبِينَا  
 مُحَمَّدٌ وَالَّذِي أَنْبَأَهُ  
 وَعَلَى الْمَهْدِ وَاصْحَابِهِ وَعَنْهُ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَلَمَّا وَحَقَّتْ  
 وَرْضِيَ نَفْسَكَ وَزَرْتَ هَذِهِ  
 وَمِنْ أَذْكَارِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَأَللَّهِ الْأَهْمَرُ الْأَيْمَنُ  
 بِحَمْرَةِ الْقِيمَةِ وَأَنْوَافِ الْأَيَّامِ

### تذكرة انصاری

لی، اور زندگی کے آثار اس کے چہرے اور جسم پر  
 نہیاں ہونے لگے اور تھوڑی دیر بعد ہی وہ  
 ایسے زندہ ہو گئی جیسے موت کے سرد ہاتھ  
 نے اسے چھوٹک نہ تھا۔

حضرت غنیم پاک حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عِلْمًا کی اس کرامے شاہد  
 لا تعلو افراد تھے جس میں وقف بورڈ کا عملہ، مقامی  
 ڈاکٹر غلام صابر، راؤ مقبول احمد خان، پیش امام درگاہ  
 عالیہ اور تقریباً ایسی افراد وہاں موجود تھے۔

یہ خبر پاکستان میں روزنامہ امروز لاہور کی اشتافت  
 ۲۹ مارچ ۱۹۵۸ء میں شائع ہوئی اور خصوصی رپورٹ  
 کلیر شریعت سے ۲۹ مارچ ۱۹۵۸ء کو موصول ہوئی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُرْقَةَ لِلَّهِ إِلَّا يَأْتِيهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ بِالشَّيْءِ الْأَعْظَمِ وَعَلَى إِلَهِ وَآخْرَاهِمْ وَعَزَّرَتْهُ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَنَا وَبِعِدَّهُ خَلْقُكَ وَرَضِيَّ تَقْسِيكَ وَرَثَنَتْهُ عَرْشُكَ  
 وَمَدَدَ كَلَمَاتِكَ أَشْعَرْفَرَّالَهُ الَّذِي لَأَلَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَمِيمُ  
 يَعْلَمُ الْقَيْوَمَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَا قَمِيمُ

### تذكرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

#### بَابُ چهارِ دِمْ

## إِشْدَادُ بِاللَّيْكَ مُهْتَمِمُ دَارُ الْأَحْسَانِ

میں نے اپنے ایک دوست سے پوچھا کہ  
 تیرا عالم شباب حضور کی حاضری میں گزرا ، کوئی  
 بات بتاؤ جو میں تذکرہ میں لکھوں ؟  
 اُس نے بتایا مجھے سرکار ہر روز کسی نہ

لِحَمْدِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ يَا وَسِيلَةَ  
 الْمُهْمَصِلِ وَسَلَامٌ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَيَّسِنَا  
 مُحَمَّداً السَّيِّدَ الْأَعْظَمِ وَعَلَى الْمَهْبَطِ وَأَحْخَابِهِ وَعَنْتِهِ بِعْدَ دَلْلِ  
 مَغْلُوبِ الْأَكْفَافِ وَبَعْدَ حَقْلِكَ وَرِضْيِ تَقْسِيكَ وَزَنْجَ عَمِيشِكَ  
 وَمَدَادِ كَلَابِكَ أَشْعَفَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ  
 بِحَقِّ الْقَيْوَمِ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَا تَمَّامَ

### تذكرة اوار صایری

کسی اونکھی شفت سے نوانتے۔  
 سرکار صابر پیا مجھ پہ بے حد شفقت تھے،  
 رفتہ رفتہ روزانہ طلب فرماتے حالاں کہ وہ ایک  
 ذمہ دار معروف بندہ تھا، پھر بھی ضرور حاضر ہوتا  
 ایک عید کے دن وہ کھانا پینا بھوول گیا۔  
 اور دن بھر وہیں سرکار کے حضور میں بیٹھنے کا  
 شرف حاصل رہا۔ رات کے گیارہ بجے کوئتے  
 کہ رخصت کی اجازت ملی جب وہ روانہ ہوا،  
 اُسے کھانے کا خیال آیا، بھوک بھی لگی، رات  
 اندر ہیری تھی۔ نہ کسے ارد گرد گھنا جنگل تھا وہ  
 دل میں یہ سوچتا جا رہا تھا کہ اب اُسے کہاں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ إِنَّمَا تَقْرِيْبُهُ وَأَعْصِيْلَهُ وَعَدْدَهُ كُلُّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَيَعْدُ دُخْلَكَ وَرِضْيَ نَفْسِكَ وَزَنْهَ عَرْشِكَ  
 وَمَدَادِ كَمَارِكَ اشْعَرْنَا اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَعْلَمُ الْقَوْمَ وَأَتَوْبُ إِلَيْهِ بِغَيْرِ  
 تَذْكِرَةٍ أَوْ رَصَادِيٍّ كَصْبَرَ اللَّهُ عَلَى الْعَذَابِ

### تذکرہ اوار صایری

کھانا ملے گا — میں بند ہو پچا ہو گا  
 جب پُل کے نزدیک پہنچا ، آواز آئی :  
 ” او بھلوان آتینوں چاول کھلائیے ”  
 اس پر وہ رُکا - ڈرتے ڈرتے پُل کی طرف  
 بڑھا ، دیکھا - دو نوجوان عمدہ لباس پہنے چاولوں  
 کا ایک بڑا دیپک بھرے نہر کے پُل کے اوپر  
 بیٹھے ہیں ، وہ متھیر ہوا کہ انہی رات کے  
 گیارہ بجے جنگل میں یہ کون ہو سکتے ہیں ؟ -  
 وہ ان کے قریب گیا اور پُچا :  
 ” آپ بیاں کیسے بیٹھے ہیں ؟ ”  
 بولے :

دَيْنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ السَّمِيعِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَيْهِ يَأْتُ يَوْمَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبَّانِا  
 مُحَمَّدِ الدَّيْنِ الْأَعْظَمِ وَعَلَى الْهُوَ وَاصْحَابِهِ وَعَنْهُمْ أَعْذُّ دُعَى  
 مَعْلُومٌ لِلَّاتِ وَلِلَّادِ وَخَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَرَّتْهُ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّا دَكَلَاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّاهُوَالَّهُ  
 بَاعِثُ الْقِيَوَّمَةِ وَأَنْوَبُ الْعَيْمَةِ

### تذكرة انوار صابری

”بھی تجھے بھوک لگی ہے چاول کھاؤ اور  
جاوہ“

اُس نے ایسے لذینہ چاول کبھی نہ کھائے  
تھے۔

ایک اور واقعہ بیان کیا کہ :  
جب وہ جیٹھے ہڑ کے میئنے میں دوپہر کے  
وقت جانا ، نر کی پتھری ٹپٹری پہ ایک صاحب  
لہاف اور سے لیٹا کرتے ۔ اس نے سوچا یہ کونی  
عام آدمی نہیں ، خاص بھی نہیں ، خاص الخاص  
ہیں ۔ ورنہ شدت کی اس گرمی میں اس حالت میں کون  
لیئنے کی تاب لا سکتا ہے ۔ — ایک دن وہ

دُرَّ اللَّهِ الْعَزِيزِ التَّعَظِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْإِلَهِ إِلَّا وَيَشَاءُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَمِيلِنَا  
 مُحَمَّدِ الْبَشِّيرِ الْأَمِيِّ وَعَلَى الْمَهَاجِرَةِ وَعَلَى الْمَهَاجِرَةِ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَبِقَدَّرِ وَخَلْقِكَ وَرَضِيَّ تَقْسِيكَ وَرَزَقَ عَرْشِكَ  
 وَمِنَ الدَّارِكَاتِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَالُ الْمُجِيِّعُ  
 بِإِيمَانِ الْقِيَومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا رَبِّي

### تذكرة انصار ابری

ان کے لیے دو پرانے پکا کرے گیا اور  
 کافی دیر ان کے پاؤں کی طرف کھڑا رہا آغرا  
 وہ اٹھے مسکائے اور دونوں پرانے لے کر  
 بُرکی بُرکی کر کے نہر میں پھینک دیے ایک چھوٹا  
 سا ٹکڑا اپنے پاس رکھ لیا ۔

حضرت باوا صاحب فرید الدین گنج شکر قدس  
 سرہ العزیزہ اکثر فرماتے :

بُری بُری زمانہ گزرتا جائے گا میرے صابر کا  
 جلال جمال میں منتقل ہوتا جائے گا ۔

واضح ہو کہ ہر دوار تیرنخہ لکیر شریف ہی کا  
 ایک مholmہ تھا جلال کی تاب نہ لاتے ہوئے

لَا يَحْمِلُنَا مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَقْوَةِ الْأَيَّالِ إِذَا فَتَرَعَهُ  
 اللَّهُمَّ وَسِلْمُ وَبَارُوكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَيْشِنَا  
 مُحَمَّدَ الَّتِي أَرْبَقَ وَعَلَى الْهُ وَأَصْحَابِهِ وَعَتْبَتِهِ بَعْدَ دَلَّ  
 مَعْلُومٍ لَّا يَقُولُ وَيَعْدُ وَخَلْقَاتٍ وَرَضِيَ تَشْكٌ وَزَنْتَ عَشْرَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَّاتٍ أَشْعَفَرَاللَّهُذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَرُ الْحَيُّ  
 يَعْلَمُ الْغَيْمَ وَأَتُوبُ لِلَّهِ يَعْلَمُ

### تذكرة اوراص باری

ہستے ہستے وہاں تک جا پہنچا۔  
 اب وہاں جلال نہیں ، جمال ہے۔ ہر کسی کو  
 بلا امتیاز نوازا جاتا ہے اگرچہ وہ ہو یا وہ۔  
 میرے آقا ، میرے مندوم ، میرے صابر پایا ،  
 میرے محن بھی ہیں اور پیاسے بھی ، وہ میرے  
 ساقی کا بیناز تھا ، رند و مخدوب ، عامل و کامل کا  
 شب و روز جگھٹ رہتا۔ جوئے جس انداز میں ہیں  
 نے وہاں لُٹتے دیکھی اور ہر وقت لُٹتے دیکھی ، کسی  
 کی کیا مجال جو زبان پر لائے یا احاطہ تحریر میں۔

فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِيقَينَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيْمُونَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمُ

يَا حَمْدُ يَا قَيْمُونَ

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا كُوَّةَ لِإِلَّاهٍ يَأْتِيَ بِكُوَّةٍ  
 اللَّهُمَّ صَلُّ وَسَلِّمُ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَاجْبِسْنَا  
 مُحَمَّدَ السَّيِّدَ الْأَمِيَّ وَعَلَى الْهُ وَآخْرَاهِ وَعَذْرَتِهِ بَعْدَ وَكُلِّ  
 مَعْلُومٍ فَلَا يَرَى وَلَيَدَهُ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ تَقْسِكَ وَزَنَنَ هَرَشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَمَاتَكَ اَشْفَقَرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّاهُوَ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
 يَعْلَمُ الْقِيَومَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ يَا قَدِيرَ

### تذكرة انوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ننھے میاں رسولِ ﷺ بخور شمع نجیب آباد  
 کے رہنے والے تھے۔ لنگٹ پہنچتے باقی جسم  
 غریباں سڑک پر کھڑتے — تانگے والے آتے  
 اور کہتے :

”ننھے میاں بھاگ کر دکھاؤ“  
 تانگے کے ساتھ ساتھ دُور تک بھاگتے، اسی  
 طرح دن کھلتا۔

جمعرات کے دن ظہر کے وقت بیکنڈ ہوتے،  
 اور عصر کے وقت کلیر شریف — حالانکہ ان  
 دونوں کے درمیان کم از کم ساٹھ ستر میل کی  
 دُوری ہے ۔

شَهِدَ اللَّهُ الْجَمْعُ الْجَمِيعُ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَلَّهُ يَأْتِي بِهِ وَهُوَ  
 الْمُهْمَصِّلُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّاً نَا وَجَيَّبَنَا  
 مُحَمَّدَ الدَّشِّيَّ الْأَعْمَى وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهُ وَعَذَّبَهُ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَلَعَدَهُ دَخْلَقَ وَرَضِيَ لَفْسَكَ وَزَرَقَ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَّاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ الْيَتَمَّ  
 بَعْدَ الْقِيَمَةِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا تَعَالَى

### تذكرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نئے میال رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ دیوبند میں ہوا۔  
 انہوں نے کہا ہم یہ کبھی مان سکتے ہی نہیں کہ  
 ایسے ہو سکتا ہے۔  
 چنانچہ جمعرات کے دن متعدد علماء بجنور  
 اور ایک جماعت کلیر شریعت پہنچی —  
 بجنور والوں نے کہا کہ ہم نے نئے میال  
 کو اتنے بیچے بیال دیکھا ہے اور کلیر شریعت  
 والوں نے کہا کہ ہم نے اتنے بیچے پیران  
 کلیر شریعت میں دیکھا ہے۔

دونوں کے وقتوں میں صرف چند منٹوں کے  
 کا فرق تھا — اللہ ہی اپنے بندوں کے

يَا حَمْدُكَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْأَيَّالِ يَا وَحْيُوكَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَاحْمِّلْنَا  
 مُحَمَّدَ إِنَّمَا أَنْتَ أَنْتَ وَعَلَى الْهُوَ وَأَخْرَاهُ وَعَثْرَتْهُ بَعْدَ كُلِّ  
 كَعْلَمْ لَكَ وَقَدْ وَخَلَقْتَ وَصَنَعْتَنَا وَزَنَّتْنَا عَشْرَكَ  
 وَمَدَّ كَمَا تَرَكَ أَشْعَفْنَا اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ  
 يَا حَمْدُكَ الْقَوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

مِنْكَرَةُ الْوَارِصَةِ بَرِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمُتَعَظِّمُ

حال سے واقف ہے ۔ مَا شَاءَ اللَّهُ :

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْغَيْرِ مُمْكِنٍ :

فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ :



طرقیت کے فارغُ التحصیل تصدیق آساناد (کفرمیشن) کے لیے حاضری دیتے ۔ ایک نظر کے وقت آتا ، عصر کو فارغ فرمائیتے ۔

حاضرین میں سے ایک کہتا ”مَا شَاءَ اللَّهُ : كیا نوش نصیب ہے ۔ ادھر آیا ، مفرگی اور رخت ہوا ۔

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَحَسِينَا  
 مُحَمَّدِ الرَّسُولِ الْأَكْرَمِ رَعَى اللَّهُ وَأَخْبَرَهُ وَعَرَفَهُ بَعْدَ مَنْ  
 مَقْتُلٌ مِّنْكُمْ لَكَ وَعْدٌ كُلُّ فَلَقٍ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَّهُ كُلُّ شَكٍ  
 وَمَدَّ ذَكَارَكَ أَشْتَغَلَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْرَمُ  
 يَعِزُّ الْقَوْمَ وَأَنْوَبُ الْيَوْمَ بِإِيمَانِهِ

### تذكرة اوارص ابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دوسرا کتنا یہ بات نہیں تو اس سے غائب کا  
 نواود ہے ۔ تجھے کیا خبر، سرکار نے اسے زیادہ  
 دیر اپنے پاس ٹھہرنا پسند ہی نہیں فرمایا ۔  
 ایک آتا اور دویں کا ہو رہتا ، سالوں بیٹھا  
 رہتا ۔

ایک کتنا نہ معلوم بیچارا کیوں فارغ نہیں ہوتا۔  
 موسم پر موسم بدلا لیکن اس بیچارے کا حال جوں کا  
 توں رہا ۔

دوسرا کتنا کیا تم ابھی تک یہ بھی نہیں سمجھے  
 کہ جسے سرکار پسند فرماتے ہیں واپس پھینا گوارا  
 نہیں فرماتے ۔ مَا شَاءَ اللَّهُ :

سَاجِدٌ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا كُوْنَةَ لِيَا لِلَّهِ يَا سَاجِدٌ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا وَاحْيِنَا  
 مُحَمَّدَ الْأَقْرَبَ وَعَلَى الْمَهَاجِرَةِ وَعَلَى الْمَهَاجِرَةِ  
 مَعْلُومٌ لَّا تَكُونُ بَعْدَ دَخْلَقَ وَرَضِيَّ قَفْشَكَ وَزَنْ مَعْرِشَكَ  
 وَمِدَادَ كَمَاتَكَ أَشْتَغَلَنَا اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
 بِحَمْدِهِ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ يَا قَمَعَةَ

تذكرة انوار صابری

حضرت سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت حکیم امیر حسن  
 سہارپوری قدس سرہ العزیز آپ کے مقبول ترین  
 دوستوں میں سے ہیں۔  
 کبھی فرماتے میں تھے اپنا چھوٹا بھائی سمجھتا  
 ہوں۔

کبھی فرماتے تم ہمارے خاص آدمی ہو۔  
 کبھی فرماتے یہاں تمیں ظاہر و باطن کے  
 اختیارات ہیں۔

آپ صاحبِ کشفِ الائم تھے یعنی ہر  
 وقت ہر حال میں آپ کو حضوری کا شرف  
 حاصل تھا۔ مَا شَاءَ اللَّهُ !

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ لِا قُوَّةَ الْأَيَّالِ  
 وَسَلَامَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَنَتْ  
 مُحَمَّدَهُ الَّذِي أَرْمَيْتَ عَلَى الْأَهْلِ وَأَخْحَابِهِ وَعَتْتَهُ بَعْدَ مَكْلِ  
 مَعْلُومٍ لَّا يَلَمُ وَبَعْدَ دُخْلِقَاتِكَ وَرَضِيَ قُسْكَ وَزَنَّ تَعْرِشَكَ  
 وَمِيزَادَ كَلَمَاتِكَ اسْتَغْفِرُ لَهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّاهُو أَنْتَ  
 يَا عَبْدَ الْقِيَومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

نَذْكُرَهُ الْوَارِصَابِرِيَ نَصْنَعُ اللَّهُمَّ الْمُسْتَغْفِرَةَ

ایک دن فرمانے لگے چلو بھی چلو صابر صاحب  
 بلا ہے میں اور فرمایا ہے میں :  
 ”میرا اتنا بڑا دربار اور الائچی دانہ نہ ہو فرما پہنچو ،  
 اور بندولیست کرو ۔“  
 جب ہم وہاں پہنچے ، دیکھا الائچی دانہ ختم تھا ۔  
 جمعت کی شام کو خصوصی حاضری ہوتی ، اللہ :  
 اللہ بالمشانہ گفتگو فرماتے ۔  
 جب تک آپ اس دُنیا میں زندہ ہے ، اپنی  
 ولایت پر فائز ہے ۔ مشار اللہ :



اللَّهُمَّ إِنَّمَا مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْإِلَهِ إِلَّا أَنْ تَأْتِيهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَمِيمِنَا  
 مُحَمَّدِ الْتَّقِيِّ الْأَعْرَجِيِّ وَعَلَى الْمَالِ وَالْمُحَاجَبِيِّ وَعَلَى بَعْدِهِ  
 مَعْلُومِ لَكَ وَبَعْدَهُ خَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَضِيَّ هَرَبَشَكَ  
 وَمِنْ دَكَانِكَ اكْتَفَيْنَاهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَدُ الْأَعْلَى  
 يَا أَعْلَمَ الْقَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا فَتَحَبَّرَ

### تذكرة النوار صَلَارِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُ

میرے آقا کا قدیم دستور ہے جو کبھی نہیں  
 بدلا۔ جسے آپ اپنی خدمت میں مقبول فرمائیتے  
 ہیں جب تک اُسے اپنے ہی رنگ میں رنگ  
 نہیں لیتے کبھی فارغ نہیں فرماتے۔

اور

جب تک اپنے جام کی تلچھٹ پلا نہیں دیتے  
 مے خانہ سے رُخصت نہیں فرماتے یا حَجَّ یا قَيْمُونُ  
 تلچھٹ کیا؛ سُرخ شراب کی بچی ہوئی ایک  
 گھونٹ۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِهِ يَعْلَمُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِقْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَيْسِنَا  
 مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأَكْرَمِ وَعَلَى الْهُدَى وَآتِنَا بِهِ وَعَذْرَتْهُ تَعْذِيرَكَ  
 مَعْلُومَكَ لَكَ وَعَدَدَ حَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَّ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَمَاتِكَ اشْفَعْرَلَهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ  
 يَعْلَمُ الْقِدْرَهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

### مِنْذِكَرَهُ الْوَارِصَهَ اِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

اپنے طالب کی ہار کو اپنی ہار اور جیت کو اپنی  
 جیت قرار دے کر جب حمایت کے میدان میں  
 اُترتے ہیں ، دشمن کا پتہ پانی پانی ہو جاتا ہے ،  
 شکر میں بھگڑ مچ جاتی ہے ، اور جب نیچ نکلنے  
 کا کوئی بھی راستہ نہیں ملتا ہار مان کر دونوں ہاتھ  
 کھڑے کر دیتا ہے اور جس میدان میں جس جوان  
 نے اسے ہرا لیا ہو ایک مدت اسی مقام پر بیٹھا  
 اپنے سر پر راکھ ڈال ڈال کر اپنی ہار پر نادم اور  
 واڈیلا کرتا رہتا ہے ۔

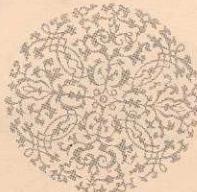
اللَّهُمَّ لَا يَهْزِمُ جُنْدَكَ ، يَا اللَّهُ تَيْمَرَ  
 شکر کو کوئی ہرا نہیں سکتا ، اور کون ہر ا

دَرَّ اللَّهِ الْعَرْقَ الْجَعْمُونِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْإِلَهِ إِلَّا يَأْتِيهَا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَسَنِيَا  
 مُحَمَّدِ الْتَّبِيِّ الْأَعْمَى وَعَلَى أَهْلِهِ وَآخْرَاهِهِ بَعْدَهُ  
 مَلْعُومٌ لَكَ وَبَعْدَهُ خَلْقُكَ وَرَضِيَّ تَقْسِيكَ وَرَزِّيَّ عَرْشِكَ  
 وَمَدِّيَّكَ لَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَعْلَمُ الْأَعْلَمُ  
 بِالْقِيمَةِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بِاتِّبَاعِ

تذكرة النوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سکتا ہے۔

آپ کی شیخیت کی غیرت کے کیا کہنے :  
 جب تک اپنے طالب کے خناس کو سہر میدان  
 ہرا کر اور اکھائے سے بھگا کر جاتا نہیں دیتے  
 کبھی سانچھ نہیں چھوٹتے۔



لَهُمَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْعَلِيُّ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
 اللَّهُمَّ اصْلِ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدًا أَشَّيْ الْأَبْيَقِ وَعَلَى الْمَهْ وَأَخْحَابِهِ وَعَذْرَتِهِ بَعْدَ دُلُّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَعَدَدُ خَلْقَكَ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَنَ شَرْكَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَّاتِكَ اشْفَقْرَلَهُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَرُ الْأَيْمَنُ  
 بِعَوْنَى الْقِيَومُ وَأَنْوَبَ الْأَيْمَنَ بِعَوْنَى

### تذكرة انوار صابری راضی اللہ تعالیٰ عنہ

اگر آپ ایسے نہ ہوتے اور یوں نہ کرتے ،  
 آپ کی مایہ ناز طریقت پھر سے لوٹ کر اکتسابیت  
 میں دم توڑ جاتی اور تذکرہ عاشقان بآصفا میں کوئی  
 کیف نہ رہتا ، ماند پڑ جاتا ۔

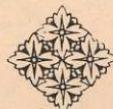
اگر تیرے در پہ دیولنے نہ ہوتے تو دھوم  
 کیسے چلتی اور یہ کون کہتا :  
 ”نہ معلوم کس دُمن میں تیرا دیوانہ آتا ہے“  
 اور سرِ محفل لا دھرک بلا بھجک علی الاعلان یہ کہنے  
 کی کسے بُرجأت ہوتی ۔  
 یعنی ہے .....!  
 بتا دے گا ؟

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ لِفَوْزَ الْآيَاتِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا إِلَيْهِ يَأْتُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ بِالشَّيْخِ الْأَعْيَّ وَعَلَى الْهَمَّ وَاصْحَابِهِ وَعَذَّبَهُ بِعَذَّابِكَ  
 مَعْلُومٌ لَنَا وَبَعْدَ وَخَلْقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَتْ هَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَمَاتِكَ اشْعَرْفُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 بِإِيمَانِ الْقِيَومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بِإِيمَانِ

تَذَكُّرَةُ الْوَارِصَاتِ بِرَبِّ الْمَلَائِكَةِ الْمُغَنِّمِ

اگر نہیں تو ابھی جا کر تیرے ماموں سے لے  
نوں گا ،

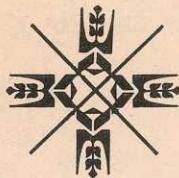
وہ مَدْحَراً قد سکندری رنگ دا کالا سیاہ  
 وہ شُغْلے خیز آنکھیں کمبیں میں ملبوس مطہر تھائے  
 بُھُول نجوں یوں کتنا میلوں بھرجی ہونیٰ محفل پا  
 ہیسیت طاری ہو جاتی — شمع بھڑک رہی سختی  
 بھڑکے جا رہی سختی اور مجمع پا سکوت طاری تھا



سَمِعَ اللَّهُ لِلْجُنُودِ الْمُتَّقِينَ  
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَهُ  
اللَّهُمَّ أَصْلِحْ مَا فَسَدَ وَارْكِنْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَاحْمِّلْنَا  
مُحَمَّدَ الشَّفِيعَ الْأَعْلَى وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهُ وَعَذْلَهُ بَعْدَكَ  
مَعْلُومٌ لَكَ وَبِهِ دَخْلُكَ وَرَضِيَ نَفْسُكَ وَزَنَتْ هَرْشَكَ  
وَمَدَادَكَ لَكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَأَللَّهِ الْأَمْوَالُ  
بِحُجَّ الْقِيمَةِ وَأَتُؤْتِيَ الْأَيْمَةِ بِإِنْجَامِ

تَذَكُّرَةُ الْوَارِصَاتِ الرَّحْمَنِ اللَّهُ عَلَى الْجَنَانِ

مبصر نے سرِ محفل داد دی ، اُس نے ایسا  
جمع آج سے پہلے کسی کیسی کہیں نہیں دیکھا ۔



دَرَرَ اللَّهُمَّ لِلْعَمَلِ الْجَعْلِ  
 يَا حَسَنَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِإِلَّا اللَّهُ يَأْتِي بِكُلِّ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَرَجِّلِ  
 مُحَمَّدٍ الَّتِي الْأَعْلَى وَعَلَى اللَّهِ وَآخْرَاهُ يَهُ وَعَنْتَهُ يَعْدُونَ  
 مَقْلُومَ لَكَ وَيَعْدُ خَلْقَكَ وَرَضِيَ نَشْكَ وَزَنْتَهُ شَكَ  
 وَمَدَّ ذَكْمَاتَكَ أَشْعَفْرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ  
 يَعْلَمُ الْقِيَومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا حَسَنَ

### تذكرة النوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اتنا شوخ  
 ایسا بیاک  
 کون تھا

جذب رندانہ کا ایک انداز  
 افتخارانہ ناز کی ایک ادا

الحمد لله الذي

فَالله خَبِيرُ الرَّازِقِينَ

وَالله ذُو الْقُوَّةِ الْعَظِيمِ

يَا حَسَنَ يَا قَيُومُ

۱۸ رب المجب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
كَلِمَاتُ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْأَيُّوبِ  
اللَّهُمَّ أَصْلِ وَسِلْمَ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِيلِنَا  
مُحَمَّدِ بْنِ النَّبِيِّ الْأَكْرَمِ وَعَلَى الْمَهَاجِرَةِ وَعَلَى تَهْجِيرِهِ  
مَعْلُومٌ لَنَا وَلَعْدَ دُخْلَقَاتٍ وَرَضْحَى نَفْشَاتٍ وَرَبْرَبَتِ هَرْشَاتٍ  
وَمِدَادِ كَلَماتٍ أَشْغَفَنَا اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْرَمُ  
بِالْقِيَوَةِ وَأَنْوَبَ الْغَيَّوَةِ بِالْمَهَاجِرَةِ

تِذْكُرَةُ اُوَارِصَةِ ابْرَاهِيمَ

مِيرْ حَامِد  
مُحَمَّدْ حَامِدْ  
مُحَمَّدْ  
مُحَمَّدْ  
مُحَمَّدْ  
مُحَمَّدْ

حَامِدْ

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا كُوْنَةَ لِإِيَّاهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّدِنَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الْأَعْلَمَ وَعَلَى إِلَهِ أَحَادِيثِهِ وَأَحَادِيثِهِ  
 مَعْلُومَتْ لَنَا وَبَعْدِ دِخْلَقَكَ وَرَضِيَّ تَقْسِيمَهُ وَزَرَّتْهُ عَرْشَكَ  
 وَمِدَادَ كَلَمَاتِكَ اصْغَرْفَرَاللَّهِ الَّذِي لَا لِلَّهِ الْأَدْمَرُ الْيَمِينُ  
 يَاعَيْتَ الْقَيْوَمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ يَاهُ يَاهُ

### تذكرة انوار صابری

اگرچہ داتانِ عشق کا ہر نقش اپنی جگہ  
 آنکھ اور منفرد ہے لیکن فلک کی آنکھ نے  
 کلید کی سر زمین پر جو دیکھا : بس ویں دیکھا۔  
 عمل و علم ، عشق و وقت ، جذب و مستی  
 محیت و استغراق ، جمال و جلال ، کہیں کہیں  
 اور کبھی کبھی یکجا ہوتے ۔ یہ حسین ، دلکش ،  
 دل آویز امترانج بس پوری طرح وہاں نخوا۔  
 مُفطرِب آنکھیں اُن کی متلاشی ہیں جن کے  
 یہ کہا گیا ہے ع  
 پچی ہے دھوم کلیدیں کہ اک دیوانہ آتا ہے



حَمْدُ اللَّهِ الْعَزِيزِ السَّمِيعِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا يَأْتِي  
 وَمَنْ يَأْتِي مَوْمُورٌ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوَلَّنَا وَحَسِينَ  
 مُحَمَّدِ الْأَئْمَى وَعَلَى الْهُ وَأَخْهَاهُ وَعَزْرَتِهِ بَعْدَ دُكَلَ  
 مَعْلُومٍ لِكَ وَعَدَ خَلْقَكَ وَرَضِيَ تَقْسِيكَ وَزَرَّتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَابَكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْالُ الْيَارِي  
 بِحَقِّ التَّقْيُومِ وَأَتُوْفُ الْمَيِّوْرِ بِحَقِّي

### تذكرة او اوصایہ

سر زمین کلیر پر جو ہوا اُسے شاید اسی یے  
 انسانی عقل، فہم و ادراک سے اس وقت تک  
 کے یے معنی کر دیا گیا تھا۔

یہ رند، یہ تیرے پُر اسرار بندے تیرے  
 میکے کی رونق ہیں۔ اگر تیری دُنیا میں یہ رند نہ  
 ہوتے۔ تو تیری دُنیا میں کیا کیف ہوتا؟ کسی بھی  
 تاریخ میں کوئی چاشنی نہ ہوتی۔ حضرت آدم علیہ  
 السلام کی اولاد کی ساری داستان کو ان رندوں نے  
 ہی زنگیں کیا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّوْمُ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لَيْلَةَ يَوْمَنَا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَلِّسْنَا  
 مُحَمَّدَ بْنَ النَّبِيِّ الْأَكْرَمِ وَعَلَى الْمَهْبَطِ وَأَصْحَابِهِ وَعَبْرَتْهُ أَعْدَادُ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَكَ وَلَعَدَ دِحْقَافَكَ وَرَضِيَ قَفْسَكَ وَزَرَتْ مَعْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَائِكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْرَمُ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### تذكرة اوار صابری تصنی اللہ تعالیٰ الحنفۃ

حضرت علیم اللہ ابدال العزیز  
 پیران گلیز شریف

آپ کا مرقد حضرت مخدوم صابر صاحب  
 قدس برترہ العزیز کے دربار عالیہ سے مغرب  
 کی جانب کوئی ایک فرلانگ کے فاصلہ پر  
 ایک غیر آباد ویرانے میں ہے ۔ ارد گرد بارانی  
 فصلوں کے سوا یہاں کچھ نہیں ۔ ایجادات و  
 سہولیات حاضرہ سے یہ مرقد منورہ گلیتاً مُبُرا  
 ہے ۔ نہ عُرس ، نہ میلہ ، نہ پانی نہ ساسان ،  
 نہ دیبا نہ بتی ، نہ جاروب کش نہ مجاود ، نہ خدخت

دَرَأَ اللَّهُ الْمُرُورَ التَّرَجُحَ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْإِيمَانِ إِذَا دَعَاهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبِارْكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ أَشْيَ الْأَمْيَ وَعَلَى إِلَهِ وَأَمْحَابِهِ وَعَزَّتْهُ عَدَدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَّا يَكُونُ حَلْقَتُ وَرْضِيَ نَفْسَكَ وَرَزَقَتْهُ شَكَّ  
 وَمَدَادَكَمَاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمَوْهُ الْيَ  
 يَعْلَمُ الْقِيَومُ وَأَنْوَبَ لِلَّهِ بِالْمُؤْمِنِ

تذكرة الوارض ابری رضوی اللہ تعالیٰ الحنفی

نہ زائر — شب و روز ہو کا عالم طاری رہتا  
 ہے - جذب و سکر اور محیت نے جس طرح  
 زندگی بھر اُس درویش خدا مَست کو دُنیا سے  
 بیکانہ کیتے رکھا ، آج ان کا مرقد بھی اسی جذب و  
 محیت کی جیتنی جاگتی علامت ہے - دُنیا کی ہما ہی  
 سے الگ خلگ — سکونت کی انتہا گھرائیوں میں  
 ڈوبا ہوا — اس مرقدِ مُثورہ کو دیکھ کر شدت سے  
 یہ احساس اپھرتا ہے کہ آپ اب بھی اُسی جذب  
 و سکر کے عالم میں یہاں آسودہ خواب ہیں -  
 فقط ایک گلگل کا تناور درخت ہے جس پر  
 پرندے دن بھر آتے ، کچھ دیر چھپاتے اور پھر

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْإِيمَانِ إِلَّا بِهِ  
 إِنَّمَا يَأْتِيُكُم مِّنِّي مَا أَعْلَمُ وَمَا أَنَا بِغَيْرِ  
 مُحَمَّدٍ الرَّسُولِ الْأَكْبَرِ وَعَلَىَّ الْأَلْهَامُ وَعَلَيْهِ الْحَمْدُ  
 مَعْلُومٌ لِّكُلِّ أَنْوَارٍ وَعَدْلٌ لِّكُلِّ خَلْقٍ وَرَضِيَّ نَفْسَكُ  
 وَمِنْ دَلِيلِكُلِّ أَنْوَارٍ أَنْتَعْصَمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ  
 يَعْلَمُ الْقِيَومُ وَأَتُؤْتِيَ الْأَيَّاهُ بِالْأَيْمَانِ

### تذكرة النوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اُڑ جاتے ہیں — مرقد میں جگہ جگہ شکاف پڑھ کے ہیں۔ کسی زمانے میں کسی خوش نصیب نہ شاید زور زبردستی اس کے گرد چار دیواری بنا دی تھی، اب وہ بھی لوٹ پھوٹ پھکی ہے اور یہ بجھے اب بہنات کا مسکن ہے، لیکن دن یا رات میں اگر کوئی ہاں چلا جائے تو کسی غیر معمولی حرکت کا مظاہرہ نہیں کرتے۔

حضرت مخدوم صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت و عظمت کا اثر کیسے یا ابدال صاحب کی کسر فسی پاں ادب اور احترام، جو یہاں کوئی نہیں آتا — یا دوسرے لفظوں میں — کہ آپ کسی کو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ لِلْوَالِيَّةِ إِلَّا بِهِرَبَرْ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمُولَانَا وَجَهِّنَّمَ  
 مُحَمَّدَ الْشَّفِيعَ الْأَبْيَقِيِّ وَعَلَى الْهَمَّةِ وَأَخْصَابِهِ وَعَرْتَهِ بَعْدَ كُلِّ  
 مَعْلُومٍ لَّا يَلْفَزُ وَلَعْدَ دَحْلَقَكَ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَرَنَتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَّ ذَكْرَكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَدُ الْيَقِينِ  
 يَحْمِلُ الْقِدْرَةَ وَأَتَوْبُ رَأْيِيَّ

### تذكرة اوار صایری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نہیں بُلاتے - عقیدت مند حضرت مخدوم صاحب دو  
 جہاں حَجَّ الْيَمِينَ کے دربار میں حاضری دیتے ہیں اور واپس  
 پلٹ جاتے ہیں - کوئی بھی اس طرف التفات نہیں  
 کرتا - یہی مرقد اگر کلیر شریعت کی حدود سے کہیں دور  
 واقع ہوتا ، مرجع خلائق ہوتا - رندول کے ہجوم ہوتے  
 اور رندانہ مشرب کے دریا بنتے -

ایک بندے نے بتایا — کہ اسے وہ روزانہ  
 طلب فرمائ کر اپنی حاضری سے مشرف فرماتے  
 دھوپ ، بارش ، آندھی ، طوفان کبھی اس کی راہ میں  
 حائل نہ ہوتے - وہ جہاں بھی ہوتا ، اور جس بھی  
 حال میں ہوتا ضرور پہنچ جاتا — حاضری ہر روز

سَمَاءَ اللَّهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَا أَيُّهُومُرْ  
 الْمُهْمَصَلْ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَيَّسْنَا  
 مُحَمَّدَ الْسَّعِيْلِيْ الْأَقْمِيْ وَعَلَى الْهَ وَأَخْحَابِهِ وَعَتْنَيْهِ بَعْدَ مَكْلِ  
 مَعْلُومِ لَكَ وَبَعْدَ دَخْلِكَ وَرَضِيْ نَفْسَكَ وَرَبِّكَ هَرَشَكَ  
 وَمَدِّا دَكْلَاتِكَ اشْتَغَلَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَهْمَالِيْ  
 بِحَجَّ التَّقِيُّومَ وَأَتَوْبَ الْمَيِّهَ بِاتِّيْمَ

### تذكرة انوار صابری

دوپر کے وقت دیتا۔ جیسی بڑی کی چلچلاتی دھوپ میں  
 اُسے کبھی پیاس کا احساس تک نہ ہوتا۔ دن ڈھنے  
 واپس لوٹ آتا۔ رات کو پھر جاتا اور اُن کے ہنور  
 حاضر رہتا۔ اسی طرح اور اسی حال میں اُس  
 نے اپنے شباب کی منزل طے کی۔ کاشاہ اللہ!  
 ایک دن وہ ستانے کے لیے گزر کے  
 نیچے لیٹا تھا کہ اُس کے دل میں مرقد و چار دیواری  
 کی تعمیر و مرمت کا خیال آیا۔ وہ اس خیال میں  
 اس قدر محو ہوا کہ اُس نے دل ہی دل میں  
 تہیت کر لیا کہ کل وہ اس کام کو خود ہی شروع کر  
 دے گا۔ پھر اگئے دن سے اُس سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُرْقَةَ إِلَيْهِ يَأْتُ بِفَوْزٍ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَبَارُوكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِئْنَا  
 مُحَمَّدَ الْشَّفِيْقَ الْأَقْرَبَ وَعَلَى الْهَمَّاءِ وَأَخْرَابِهِ وَعَنْتَهِ عَدُوِّكَ  
 مَعْلُومٌ لَّا تَرَكْ وَبَعْدِ حَلْقَاتِ وَرَضِيَّ نَفْسَكَ وَزَنَتْ هَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَامَاتِكَ أَشْتَغَفَرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَكْبَرُ  
 يَا عَزِيزَ الْقَوْمِ وَأَنُوبُ إِلَيْهِ يَا عَزِيزَ الْأَهْوَالِيِّ

### تذكرة اوار صابری

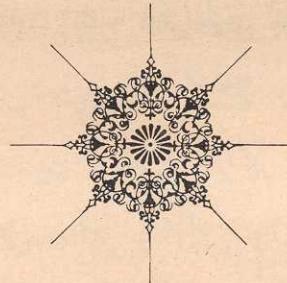
حاضری کی سعادت ہی چھن گئی ۔ اُس کے دوست اجباب اُس سے اکثر پوچھتے ۔ ”آج سے پسلے تم دوپر کھاں کاما کرتے تھے ؟ اور اب وہاں کیوں نہیں جاتے ؟ ۔۔۔ وہ ہاں ہوں کر کے بات ٹال دیتا ۔

کافی دونوں کے بعد اُس کا ٹوٹا ہوا تسلی پھر سے قائم ہو گیا ، چھنی ہوئی سعادت واپس مل گئی اور پھر سے اُسے حاضری کا شرف حاصل ہو گیا ۔ وہاں پہنچا تو نقشہ ہی کچھ اور تھا ۔ نئی تعمیرات کو دیکھ کر جیران و ششندہ رہ گیا ۔۔۔ ایک راہگیر سے پوچھا

مَا شاء اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِأَيْمَانِهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا رَحِيمَنَا  
 رَحِيمَ الْأَرْضِ الْأَقْرَبِ عَلَى اللَّهِ وَأَخْصَاهُ بِعَذَابِهِ  
 مُحَمَّدُ الرَّسُولُ لَكَ وَلِتَدُولُ خَلْقَكَ وَرَضِيَ تَنْشِكَ وَزَنْتَ تَعْشِكَ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَلَيَدُوكَ لَكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 وَمَدَّ أَكْلَاتِكَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### تذكرة انصار ابری رضی الله تعالیٰ عنہ

”بُسْ میاں ! ذرا ادھر آؤ اور بتاؤ یہ  
 تعمیرت کس نے کیں ؟ — وہ ہوا میں  
 ہاتھ ہلانا ہوا چلا گیا ۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِإِيَّاهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَلِيلِنَا  
 مُحَمَّدِ الشَّرِيفِ وَعَلَى الْمَهْمَّةِ وَأَصْحَابِهِ وَعَذْرَتِهِ بَعْدَ حَلِّ  
 مَعْلُومٍ لَّا يَعْدُ دَحْلَقَتْ وَرَضِيَ نَفْسَكَ وَزَرَتْ شَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَاتَكَ أَسْعَفَرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَاحِيَ التَّقِيُّوْمُ وَأَنْوَبَ الْعَيْهِ يَاحِيَ

### تذكرة النوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا حَيْ يَا قَيُّومْ \*

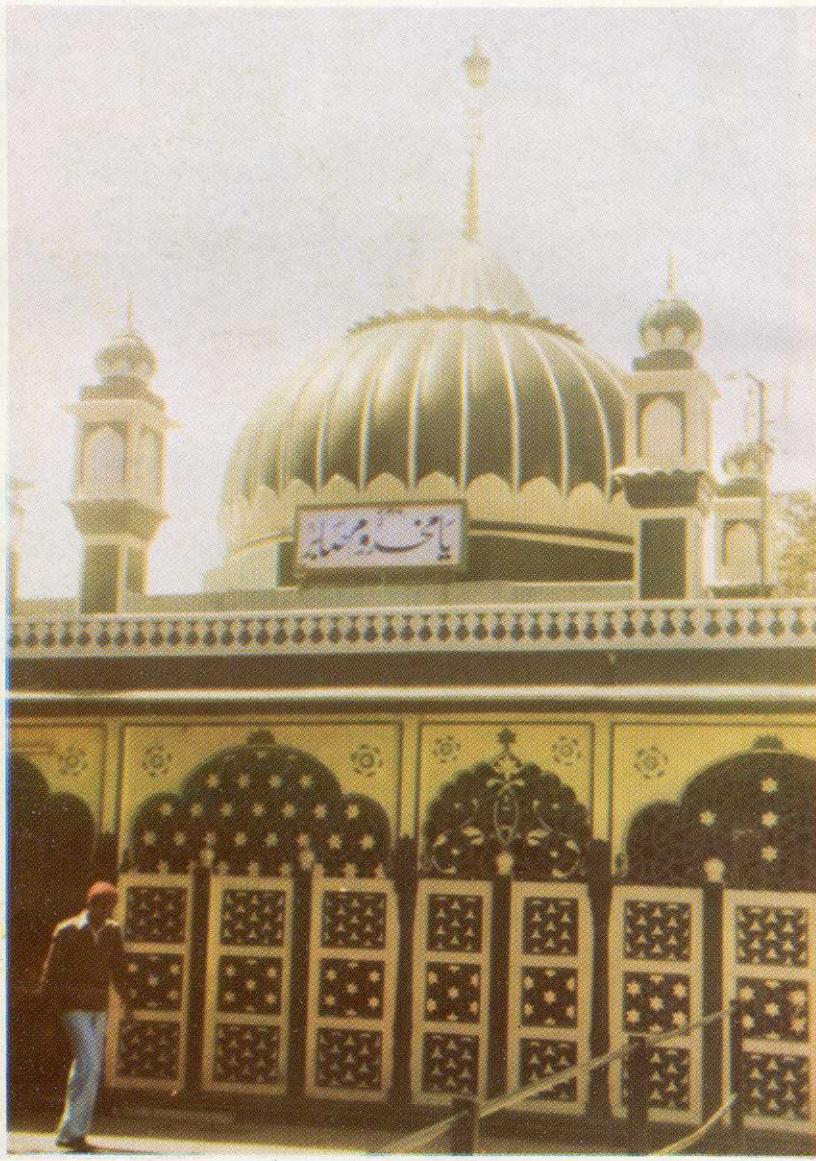
یا اللہ! میں مانگتا ہوں تجھے تیرے  
 جیب اقدس حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ تاجدار  
 مدینہ، سرور سینہ، جیب کردگار، مولی غلزار،  
 حضرت اقدس و اکمل و اجمل و اطیب و اطہر،  
 لہ و لیس مظل مذہر مخلص علیہ السلام کی ہمیشہ قائم و  
 دائم رہنے والی ثبوت و رسالت کے صدقے  
 دینِ اسلام کی سُنْنَتِ عظیمت رفتہ ایک بار پھر  
 آئے اور پوئے جو بن سے اس دُنیا میں آئے

يَاحِيَّ مَا شاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَأْمُرُ وَ  
 الْهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَمِيمَتَنا  
 مُحَمَّدِ الْشَّرِيفِ الْأَعْمَى وَعَلَى أَهْلِهِ وَاصْحَابِهِ وَعَزِيزِهِ بَعْدَهُ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَبَعْدَهُ حَقِيقَكَ وَرَضِيَ تَفْسِيكَ وَرَدَتْ عَرْشَكَ  
 وَمَدَادَ كَلَاتِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ النَّبِيَّ لِأَهْلِ الْأَهْمَالِ الْيَتَامَى  
 يَا حَمِيمَتَ الْقِيَومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ يَا حَمِيمَتَ الْيَتَامَى

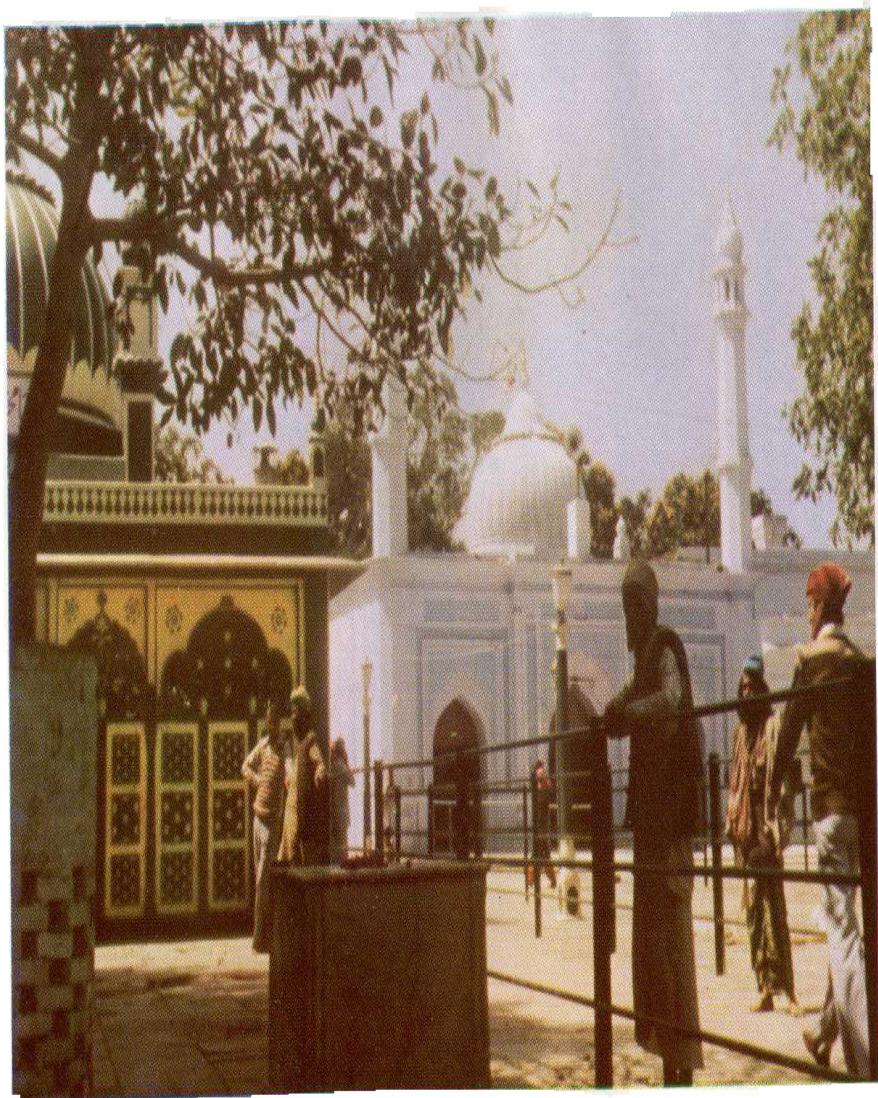
### تذكرة اوار صابری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا اللہ : یہ دعا میری ہی دعا نہیں بلکہ تیری  
 دُنیا میں بنے والے ہر درد مند مسلم کی دعا  
 ہے - یا حی یا قیوم - یا اللہ اس دعا کو سُن اور  
 قبول فرم۔ اللہ سب سے بڑا ہے بُنت ہی بڑا -  
 یا اللہ : تیری دُنیا میں بنے والے تمام مسلمان  
 ایک مرکز پر متحد ہوں اور اس مرکز کا اصطلاحی نام  
 اسلامستان ہو - یا اللہ تیرے جیب اقدس  
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تیرے سُلْطُم کے تابع ہو کر  
 ساری دُنیا پر حاکم ہو اور یہ حاکمیت سرمدی ہو اور  
 سدا قائم رہے -

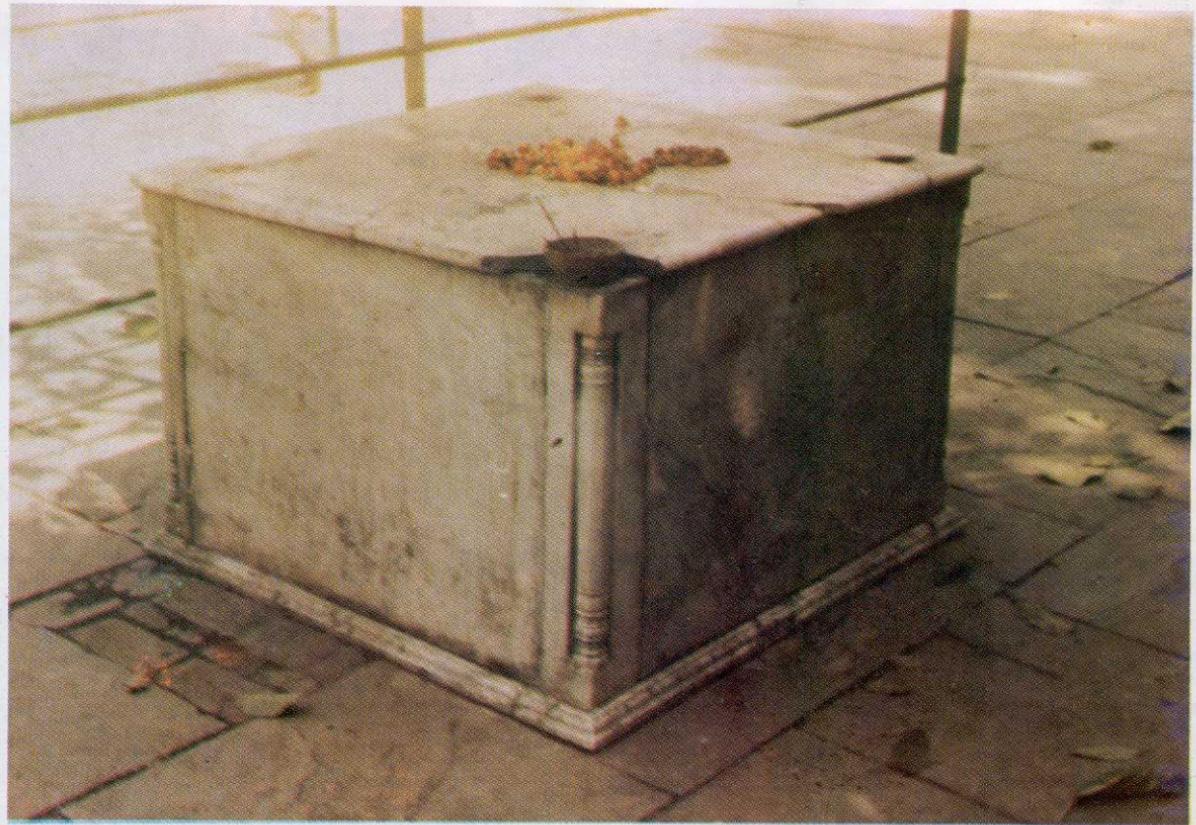
یَا حَمِيمَتَ الْقِيَومَ : امِينَ :



روضہ مبارک حضرت سرکار مخدوم علی احمد علاوۃ الدین رضیٰ۔ (کلیر شریف)



جامع مسجد پیران کلیر شریف



وہ مقام جہاں آپ باراہ سال درخت گلُر کی شاخ تھامے کھٹے رہے۔